

صنعتا و مکمل کا فضل سلاز و زما
 بہ عنوان شمع بین نول و قین ن

صنیف صنیف دی حکیم زمان
 صنیف صنیف دی حکیم زمان



سب فراموشی بر باد دل علی خان صاحب و پتی مجترب علاء الدین و راج ریوان

کتاب نماند نو کشف لک بک طبع
 بہ عنوان شمع بین نول و قین ن

بسم الله الرحمن الرحيم

لا اله الا الله سبح نامہ کو حاوی محمد رسول الله ساری نعمتوں کو شامل ہے والذین معہ اشداء
 علی الکفار رحماء بینہم الا یہ منقبت صحابہ کے لیے کافی یا ایہما الذین امنوا صلوا علیہ
 وسلموا اتسلیما کافران واجب الا یتقان درود خوانی کے لیے سند مستند ہے اب ہم سوا سے
 لبیک کے کیا کہیں اللہ وصل وسلم علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین
 الحق والباطل و علی الہ واصحابہ الذین ہاجی والنصرة تہ ونصر و ہ فی ہجرتہ
 فنعم انہما جیون ون نعم لانصار رضوان اللہ علیہم اجمعہما د امر اللیل والنہار
 ناظرین رسالہ المشاہد جو آپ لوگوں کے رو پر و پیش کیا جا رہا ہے اس میں ان غمیدوں کا ذکر
 ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں محض بغرض اشاعت اسلام غزوات
 اور سرایا میں اپنی گراں بہا جانوں کو آپ کے قدموں پر نثار کیا اور جان و مال دیکر جنت کو خرید لیا
 اور اللہ تعالیٰ شانہ نے انھیں کی خاک و خون سے اسلام کی عمارت کو قائم فرمایا جو اب تک
 قائم ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت قائم رہے گی و لہذا جو یہ فقیر حقیر محمد عبد الشکور عرب
 رحمن علی نے المشاہد کو کتب مسرعة الذیل سے انتخاب کر کے تحریر کیا ہے اور ناظرین بایں
 کی خدمت میں ملتبس ہے کہ اگر کسی قسم کا سہوا و غلطیاں جو ناقصہ بشری ہو آپ لوگوں کی نظر سے
 گزرے اسکو دامن غفور کے سپرد کرنا ایک کر مہمت کے حق میں دعا ہے مغفرت غفار اللہ تعالیٰ

دستار العیوب کی بارگاہ بین کرین جزاھم اللہ خیرا ۱ کتاب البغازی عربی جو امام المورخین
 ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہو ۲ الامتیعاب فی اسما والاصحاب
 مؤلفہ علامہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النعمانی رحمۃ اللہ علیہ ۳ اسد الغابہ فی معرفۃ المشاہیر
 مؤلفہ امام الفتن عزالدین بن ابی الحسن علی بن اشیر الدین محمد بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر
 البحریری رحمہ اللہ ۴ تجرید اسد الغابہ مؤلفہ حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی الاصبہانی
 تمیز الصحابہ تالیف قاضی القصصۃ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی النکائی العسقلانی مصری
 الشافعی المعروف بابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ۵ انسان العیون فی سیرۃ الایمن والمایمون الشہیرۃ
 بالسیرۃ الحلیۃ تالیف الامام علامہ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ۶ سیرت نبویہ تالیف
 سید احمد زینی المعروف بہ سید دحلان مفتی شافعیہ علامہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہ ۷ انوار محمدیہ لمختص مواہب لدنیہ
 لمختصہ یوسف بن اسماعیل نہانی رحمۃ اللہ علیہ ۸ سبائک الذهب فی قبائل العرب تالیف ابو الفغور محمد امین
 بغدادی السویدی رحمۃ اللہ علیہ ۹ شرح اسما واول بہر مؤلفہ شیخ طبرین ہنایہ البحرینی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ روضۃ الاحیاء
 مؤلفہ عطیاء الدین فضل اللہ المعروف جمال الدین الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱ معارج النبوت مؤلفہ ملا معین
 کاشفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ معارج النبوت مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ بآین ہمسہ
 جب تک یہ رسالہ جناب قبلہ ارباب تحقیق و کعبۃ اصحاب تدقین مولائی و مرشدی مولانا الحاج
 محمد حسین الحنفی الصابزی العمری الحب اللہی الالہ آبادی ادام اللہ ظلہ ارشادہ علی رؤس
 المسترشدین کی نظر کیمیا اثر سے نہ گذرے گا مکن نہیں کہ مطرح الطائر ناظرین باتکلمین ہو کر منصب
 قبولیت کا شرف حاصل کرے۔ مجھے امید قوی ہے کہ جناب مفتی محمد صدق ذکر ضرور ایک نظر سرسری سے
 اس سراپا کا سد کو گراں ہوا فرمایا کریں گے

آنا کہ خاک را بہ نظر کیمیا کشند | آیا بود کہ گوشہ چشمی بماند

بالجلد اس کتاب کا بیان شامل ہوا پر مقدمہ اور چند مشاہد اور خاتمہ کے مقدمہ میں تین تبصرہ ہیں

پہلا تبصرہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مختصر میں

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی دنیا میں کون مسلمان ہو جو نہ جاننا ہو بلکہ
 تمامی دنیا کے جن دانش کو مسلمان ہوں یا کافر آپ کی ذات پاک سے واقفیت ہو مسلمان تو آپ کو
 صدق دل سے رسول اللہ جانتے ہیں کفار اگرچہ مصدق نہیں تو بھی علم منکرانہ آپ کی نسبت اُنکو
 حاصل ہو سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم قرشی
 ہاشمی مکی مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق انقباض بن اگست شدہ پانچویں

یسوی موالقہ سلسلہ بیالیس نوشیروانی کو بی آمنہ بنت وہب کے بطن پاک سے مکہ معظمہ میں
 پیدا ہوئے ہنوز آفتاب نبوت صبح محل میں تھا کہ آپ کے والد ماجد عبد اللہ نے بحالت سفر
 سفر آخرت اختیار کیا جب آپ چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ نے بھی دنیا کو الوداع کیا
 عبدالمطلب آپ کے دادا اور ابو طالب آپ کے چچا کے بعد دیگرے آپ کی تربیت میں مشغول
 رہے پچیس برس کی عمر میں آپ کا نکاح بی خدیجہ بنت خویلہ کے ساتھ ہوا۔ آغاز میں شعور سے
 چالیس برس کے سن تک آپ خدا سے واحد کی عبادت کرتے رہے کبھی بتوں کی طرف جو آپ کے
 بزرگوں کے مجبور باطل تھے متوجہ نہیں ہوئے چالیس برس کی عمر میں بزمانہ سلطنت ہریر بن ہاشم
 بن نوشیروان آنکھوں میں ریح الاول سلسلہ اکتالیس عام الفیل کو آپ رسالت کے ساتھ مبعوث
 ہوئے وحی آسمانی کا نزول ہونے لگا جبریل علیہ السلام کی آمد و رفت کا دروازہ جو بعد رفع سیدنا
 عیسیٰ علیہ السلام کے بند ہو گیا تھا کھل گیا اور آیت کریمہ یا ایہا المدثر قم فأنزلہ کی تمیل میں ہر
 ایک خفیہ طور پر کرتے رہے جب واند عشرتک الاقر بین کا فرمان صادر ہوا تو آپ
 دعوت اسلام کا اعلان کرنے لگے بتوں کی پرستش سے باز رہنے کی ہدایت اور مہموران باطل کی شکایت
 سننے کی مشرکوں کو تاب نہ دہی مہامی قبائل عرب بالخصوص قریش آپ سے ناراض کیا بلکہ جالی دین
 میں گئے ایسے آپ بہت بظہر چھوڑ کر وادعہ میں مع انالیس مسلمانوں کے ایک ماٹک چھے رہے اور بغیر اوی
 کہتے ہیں کہ آپ مکان مذکور میں چار سال تک پوشیدہ رہے پانچویں برس دعوت باعلان فرمایا الغرض جب
 دارالارقم میں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد پالیس ہو گئی صولت
 عمری نے نہانا کہ مسلمان لوگ چھے رہیں اور اسلام گوشہ گزینی اختیار کرے ایسے آنحضرت صلعم اپنے مامن سے ہر
 نکلے علانیہ و خط کرنے لگے دارالارقم وہ مکان ہی ضیکوار قم بن الارقم (عبد مناف) بن سعد بن عبد اللہ بن عمر بن
 مخزوم اقرشی مخزومی نے کوہ صفا پر اس کے قریب تعمیر کیا تھا جس کو اس مایعہ از خیزران کہتے ہیں اس مکان کو مضمون
 عباسی خلیفہ نے ارقم بن ابی الارقم کی اولاد سے خرید کیا تھا اس سے مہدی کو وراثت ہو پنا مہدی نے اس مکان کو
 ام ابی ہولہ خیزران کہ دیا جس کے بطن سے ہارون رشید پیدا ہوا اس مکان کی زیارت اب تک ہوتی ہے الغرض خوشنماں
 اطراحت و جوانب سے موسم پر سکے کو آتے تو آپ انکو وعظ سنانے اتفاقاً کیا رہویں سال
 نبوت میں جبہ شخص قبیلہ خزرج کے مدینہ سے مکہ کو آئے تھے ان لوگوں نے یہودیوں سے
 سنا تھا کہ مکہ میں پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوئے ان لوگوں نے آپکا وعظ سن کر آپ سے بیعت
 کی اسی کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں اس کے بعد بارہویں سال نبوت میں بارہ آدمی کہ منجملہ ان کے
 دس خزرجی اور دو اوسی تھے آئے اور آپ سے بیعت میں کی سیکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں
 پھر تیرہویں سال نبوت میں ستر یا تتر آدمی دونوں قبیلوں کے آئے اور آپ سے بیعت کی

علامہ اسکے آپ کے دشمنوں سے لڑنے اور ہر طرح کی امداد کرنے کا اقرار کیا اسکو بیعت عقبہ ثالثہ
 کہتے ہیں اور انھیں عقبات کے مسلمانوں کا لقب انصار رہا اور اس واقعہ شیعہ ہستی اسبابہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب من انصار الی اللہ کہا تو صرف بارہ حواریوں نے محض
 انصار اللہ کا جواب دیا بیان نبی کی گھائی پر فوج کی فوج محض انصار اللہ کا دم بھرنے لگی
 ذلک فضل اللہ اب دشمنوں کے شجر حسد اور عداوت نے شاخیں نکالیں وہ سب دارالندۃ
 میں مجتمع ہو کر مشورہ کرنے لگے ناگاہ مشرکوں کا گرد و گھٹال شیطان بشکل پیر نجدی عصلے ضلالت
 ٹیکتا ہوا ان میں آٹا ایسے کوئی قید کوئی اخراج کوئی قتل آنحضرت کی سہت اپنی اپنی رائے کا اظہار
 کرنے لگے آخر الامر اسے اخیر کے ساتھ شیخ نجدی نے اتفاق کیا جس سے سب متفق ہو گئے آنحضرت
 صلعم کو ان حالات سے وقتاً فوقتاً منجانب اسد اطلاق ہوتی رہی چنانچہ حضور نے سیدنا عمرؓ کو
 مدینہ جانے کی اجازت دی وہ مع اپنے گروہ کے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ بعد اسکے فرمان الہی
 صادر ہوا کہ آپ مکہ چھوڑیں مدینہ کو تشریف لیجائیں اور وہاں قدرت الہی کو ملاحظہ فرماوین چنانچہ
 جس رات کو دشمنوں نے آپ کا مکان مسکن گھیر لیا اور منتظر تھے کہ جب آپ برآمد ہوں اسی وقت
 آپ کا کام تمام کریں ادھر جبریل علیہ السلام نے بایا سے خداوندی آپ کو دشمنوں کے مکر سے
 آگاہ کر دیا **ق اذ یسکو بک الذین کفر والیثبتولک اویقتلک اویخرجک الالیہ اپنے**
 اپنی قوت بازو سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میں تو بحکم الہی مدینہ کو جاتا ہوں تم بیان
 رکھو لوگوں کی امانت جو میرے پاس ہی ادا کر کے مدینہ چلے آنا پھر حضرتؐ نے علیؓ کو اپنی سب
 جیاد اور اکرھا کر اپنی جگہ سلا یا اور خود بدولت مع اپنے یار غار سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے
 مکان سے باہر نکلے تو ان خوابیدہ بختوں کو خواب غفلت میں سوتا پایا ایک مٹھی خاک زمین سے
 اٹھا کر ان کم نصیبوں کے سر پر پڑا لٹے ہوئے غار ثور کی جانب روانہ ہوئے اور اس مقام
 میں تین رات پوشیدہ رہے ریح الاول کی چاند رات کو مدینہ پر سکینہ کی راہ لی اور بارہویں
 ماہ مذکور دو شنبہ کے دن چہرہویں سال نبوت میں مدینہ منورہ کو رونق بخشی اور سنہ ایک ہجری
 میں مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی اور مہاجرین اور انصار میں بھائی بندی کرا دی انھیں مہاجر و انصار
 کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **والذین امنوا وھاجر ووجھد والی سبیل اللہ والذین امنوا و**
انصر وادلک اللہ صول حقاً۔ میں جہاد فرض ہوا تب آپ نے ترقی
 اسلام پر توجہ فرمائی اور سب ہدایت الہی کا فرون پر فوج کشی فرماتے لگے اس وقت جہاد
 کی دو صورتیں تھیں ایک غزوہ جس لشکر میں رسول اللہ صلعم خود شریک ہوتے تھے سر یہ یا بیست
 جس میں خود بدولت تشریف نہ لے جاتے بلکہ اعیان صحابہ سے کسی کو اس لشکر میں سرگروہ کر کے

روانہ فرماتے غزوات کی تعداد انیس سے ستائیس تک جنکا اخیر غزوہ تبوک ہونا کی گواہی
سہرا یا کی تعداد پینتیس سے اڑتالیس تک بیان ہوئی ہو۔

عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بموجب روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ترشہ برس کی تھی چالیس
برس کی عمر میں آپ نبوت سے مشرف ہوئے اور بعد نبوت کے تیرہ برس مکہ معظمہ میں اور دس
برس مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔

وفات شریف بحکم انک میت وانہم میتون دوشنبہ کے دن بارہویں ربیع الاول
سال ہجری میں بمقام مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما واقع ہوئی انک وہ ان الیہ راجعون
قالہ۔ تواریخ ولادت و ہجرت و وفات میں ارباب سیر مختلف الاقوال ہیں مولف
دور اوراق نے اس رسالہ میں وہی تواریخ لکھی ہیں جنکی نسبت علما نے اصح یا اوسے کہا ہو
اللہ اعلم۔

دوسرا تبصرہ صحابی کس کو کہنا چاہیے

اس باب میں علما مختلف الاقوال ہیں

امام ابو بکر احمد بن علی رحمہ نے سعید بن المسیب کا قول نقل کیا ہے کہ صحابہ میں ہم شمار نہیں کرتے
مگر اسکو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برس یا دو برس قیام کیا ہو اور ایک یا دو
روز انیان آپ کے ساتھ رہ کر لڑا ہو۔

واقعی رہنے کہا ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے جس شخص بالغ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
اور مسلمان ہوا اور دین کے کاموں کو آپ سے دریافت لیا اور آپ کو راضی رکھا وہی شخص ہمارے
نزدیک ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اگرچہ ایک ہی
ساعت ہو دن سے لیکن صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متاثر ہیں اپنے طبقات اور تقدم اسلام کی
وجہ سے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اشخاص ہیں جنہوں نے آپ کی صحبت
ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک ساعت پائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو۔
محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ نے کہا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی یا آپ کو دیکھا ہو مسلمانوں میں
سے وہی آپ کا صحابی ہے۔

قاضی۔ ابو بکر بن الطیب رحمہ نے کہا کہ اہل سنت کو اس میں خلاف نہیں کہ صحابی کا لفظ نسبت
سے مشتق ہو اور یہ اشتقاق کہی اندازہ خاص پر مبنی نہیں بلکہ صحابی کا لفظ ہر ایک شخص پر جاری ہے۔

جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت قلیل یا کثیر پائی ہو اور بالینہ است کے نزدیک یہ امر مقرر ہو چکا ہو کہ استعمال نہیں کرتے لفظ صحابی کا مگر اس شخص پر جسکی صحبت کثیر ہو۔
امام ابو حامد غزالی رحمہ نے کہا اطلاق نہیں کیا جاتا اس صحت کا مگر اس پر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو اگرچہ ایک ہی ساعت ہو لیکن عرفی اسم صحابی مخصوص ہی اسی کے ساتھ جسکی صحبت کثیر ہو۔

بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہو مگر وہ شخص جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصیت ہو اور اسکو آپ کے ساتھ خصوصیت ہو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی رازداری یا اعتماد ہو اور وہ سفر اور حضر میں حضور کی خدمت میں حاضر رہا ہو۔

اور اکثر علماء اس پر متفق ہیں کہ صحابی وہ مسلمان ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کی صحبت میں رہا ہو گو تھوڑے ہی روز کی صحبت پائی ہو۔
ابن حجر عسقلانی اصحابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھتے ہیں الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقابلاً و مات علی الاسلام صحابی رہے جسے ملاقات کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دراختیار کیا ایمان لائے والا ہو آپ کے ساتھ اور مرا اسلام پر۔ یہ تفریق بہر حال جامع اور مانع ہر حال کے ناظرین پر پوشیدہ نہیں۔

تیسرا تبصرہ شہد اکون میں اور شہادت کا ثواب کیا ہے

شہد اجمع ہر شہید کی لغتاً گواہ اور حاضر اور جان سے مارے گئے کو کہتے ہیں۔
شرعاً شہید وہ ہے جسکو مشرکوں نے قتل کیا یا جائے قتل میں مردہ زخمی پایا گیا یا وجہ کو مسلمانوں نے ظلماً قتل کیا اور اسکے مارے جانے کی دیت واجب نہ ہو۔
شہید کو شہید اسلئے کہتے ہیں کہ اسکے مرنے کے وقت ملائکہ علیہم السلام حاضر ہوتے ہیں یا آنکہ شہید مشہود بالجنۃ ہی یا آنکہ شہید اپنے رب کے حضور میں زندہ اور حاضر ہوتا ہے جسکی شہادت قرآن مجید میں موجود ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء و لکن لا تشعرون اور نہ کہو اسکو جو نابالغ یا اسکی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہی مگر تم نہیں جانتے تم کو معلوم نہیں کہ انکی زندگی کس طرح کی ہو آرام سے یا تکلیف کے ساتھ اسلئے دوبارہ ارشاد ہوا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احياء عند ربہم ینرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور نہ سمجھو ان لوگوں کو جو مارے گئے ہیں اللہ کی راہ میں مردے یعنی وہ مرے نہیں بلکہ جیتے ہیں اپنے پروردگار کے

پاس روزی پاتے ہیں خوش ہیں اس چیز کے ساتھ جو دیا ہو انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور شہیدوں کا مال کار کیوں ایسا نہ ہو انھوں نے تو اپنی جان اور اپنا مال اللہ کو دیر پر رتبہ پایا ہوا ان اللہ استغفری من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان اللہم بان لعمرا لحتہ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلوا و یقتلوا ان بیشک اللہ نے مولیٰ ہوا مسلمانوں سے انکی جان و مال کو بعبوض اسکے کہ انکو جنت سے لڑیں کافروں سے اللہ کی راہ میں ہیں مارین کافروں کو اور مارے جاویں ان کے ہاتھ سے خوشا وہ جان و مال جسکے بدلے میں جنت ایسی جگہ جاگیر ملے اور کیا اچھی سوداگری ہو جسکے نفع میں حیات ابدی پکے پڑے۔

پہلا مشہد غزوہ بدر اور اس کے شہیدوں کے ذکر میں

بدر بفتح با سے موحده و سکون دال غیر منقولہ اور آخرین را سے بے نقطہ بوزن صدر ایک گاتون ہی یا کنوان وادی صفر امین درمیان مکہ اور مدینہ کے مدینہ سے چار منزل پر واقع ہی یہ موضع بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہی کہ بدر بن مخلد نے اس موضع میں قیام کیا یا اسکو آباد کیا اور چاہ بدر بدر بن الحارث کی طرف منسوب ہی اور اسی سے وہ کنوان کھڑا یا تھا اور بعض کہتے ہیں بدر نام ایک کنوین کا ہی جو اس مقام میں تھا چونکہ وہ کنوان نہایت گول مانند بدر دپور سے چاندی کے تھا اسلیے اسکو بدر کہنے لگے یا آنکہ اس کنوین کا دائرہ وسیع اور پانی اسکا بہت صاف تھا کہ پورا چاند اس میں دکھائی دیتا تھا اسواسلئے اسکو بدر کے نام سے مشہور کر دیا واللہ اعلم عند اللہ۔

محمل طور پر سبب اس غزوہ کا یہ ہی کہ سن دو ہجری کے اوائل یاسن اول کے آخر میں آیت جہاد اذن للذين يقاتلون بانفسهم ظلما وان الله على بصير هم لقتلین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب مصلحت اور تعلیم الہی ترقی اسلام پر متوجہ ہوئے اور سب سے پہلے آپ کی طبیعت آپ کے ہم کفو قریشوں کے راہ راست پر لانے کے لیے نازل ہوئی تاکہ و انذار عشیرتہ لکلا قرابین کی تعمیل پوری ہو جاوے اور یہ وہی قریش تھے جو قوی الا الہ الا اللہ کے بدلے میں حضور صلعم پر پتھر مارنے آپ کے جسم مبارک پر اور راہ میں گندگی ڈال دیا کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ اپنی دولتمندی اور چمکے کے ٹھنڈے سبب آپ کے دشمن جانی بن گئے اور کوئی دقیقہ تکلف نہ رہی کا باقی نہ رکھا آخر کار حضور صلعم نے بحکم الہی وطن اصلی کو خیر باد کہہ کر مدینہ کو ہجرت کی وہاں کے انصار اور مہاجرین کی کثرت اور اہل شہر میں کہ مشرکین مکہ کے سینہ پر کینہ میں حسد کی آگ شعلہ زن ہو کر دوزخ کے شراروں

خرازدن کی طرح بھڑک اٹھی۔ یہودی مدینہ سے سازد باز کر کے چاہا کہ آپ کا قدم مبارک مدینہ میں بھی
 جمنے زیادے۔ اور اس طرف حضور صلعم کو مدد و رحمت ہی کا انتظار تھا جب حکم جہاد صادر ہوا تو آپ نے
 غزوہ غنیمہ وغیرہ کے ذریعہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی مگر وہ جاہل کالانظام بقول مشہور
 لاتون کا دیوباتون سے کب راضی ہوتا ہی ترہیب و ترغیب کی توانمنا ہو چکی اب حضور کو
 خیال اس طرف رجوع ہوا کہ پہلے ان کم قوتوں کو دولت و نیا دی کا گزند پہونچانا چاہئے اتفاقاً
 حضور کے سمع مبارک میں یہ خبر ہو چکی کہ قریشیوں کا ایک قافلہ بسالاری ابو سفیان کے مال
 کثیر لئے ہوئے شام کو جا رہا ہی تو آپ نے مہاجرین اور انصار کا ایک لشکر مختص تیار کیا اور بروز
 دوشنبہ بارہویں رمضان سنہ دوم ہجری کو مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے آئے مگر اس وقت
 تک آپ کا ارادہ جنگ کرنے کا نہ تھا ورنہ کل جان نثاران کی جمعیت آپ کے ساتھ مدینہ سے باہر آتی
 ابو سفیان سالار قافلہ ضلالت آپ کے کوچ فرمائی کی خبر سنکر سخت گھبرایا مکہ والوں کو لکھا کہ قافلہ کی
 خبر لو ورنہ ہمارے جان و مال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے وائے مشرک یہ خبر سنتے ہی اوٹھ کھڑے
 ہوئے اور ایک زبردست لشکر لے کر بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ ادھر ابو سفیان رو بہ
 صفت مع اپنے قافلہ کے راہ کتر اکر کل گیا اور مکے کی امدادی فوج جو روانہ ہو چکی تھی اس کے
 واپس جانے کو قاصد روانہ کیا قاصد اثنار راہ میں فوج مذکورہ سے جا ملا اور سارا ماجرایان کیا مگر
 ابو جہل (عمر بن ہشام) جو اس فوج کا پیشوا تھا ابو سفیان کی گفتگو پر کچھ خیال نہ کیا اس نے کہا
 اب تو ہم کل آئے ہر جہاد ادا نہ ہو نہ تک ضرور جائیں گی شرابین اوڑاٹینگے اپنی بہادری کی
 وہاں بجائینگے قافلہ روکنے کا مزہ مسلمانوں کو چکھائینگے۔ لشکر اسلام الی عتبہ کے کوین پر جو
 مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہی خیمہ زن ہوا وہاں آنحضرت صلعم نے لشکر کا ملاحظہ فرمایا جماعت
 قلیل اور کمی بضاعت لشکریوں کی دیکھ کر آپ نے ان کے حق میں دھاکے خیر فرمائی جو اجابت سے
 مقرون ہوئی لیکن کوئی مجاہد بدستور اس نے آیا مگر یہ کہ اس کے حصہ میں ایک یا دو اونٹ
 اور پہننے کے اشیاء وغیرہ نہ آئے ہوں۔

اس ملاحظہ کے بعد حضور نے حسب تفصیل ذیل کم عمر صحابی زادوں کو مدینہ کے واپس جانیکا
 حکم دیا۔ عبد اللہ بن عمر فاروق۔ اسامہ بن زید۔ رافع بن خدیج۔ اسید بن حضیر۔ زبیر بن العوف۔
 زید بن ثابت۔ برادر بن مالک وغیرہ صحابی زادگان معا و طائے حضور کے حکم سے واپس گئے مگر
 عمیر بن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی بھی کم سن تھے اور شوق شہادت
 و دن کے دل میں تھانوا تھا حضور صلعم کی نظر پر کرا دھرا و دھ چھینے لگے ان کے بڑے بھائی
 سعد بن ابی وقاص نے کہا تو کیوں چھینا پھرتا ہی عمر نے کہا کہ آنحضرت صلعم مجھے کم عمر دیکھ کر واپسی کا

حکم دینے مال انکو بھگو شہید ہونے کی آرزو نہایت ہی ہی اخیر کار عمیر حضور کے در و پیش
کئے گئے تو آپ نے اون کو بھی واپسی مدینہ کا حکم دیا وہ ردئے لگے تب حضور نے اونکو لشکر میں
رہنے کی اجازت دی وہ ایسے الٹے تھے کہ تلوار پر تل بھی اونکو لٹکا تاہین آتا تھا سہ منہ اونکے
بدن پر پر تل ہاندہ دیا۔ بعد بایزہ تین شوپانچ صحابہ آپ کے ہمراہ باقی بچے اذ انجلہ انشی مہاجر اور
باقی انصار تھے اونکے سوا آٹھ صحابہ اور بھی ہیں جو یہ حکم حضور صلعم جنگ بدر میں شامل نہیں
ہوئے مگر حضور نے اونکا حصہ غنیمت بدر سے عنایت فرمایا بعد ہی وجہ یہ کہ وہ بھی بدریوں میں
شمار کئے جاتے ہیں اونہیں تین مہاجر اور پانچ انصار ہیں۔

مہاجرین ۱ عثمان بن عفان بوجہ علالت زوجہ خود یعنی رقیہ بنت رسول اللہ صلعم غزوہ بدر
میں شریک نہ ہو سکے ۲ طلحہ ۳ سفیدہ یہ دونوں صحابہ کفار قریش کے قافلہ کی خبر لینے کو
بطور جاسوس بھیجے گئے تھے۔

انصار

۱ ابو لبابہ اون کو حضور نے اتنا راہ سے بجائے ابن مکتوم خلافت مدینہ کے لئے مدینہ کو واپس
فرمایا تھا ۲ عاصم بن عدی اون کو حضور نے اپنے اہل پر خلیفہ کر دیا تھا ۳ عمارت بن حاطب
بنی عمرو کی طرف بھیجے گئے تھے ۴ عمارت بن العاص ۵ خوات بن جبر۔ یہ دونوں صحابی اثنار
راہ میں گر کر بھوج ہو گئے اسلئے حضور نے انکو واپس فرمایا۔

انقاد لشکر اسلام

اس حساب سے کل صحابہ بدر تین سو تیرہ قرار پائے۔ لشکر اسلامی میں ستر اونٹ اور دو گھوڑے
معد چہ زہ اور آٹھ تلوار کے موجود تھے۔ دو دو اور تین تین شخصوں میں ایک ایک اونٹ
سواری کے لئے تقسیم ہوئے جس پر وہ سب اپنی اپنی باری سوار ہوتے تھے آنحضرت صلعم
کے ساتھ علی مرتضیٰ اور زید بن عارضہ سواری میں شریک تھے جب حضور کے پیادہ روی کی
نوبت آتی تو علی مرتضیٰ اور زید بن عارضہ عرض کرتے کہ آپ بدستور سوار رہیں آپ فرماتے
ما انتا اقی منی وما اذاعنی عن الاخر منکم۔ لشکر اسلامی میں تین نشان بردار تھے
۱ مصعب بن عمیر ۲ مہاجر بن ۳ جناب بن المنذر ۴ عمار بن انصار قبیلہ خزرج ۵ سعد بن معاذ
عمار بن انصار قبیلہ اوس۔

انقاد لشکر مشرکان مکہ

مردان جنگی نو سو پچاس سواران اس پر زہ پوٹس ایک سو۔ اونٹ سات سو ستر اونٹین

سنان بن سمر غنہ تھے۔ ۱ عمر بن ہشام (ابو جہل) ۲ عقبہ و شیبہ پسران ربیعہ۔ ۳ ابوالنضر بن
 یزید بن خرم۔ ۴ عمار بن قیس بن عیسیٰ ۵ ایسہ بن خلف بن نبیہ و منبہ پسران جہلم
 ۶ سہیل بن عمرو ۷ عمرو بن ود۔

اور اس فوج میں بھی تین نشان بردار تھے ۱ طلحہ بن طلحہ ۲ ابو عزیز بن عمر بن النضر بن الحارث
 یہ تینوں شخص بنی عبد الدار سے تھے۔

بے دونوں فوجیں لڑنے پر ٹل گئیں مہینہ چھ میں تلوار بن کعب بن کعبین کمانیں چڑھیں برہمان
 بن اسحق بن مسلم نے قطع خیمت کے طور پر سیدنا عمر فاروق سے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو
 بھی ذکر بہت جائید خدا کی لڑائی پر کمر نہ باندھیں اس کا انجام ان کے حق میں اچھا نہ ہو گا چنانچہ
 سفرت عمر نے ان بد بختوں کو بہت کچھ سمجھایا اور زمانے کا نشیب و فراز دیکھایا چونکہ موت
 اور بلی گردنوں پر سوار تھی اور جہنم کا دروازہ ان کے لئے کھل گیا تھا کب کسی کی سنتے تھے
 خصوصاً اسی حالت میں کہ ابو جہل کی جہالت اور بلی ربہر تھی۔ لڑائی شروع ہو گئی بڑے بڑے
 سردار، مشرکوں کے جہنم کو روانہ ہوئے و رہتوں کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔ اسلامی لشکر
 سے صرف چودہ مجاہدوں نے شہادت نوش کر کے مر غزوات جنت کی سیر کو چلے گئے۔
 از انجملہ جیدہ مجاہد اور آٹھ انصار تھے جن کے ذکر ہونے والی ہی الغرض یہ پہلی فتح پر فتوحات سد یہ
 سے جو سورہ رمضان شد و ہجری کو انصیب اولیاء دولت اسلام ہوئی جس سے اسلام کے
 غبار کا نقارہ لہری نہ میں بج گیا اور ترقی روز افزون مسلمانوں کو حاصل ہوئی اللہم النصر
 من نصر دین محمد صلعم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلعم
 ولا تجعلنا منہم

فضائل صحابہ بدر

جنت میں ان میں مذکور ہیں ان کے بارے میں مروی ہے کہ ایک روز جبریل عم رسول اللہ صلعم
 کے حضور میں آئے اور عرض کیا کہ اب صحابہ بدر کو ایسا عطا ہے جس سے آپ نے فرمایا کہ انکو
 جنت میں مردہ ہے۔ تھے جبریل عم نے کہا علی ہذا ہم بھی ان ملائکہ کو جو بدر میں حاضر تھے افضل
 ترین ملائکہ سمجھے ہیں اس سے زیا وہ کیا فضیلت صحابہ بدر ہوگی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ان اللہ
 ودا طلع علی ہر مدد فعال املاوا ما شئتم فقد عرفت انکم یا اھد وجبت لکم الجنة
 سند الاولیا حضرت حسن احمدی رضی اللہ عنہ اہل بدر کی شان میں فرماتے ہیں۔ طوبی
 انھیں منہم رسول اللہ و مبارکھو اسدائہ و جہادھم طاعت اللہ و مددھم

جنوں کے مقابلے کے لئے لشکر اسامہ سے تین جون انصار جان تھانے کے دو بردائے مشر کون
 نے یہ نہیں تم کوں ہو نصار بوئے ہمدان شاعر رسول اللہ صلعم کے مددگار ہیں مشر کون نے کہا
 محمد و قسے یہ کام ہیں ہم اسے چھپے بھائیوں کو طلب کرتے ہیں تم ہمارے برابر والے نہیں
 وہ ایک مشرک بکار اٹھا اسے محمد صلعم ہمارے ہم کفو لو کون کو ہمارے مقابلہ میں بھیج رسول اللہ
 صلعم نے پادانہ فرمایا کہ عبیدہ بن الحارث بن المطلب اور ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب اور
 علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ان لوگوں کے مقابلہ کو اوشین چنانچہ آپ کے فرمانے ہی کی
 دیر غی فوراً دئیوں مردانہ داراؤں تینوں کے مقابلہ میں آ موجود ہوئے

عبد ۵ سن۔ سیدہ ایسے ہم سن عقبہ کے مقابلہ میں اور حمزہ شہید کے مقابلہ میں اور علی مرتضیٰ
وید کے مقابلہ میں آئے۔ حمزہ اور علی نے اپنے حریفوں کو ایک ہی وار میں فی انہ کر دیا
عبد ۵ اور عقبہ دونوں لڑے ایک دوسرے کو زخمی کیا عقبہ نے عبد ۵ کی پندلی پر ایسا ہاتھ مارا
کہ اوکلی پڑی پھٹ گئی خون کے ساتھ بڑی کاگو دا بہنے لگا عبد ۵ زمین پر گرے حمزہ اور علی عبد ۵
کی یہ حالت دیکھتے ہی عقبہ پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑے اور آب شمشیر سے اوس کو بے آبرو کر کے
بہشت کا راستہ بنا دیا اور عبد ۵ کو وہ دونوں شہید خدا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اٹھالائے
عقبہ نے کئی عظیم کھیل دیں اور جناب رسالت سے عرض کرنے لگے کیا میں شہید نہیں ہوں اپنے
نفسہ پایا یا ان کو شہید ورنہ ہر دون کے پیتو ہوا ہو عبد ۵ کو معرکہ جنگ سے مدینہ کو لے چلے
راہ میں ہرقم دادی صفرا یا۔ وعا بعد تر تیشہ برس داعی شہادت کو بلایا گئے ہوئے جنت کو
سے معاف ہے رضی اللہ عنہ۔

۲ ذوالشہالین رضی اللہ عنہما لانت عذ بدال منقوطہ اور ذوالشہالین تثنیہ شمال یکسر شین منقوطہ یہ آپ کا لقب ہے اور اسی کے ساتھ آپ مشہور ہیں اس لئے کہ وہ دونوں ہاتھ سے برابر کام کرتے تھے اور دہل آپ کا دم عمیر یعنی محمد بزوزن نہیر ہی آپ کے والد عبدہ عم دین فضلہ بن عیثان بن مالک بن اقصی خراعی پنا تبدیلہ چھوڑ کر مکہ میں آئے اور عبدہ الحارث بن زہرہ کے مخالف (مخبر) موسیٰ عبدالحارث نے اپنی دختر نفی کا نکاح عبدہ عم کے ساتھ کر دیا اوس نفی کے بطن سے حمیر ذوالشہالین پیدا ہوئے اسی سے آپ کا شمار مہاجرین خلفائے نبی زہرہ میں ہو چکا ہے بدریں آپ کو ابو اسامہ ختمی نے شہید کیا۔

میں حضور ان بفتح صا د سجد و سکون فادیر فتح واو بعد الف اور نون بن دہمب لوا د مفتوح
و ہائے ساکن اور آخر میں بار موحده قرشی فہر می مہاجرین بنی عارث سے ہیں آپ گھ والہ
کو نام بیضا و آب کل کثیت ابو محمد و بی آب کے یہی ہوئے پر سب کا اتفاق ہی۔ ابن اسحاق

اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن سعد اور ابن عاتق بالاتفاق کہتے ہیں کہ آپ بروز بد ر شہید ہوئے لیکن
 بن عدی نے آپ کو قتل کیا مگر ابن جنان نے کہا کہ آپ ماہ رمضان سنہ تینت خراہ اڑتیس ہجری
 میں فوت ہوئے حالانکہ دوسری روایت سے پایا جاتا ہے کہ صفوان بن وہب و رافع بن العقی
 کے درمیان حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھائی چارہ اٹھا وہ دونوں بدر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہما
 ۴ عاقل بعین غیر منقوط والفت دقات ورام ہم ذاعل عقل کاہی ابن بکر بار موجدہ وکاف دیا
 دو نقطہ زیرین وراذغہ منقوط ہمزون زبیر آپ لشی حلیف بنی عدی بن آب دارالارقم بن سلمہ
 ہوئے اور مہاجرین خلفاء بنی عدی میں آپ کا شمار ہے۔ آپ مدائپہ برادران عامر۔ ایاس
 خالد۔ کے شریک مجاہدین بدر تھے مگر وہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ مالک بن زبیر حبشی
 آپ کو شہید کیا۔ عامر۔ ایاس۔ خالد اس معرکہ میں شہید نہیں ہوئے۔

خالدہ۔ قابلیت میں آپ کا نام فاضل بعین منقوط تھا جب دارالارقم بن عیین غفلت کا پردہ
 آپ کی آنکھوں سے اٹھ گیا اور عقل کی آنکھیں کھل گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا
 نام عاقل قرار دیا۔

۵ عمر رضی اللہ عنہ بعین مہملہ زبیر کے وزن پر بن ابی وقاص وادور قاف مشدداور لٹ
 اور آخر میں صاد مہملہ سجاو کے وزن پر، بود قاص کا نام مالک بن امیہ بن مکر وہ اپنی کنیت
 کے ساتھ مشہور تھے۔ عمیر ابن ابی وقاص قرشی زہری مہاجرین بنی زہرہ سے سعد بن ابی
 وقاص کے چھوٹے بھائی ہیں عمر ستواہ سال آپ لشکر اسلامی کے ساتھ بدر میں آئے
 بقیہ حال آپ کا پہلے مذکور ہو چکا ہے مگر کہ بدر میں آپ کو عمرو بن ود نے شہید کیا۔

۱۱ جمع بکسریم و سکون با وفتح جیم او۔ آخر میں عین بے نقطہ رضی اللہ عنہ بن صالح ہمزون
 اور ضد طبع آپ یمن کے رہنے والے ہیں لوٹے آپ کو پیکر لائے تھے سیدنا عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ نے آپ کو ادن سے خرید کر کے آزاد کر دیا آپ سابق الاسلام اور مہاجرین موالی
 بنی عدی سے ہیں اور آپ ادن فقرائے صحابہ سے ہیں جنکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی
 کے طور وکانتظر الذین الایۃ کا نزول ہوا۔ شمر اس کی یہ ہے کہ بعض امرار کخصویر صلعم
 کی خدمت میں آئے تو دیکھا کہ فقرار صحابہ آپ کی مجلس میں حاضر ہیں وہ لوگ فقر کی ہنشینی کو
 غار سمجھے اور عرض کی کہ آپ ان فقرار مبتذل کو اگر اپنے نزدیک سے دور کریں تو ہم آپ کی
 خدمت میں آکر بیٹھیں ممکن ہے کہ آپ کی نصیحت کا اثر پیدا ہو ہم لوگ ایمان دینے والے ہیں
 قرمبا میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے علوہ نہیں کر سکتا امرار کبہ بولے آپ کو اختیار ہے مگر یہ ہونا
 چاہیے کہ جب ہم لوگ آپ کی محفل میں آئیں تو فقرار صحابہ محفل سے اٹھانے کا حکم کریں ان

فقیروں سے ہم میروں کا قتل ضروری ہے جس کا روقہ بنی بعد منہ کے بھی مصلحت اور لوگوں کی
 تائید کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک آدمی کو قتل کرے اس کا اجر
 منظر فرشتوں کی امرائے ہر گزہ کے سب کا معاف کیا جائے۔ پھر فرشتے طلب ہوئے کہ ان کا کیا ثواب
 ہے۔ فقراء صحابہ مختار شہداء سے دو ہفتے کے مسرت کی نگاہ سے دیکھتے اور زبان
 حال سے گویا یہ کہتے رہتے۔

ہم فقیروں کو نہ یہ سمجھ کر کہ ہر ہر گزہ کے
 اتنی محنت ہے کہ ہمیں ہر ہر ہر گزہ کے
 یہ ہر ہر گزہ کے دفعہ حامل وحی عمر سے اور کتاب پر کتاب لائے و پانچوں درجوں میں
 بدرجہات سے بہرہ ور ان کے لئے انسانی سزا دے و جویہ۔

فائدہ مفسرین سے ان کے بیان سے یہ سب ذیل کو مراد لیا ہے۔ ہلال۔ صہیب۔
 عمر۔ نجاب۔ عقبہ بن غزوہ۔ ابی موسیٰ۔ و س بن خولی۔ عامر بن فہیرہ۔ مقداد۔
 سالم۔ ابن مسعود۔ فاقہ۔ عمر و بن عبد عمرو۔ مرشد۔ الفرض بروز بدر کسی کافر کا تیر مہجے لوگ
 جس سے وہ شہید ہو گئے۔ بعد سے ہیں کہ وہ سب مہاجرین سے پہلے شہید ہو گئے ہیں اور
 و نعوام بن الحضرمی نے شہید کیا۔

شہداء کے بدر میں قبیلہ انصار سے آٹھ شہید رہیں

اسعد بن ہرقل مفتوح اور عین بن ہرقل ساکن اور آخرین دال سب سے نقطہ این جہنم بجا
 منقوط مفتوح اور یار دو نقطہ زیر بن ساکن اور تارو ستہ نقطہ اویمہ دونوں مفتوح اور آخرین
 تارو تائیت انفاری اوس بن ابی کی کینیت او غنیمہ ہی جمعیت عقبہ میں منجھ بارہ نقیبوں کے
 ایک نقیب (سردار قبیلہ) آپ بھی تھے بقول صحیح آپ تو بدر میں اور آپ کے والد ماجد
 جہنم احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہما مگر آپ کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض نے طعیمہ
 بن عدی کو اور بعض نے عمرو بن وڈ کو آپ کا قاتل قرار دیا ہے۔ سیدنا خیر کفایہ علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز بدر جب دن چڑھا ہم لوگ و مشرکین با ہم بکھڑ گئے میں ایک
 مشرک کے پیچھے لڑنے کو چلا اس اثنا میں دیکھی میں نے کہ کوئی مشرک سعد بن جہنم سے
 ایک ریت کے تیلے پر بکھڑ رہا ہی میں اوس طرف کو چلا مگر میں پوچھنے نہ پایا تھا کہ اوس نے
 سعد کا کام تمام کر دیا اور وہ مشرک جنگی لباس میں ڈھکا ٹھوڑے پر سوار تھا مجھے اپنی طرف
 سے دیکھ کر ٹھوڑے سے اتر پڑا اوس نے مجھے پہچانا میں نے اوس کو نہ پہچانا بعد اوس نے مجھے
 پکار کر کہا کہ اے ابن ابی طالب اے امیر اوس کی طرف چل تو وہ آگے بڑھا کر میرے

اور آیا میں جائے نشیب میں اور کوتاہ قد تھا اور وہ جائے بلند پر رہتا تھا۔ اس خیال
کیا کہ مبادا وہ میرے اوپر کود پڑے اور مجھ کو دبا بیٹھے یہ خیال کر کے میں تیشے کو ہاتھ میں لے کر
بولا اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا۔ سنکر میں ٹھہر گیا تو اس نے پھر مجھ پر تیرا زربہ
میں نے اس کے وار کو سپر پر لیا اس کی تلوار میرے سپر میں گر گئی پھر میں نے اس کے
زربہ پوش شانے پر تلوار ماری تو وہ تھک گیا اور یا سکی زربہ میری ضرب سے کٹ لئی میں نے
کہ میری تلوار اس کا کام تمام کر گئی اتنے میں سمجھے اپنے تیشے تلوار کی جگہ دکھانی دی میں
نے اپنا سر پیچھے کر لیا تو وہ تلوار میرے حریف کے سر پر پڑی جس نے اس کی کھوپڑی
کو خود نہایت کٹ دیا ماننے والے نے کہا اس چوٹ کو میں ابن عبد المطلب ہوں جب میں
تیشے پھر کر دیکھا تو میرے چچا جان حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تھے۔

واقعی رحمن نے کہا کہ سعد بن خنیسہ کا قاتل عمرو بن عبد۔ یا طعیر بن عدی ہی۔

۱۱ مبشر رضی اللہ عنہ اسم فاعل تبشیر بن عبد المنذر اسم فاعل انما از بن زہر بزار منقولہ
درنون و بار موحده و را غیر منقوط جعفر کا ہموزن انصاری اوسی بن مع اسے بھائی
ابو لبابہ کے غزوہ بدر میں حاضر آئے آپ کو بدر میں ابو ثور مشرک نے قتل کیا اور ابو بکر
احمد میں شہید ہوئے۔

عدوی نے آپ کی شہادت میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مبشر بہ را و احد دونون غردن
میں حاضر تھے احد میں لا ولہ شہید ہوئے۔

۱۲ عمیر رضی اللہ عنہ بھینڈ تبشیر بن الحمام بضم حار موط و تحفیف میم والف و میم آپ انصاری
خرجی ہیں۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر بن الحمام انصاری اور عبیدہ بن الحارث
مہاجر کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا چنانچہ دونوں فتنوں جنگ بدر میں شہید ہوئے
کہتے ہیں کہ انصاری میں سب سے پہلے آپ ہی شہید ہوئے مگر بعض نے حارث بن سراقہ کو
انصاریوں میں پہلا شہید قرار دیا ہے۔

روایت ہے کہ بروز بد رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آج کے روز کا فردن سے لڑے گا اور
آگے بڑھے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا عمیر بن الحمام چھوڑے
دیکھا ہے تھے بوسے بچ بچ میرے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان کوئی چیز حائل
میں مگر یہ کہ کفار مجھے قتل کریں پس عمیر نے ہاتھ کے چھوڑے بچک کر تلوار اٹھائی اور
ارٹنے لگے روتے روتے خالد بن الاکلم کے ہاتھ سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

بچ بچ بفتح بار موحده اور فاو نقطہ دار آخر میں ایک کلمہ ہے جو بحالت خوشی درمیان ہی کہا

بات ہی بجائے کچھ بل فرستیں وہ بھی وہ راہ گئے ہیں۔
 ہم مزید رضی اللہ عنہما تھیں تھیں منقوہ و منقوہ مکسورہ بعد اسے شہادت تیار
 آئے وہ آخر میں دال مہذب بن محمد بن النصار بن خزر جی ہیں۔
 بن خسر کے نام سے آپ معروف تھے۔

مفسرہ بضم فاء و سکون سین ہلہ و مدی رملہ و آخر میں میم آپ کی والدہ کا نام ہی اور
 و عبد البر نے کہا کہ ابن خسر آپ کا لقب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یزید بن ابی رثہ انصاری اور ذوالشہین مہاجر بنی کے درمیان بھیابی نبی
 ر دی تھی چنانچہ دونوں نے بدر میں شہریت شہادت نوش کیا۔

یزید بن ابی رثہ طیمہ بن عدی کے ہاتھ سے شہید ہوئے یا نوفل بن معاویہ نے شہید کیا۔
 یزید رافع رضی اللہ عنہ رافع اسمعیل بن رافع کا بن المعلیٰ بضم میم و فتح عین بے نقطہ
 و شہید یہ رام قبل بن مقوہ و ہموون مصلیٰ انصاری خزر جی ہیں عکرمہ بن ابی جہل نے
 آپ کو شہید کیا۔

یزید رافع رضی اللہ عنہ بے خطی و الف و ر مہل مکسورہ و تار سے نقطہ و تار نہایت حادثہ
 کا ہموون بن سراقہ بضم سین و فتح را و مہلتین و الف و قاف مفتوح و تار نہایت نکلا ہمہ کا
 ہموون آپ انصاری خزر جی ہیں آپ کی والدہ کا نام ربیعہ انصاری اور وہ انس بن مالک
 بن انصر صحابی مشہور کی بیوی ہیں آپ جنگ بدر کا تاشہ دیکھنے گئے تھے جان بن العرقہ نے
 آپ کو شہید کیا ابن مندہ نے آپ کو شہدائے بدر میں شمار کیا ہے اور بطرانی نے ابن مندہ کے
 قول کی تائید کی۔ ابن حجر عسقلانی آپ کو شہدائے بدر سے خیال کرتے ہیں۔

واقعی نے کہا کہ بروز بدھارثہ بن سراقہ لب حوض پانے پینے کے لئے کھڑے تھے دفعہ
 ایک تیر آیا و بدھارثہ کے حلق پر لگا وہ جان بحق ہوئے۔ جب مدینہ میں ہارثہ کے مارے جانکی
 خبر پہنچی ادن کی والدہ نے تقسیم کیا کہ جب تک حضور صلعم تشریف نہ لاویں گے میں ہارثہ کے
 ہمہ بین گریہ و زاری نہ کروں گی۔ یہ گاہ رسول اللہ صلعم نے غزوہ بدر سے مراجعت فرمائی ہارثہ کی
 والدہ خدمت شہیدین میں حاضر آئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ہارثہ کے مارے جانکا
 مدد جو میرے دل پر ہے سکو حشر خرب جانتے ہیں میں نے چاہا تھا کہ اس کے غم میں وادیا کروں
 یہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسا نہ کروں گی جب تک رسول اللہ صلعم سے یہ بات پوچھ
 نہ واپس نہ آئے اگر ہارثہ شہید ہیں تو اوس پر گریہ اور زاری نہ کروں گی اور اگر جہنم کو گیا تو اس کے
 ہاتھ میں گریہ و زاری ہوسے ہیں کہ ساتھ کروں گی جس کو اللہ دیکھے گا۔ اس کی بات سنکر

آنحضرت صلعم نے فرمایا بیٹے عمارؓ فر دوس برین میں ہر روز کی والدہ کے کہا کہ اب بھی دس
بے زر ونگی بعض نے آپ کو انصاریوں میں پہلا شہید قرار دیا ہے۔
عمارؓ کی والدہ کا حضور صلعم سے دریافت کہنا کہ عمارؓ جنتی ہی یا دوزخی دو حال سے
غالی نہ تھا۔

۱۔ عمارؓ لڑکے تھے جن پر جہاد فرض نہ تھا۔

۲۔ عمارؓ بر خلاف منشاء حضور صلعم کے جس کا ظہور پہلی عتبہ پر پابانہ واپس فرمائے کہ عمر صبی
ازادوں کے ہوا تھا محض بغرض دیکھنا تھا شائے جناب کے آئے تھے۔

آنحضرت کا فرمانا کہ عمارؓ فر دوس برین میں ہر اس وجہ سے ہی کہ عمارؓ کافر کے ہوتے نہ سیکے
اور جو مسلمان کافر کے ہاتھ سے یکشیت اسلام مارا جاتا ہے دس کے شہید ہونے میں کوئی شک
نہیں اور شہد اکا جنتی ہونا قطعی ہے۔

ترتیب لغیم رائے بے نقطہ وفتح با و مودہ وکسر یا، ثناة تخشیہ مشدہ آخرین عین بے نقطہ
جہان بکسر، حطی و تشدید بار مودہ بعد اسکے الف و نون۔
سرقہ بفتح عین مہر وکسر یا و فتح وافت اور آخر میں تا و تائیت۔

۱۔ عوف رضی اللہ عنہ بفتح عین مہر و سکون واو اور آخر میں فابر وزن خوف بن اعمارؓ
انصاری خزر جی ہیں آپ کی والدہ کا نام عفرار عین بے نقطہ مفتوح بعد اوں کے فابعد اسکے
اس بے نقطہ، اور آخر میں الف مہر و دہ بوزن حمزہ اس لئے اوں کا اور اس کے بھائیوں کا
عزت ابن عفرار اور بنو عفرار ہی آپ دو نون عقبہ میں حاضر تھے اور آپ مع اپنے دو بھائی
معوز ۲ معاذ کے غزوہ بدر میں شریک تھے۔

روایت ہے کہ جب بدر کے روز دو نون لشکر کے موٹھ بھڑ ہوئی عوف بن عفرار نے عرض
کیا یا رسول اللہؐ کون کام اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے اوس کے بندہ سے آپ نے فرمایا کہ
وہ بھوکا مہر ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھے اپنے بندہ کو کہ اس نے اپنا ہاتھ لڑائی میں بغیر زرہ اور خود کے
ڈال دیا کام سنتے ہی عوف اپنی زینہ ادا کر کے بڑھے اور کافروں نے خوب ہی جنگ کی کہتے ہیں
کہ آپ کو ابو جہل نے شہید کیا۔

۱۔ معوز و۔ رضی اللہ عنہ سیم مضموم اور عین بے نقطہ مفتوح اور واو مشدہ وکسر یا مفتوح بن
نارت انصاری خزر جی صی پبعیت عقبہ سے بن غزوہ بدر میں آپ اور آپ کے دو نون بھائی
را عوف ۲ معاذ بن عوف نے ابو جہل بن ہشام کو زخمی کیا کہ مدیر بن ابی جہل نے
معاذ کا ہاتھ کاٹ دیا اور ابو مسافع نے معوز کو شہید کیا۔

جو جہل کے قتل میں، دونوں کا خلاف ہو کر وہی لکھ ہی کہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے اسکو
 مار دیا کہ معاذ اور معوذ ابن عفراء نے اس کو قتل کیا اور کوئی کتا ہی اس سے نہیں
 کھاتا۔

واقعی یہ ہے کہ جماع، قول ہمارے، صحابہ کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو، دونوں میں سے
 انھوں نے جو جہل کو گھبرا اور زخمی کیا اور آخر رمق میں عبد اللہ بن مسعود نے اس کو قتل کیا
 جس سے سب بو جہل کے قتل میں شریک سمجھے جاتے۔

معاذ بن عمرو بن جہل بنی نضہ کہتے ہیں کہ میں بروز جنگ بدر میں ہی دونوں کو
 قتل کیا۔ میں نے انھیں قتل کرنے سے پہلے اس میں خیال آیا کہ آج کے روز میں کسی آدمی کو قتل کرنے سے
 پہلے یہ بندھ کر ان چھوڑوں کے پیچ میں اتنے میں اون دونوں میں ایک سے پہلے دگر آئندہ
 کشتہ کی پانچ میں اب جو جہل کہہ رہے ہیں میں نے کہا ہاں تمکو اس سے پہلے ہی قتل کر دوں گا
 میں نے یہ سنا کہ جو جہل ہمارے حضور کو بہت تکلیف دیتا تھا تو اس سے اپنے دل میں
 یہ کہتا تھا کہ اس کو دیکھ پاؤں میں میں نے وہ نہیں بعد ازاں دوسرا دونوں بھی اسی طرح
 قتل کر دئے تاکہ تو میں خوش ہو و میرے دل کو تقویت حاصل ہوئی۔

ایک شخص کے بعد ابو جہل سانڈنی پر ہوا کو قتل کیا نہ تاہم اس نے نمودار ہوا تو میں نے اون دونوں
 کو جو ان سے کہا دیکھو یہ وہی ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ میرا گھناؤنا کہ وہ دونوں خدا کے پیروں
 کی پکاری باز کی طرح ابو جہل پر ٹوٹ پڑے اور ایسی تلواریں جڑائیں کہ دونوں پر ان ابو جہل کے کشتے

وہ بدبخت آدمی ہوا نہیں پر گرا اسے

فدک گفت احمر مایک گفت یہ

دونوں جوانوں نے معوذ بن عفراء کے سہیلے تھے اسی فاروق بن عبد اللہ بن ابی جہل نے معاذ پر تلوار کا
 وار کیا کہ ان کا ہاتھ موڑ دئے سے اتر گیا۔ یہی لکھی ہوتی تھی کہ اس سے پہلے اس کا ہاتھ موڑ دئے
 ہوتے رہے آخر تنگ کر میں ہاتھ کو اپنے پاؤں کے تھام دیا کہ منورہ کر یا اب یہ میرے کھینے ہیں کہ معاذ
 بن عمرو سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہا۔

روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود جب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک نہ بکرنے کو
 قتل کی طرف گئے تو دیکھ کہ ابو جہل زخمی پاؤں کٹ ہو رہا تھا تو وہ اس میں باقی تھا بن
 مسعود اس کے چپ تی پر چڑھ بیٹھے اور اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہنے لگے اب ابو جہل تو ایسی
 زہری میں پڑا ہے ابو جہل بولا میں نے یہ کہہ کیا ہو گا کہ ایک شخص کو اس کے غم سے قتل کیا کہ اس
 کو بدبختی میں گرا دے اور اس سے پوچھ بھی سکی ہوئے ابن مسعود بولے تم اور اس کے رسول کی

خبر ہوئی اور یہ بھی کہ اسے ابو جہل تو فرعون موسیٰ سے بھی بدتری دس نے غرق ہوتے وقت
 اقرار بولیت کا یہ وقت تو اس حالت میں بھی اپنی جہالت کو بکڑے ہی۔ ابن مسعود پہلے اپنی تہ
 ابو جہل کا سر کاٹنے لگے وہ کارگر نہ ہوئی تو اسی کی تلوار اس کی کمر سے کھینچ کر اس کا سر کاٹ
 اسے اسود کہ پستہ قد نحیف الجثہ شخص تھے سر اس کا اون سے اوٹ نہ سکا وہ اس کے سر کو چھین
 اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے بختاب غم نے اوٹھ کر ملاحظہ کیا اور فرمایا الحمد
 للہ، ہذا فی حدیث حدیث اللہ پہ فرمایا کہ یہ شخص فرعون اس امت کا نقابہ آپ نے ہٹا دیا
 اہی میں سجدہ شکر ادا کیا

ذکر قتل عاصم بن ابی عوف اور معبد بن وہب کا

یہ دو زہد رجب موحدون اور مشرکون کے آپس میں جو ٹپن چلنے لگیں وہ بڑا ہی کا شعلہ بھڑکا
 اور عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ سہمی جو ایک دہندہ یا نوٹ کے مانند تھا صف جنگ میں سے جینچ
 اوٹھا کہ اس گروہ قریش اس شخص سے بہتر و کنا جو قاطع رحم اور جماعتوں میں بھوٹ ڈالنے
 و مابی میں نجات نہ پاؤں اگر وہ بچ جاوے گا یعنی اس کو ماروں یا میں مارا جاؤں (قطع رحم
 و بھوٹ ڈالنے والے سے اس ناایق کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے) یہ کلام اس کا سنتے ہی
 ابو وہبانہ رضی اللہ عنہ نے چھٹ کر ایک ہی ضرب تیغ عدو کا سر سے اس کو جہنم کا راستہ
 تراویا اور اس کا سامان لینے کو بڑھے اتنے میں معبد بن وہب نے بڑھ کر ایک ضرب
 جو وہبانہ کو اگائی وہ دوزخ نہ بٹھ گئے پھر سنہل کر ابو وہبانہ نے معبد پر کئی وار کیے مگر کوئی
 کارگر نہ ہوا معبد بھاگ کر ایک گڑھے میں گرا تو ابو وہبانہ معبد کے اوپر کود پڑے اور سکوچتی
 ہرن کی طرح ذبح کر دیا۔

قتل نوفل بن خویلد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ نوفل بن خویلد بھی مشرکون کے لشکر میں آیا ہی اپنے فرمایا
 اللہم اکنفی نوفل بن خویلد۔ نوفل مذکور معرکہ جنگ میں با د از بلند کو رہا تھا اسے گروہ قریش
 کا دن سر بلند ہی حاصل کرنے کا یہ کہ وہ مشرکون کو جنگ پر برا بیختہ کرتا تھا جب کافرون کو
 بھاگتے اور مسلمانوں کو ان کا تعاقب کرتے دیکھا تو پکارنے لگا اے انصار یو میرے قتل سے تم کو
 کیلئے گا محض کو قید کر لو اور میرا فدیہ لو آخر میں جہا ز بن صخر بن امیہ خزرجی اس کو گرفتار کرے
 اپنے فرود گاہ کو لے چلے تھے کہ ناگاہ سیدنا علی مرتضیٰؑ اس کے سامنے آئے نوفل نے آیتوں ہی حرف

آئے دیکھ کر جاہل سے نصاریٰ بہتے پڑے جو میری طرف آ رہے تھے کہ یہ علی بن ابی طالب ہیں نوحہ و رافضی کی قسم کہ اپنی قوم کے قتل کرنے میں میں نے اس شخص سے جملہ ترسی کو نہیں دیکھا نوحہ یہ بات کہہ رہے تھے کہ علی مرتضیٰ اُس کے سر پر آہو پیچھے اور اُس کے سر پر ایک ضرب تلوار کی لگائی جو اُس کے سر میں گئی پھر اُس کے سر سے تلوار نکال کر اُس کی پٹلی کاٹ دی اُس کا کام تمام ہو گیا جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ محفل شریف سرور کائنات میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوحہ کا کوئی حال جانتا ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اُس کو قتل کر دیا حضور نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ الذی احب دعائی۔

ذکر قتل امیہ بن خلف اور اُس کے فرزند کا

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں امیہ بن خلف کے درمیان رشتہ محبت مستحکم تھا بروز بد جب مشرک لوگ بھاگے میں نے دوزخ بہگیروں کی پایا دو نون کو اٹھا کر لے چلا تو امیہ بن خلف مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ اسے ابن عوف میرے پاس آ اور مجھے قتل سے بچا ان زہروں سے زیادہ مجھ کو فائدہ ہوگا میں نے دو نون بہ پھینک دیے و امیہ کو مع اُس کے بیٹے کے اپنے ساتھ لے چلا بلال بن ہبہم لوگوں کو دیکھ کر پکارنے لگے اے انصار اللہ والہذا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رئیس مشرکوں کا امیہ بن خلف ہی ہی اُس کے رہائی میں ہتھکڑی نہیں ہی لال رضی اللہ عنہ کی آوار سنکر اہل اسلام امیہ پر دوڑ پڑے ہر چند میں اتنا تھا کہ یہ دو نون میرے قیدی ہیں کسی نے کچھ نہ سنا امیہ کو زہرین پر گرا دیا میں اُس کے بچانے کو امیہ کے اوپر لیت گیا جناب بن المذنب نے اُس کی ناک تلوار سے کاٹ دی امیہ بولا اب مجھ کو انہیں کے ساتھ چھوڑ دے ناچار میں اُس کی حمایت سے دست بردار ہوا تو غیب بن سیاف نے ایک ہی وار میں اُس کا کام تمام کر دیا اور جناب بن المذنب رضی اللہ عنہ نے علی بن امیہ کے ہاتھوں کاٹ دیے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اُس کو اُس کے باپ سے جدا دیا یعنی علی بن امیہ کو مار ڈالا۔

کہتے ہیں کہ جناب بدر میں نشتر یا کچھ زیادہ مشرک قتل ہوئے مگر کل مقتولوں کے ناموں کی فہرست دیکھنے میں نہیں آئی جس قدر نام کتاب الفارسی و قدیمی وغیرہ میں پائے گئے ان کا نقش ناموں کے روپر و پیش کیا جاتا ہے بقیہ مقتول شہید نامی و گرمی ہونے کے جنکے ناموں کا انضباط ضروری سمجھا جاتا ہے تاکہ مقتولوں نے بظرافت اختیار بقیہ مقتولوں کے نام قلم انداز کر دے ہوا ان العلم عنہ اللہ۔

نقشہ مشرکان مقتول

نمبر شمار	نام مشرک مقتول	نام مسلم قاتل
۱	خطلہ بن ابی سفیان بن حرب قبیلہ بنی عبد شمس۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۲	حارث بن الحنفی	عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔
۳	یاسر بن الحنفی۔	عصم بن ثابت بن الہفلی رضی اللہ عنہ۔
۴	عمیرہ بن ابی غنیمہ وید کا بیٹا۔	سالم مولیٰ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ۔
۵	عبیدہ بن سعید بن العاص۔	نہیل بن قوام رضی اللہ عنہ۔
۶	عاص بن سعید۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۸	غلبہ بن ابی معیط	یونس بن مہزیب رضی اللہ عنہ۔
۹	قتیبہ بن ربیعہ۔	نہیل بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔
۱۰	شعبہ بن ربیعہ۔	عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ۔
۱۱	ربیعہ بن ربیعہ۔	نہیل بن ربیعہ رضی اللہ عنہ۔
۱۲	عمر بن عبد اللہ انصاری حید قریش	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔
۱۳	حارث بن عامر بن نوفل۔	عقیب بن یساف رضی اللہ عنہ۔
۱۴	غلبہ بن عدی	حمزہ بن محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ۔
۱۵	ربیعہ بن اسد	میسم وشمس بنیہ وشمسہ بنت تہانہ وشمسہ بنت خدیجہ وشمسہ بنت غطفان۔
۱۶	حارث بن ربیعہ۔	ابو دجانہ یا ثابت بن الجدر رضی اللہ عنہ۔
۱۷	عقیب بن اسود بن المذہب۔	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۱۸	ابو بختری عاص بن ہشام	حمزہ بن عبد المطلب وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
		عنہما نے بالاشتراک یا تنہا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا۔
		مجدربن زیاد یا ابوداود و دمازنی یا بن الیستر رضی اللہ عنہ۔

نمبر شمار	نام مشرک مقتول	نام مسلم قاتل
		سے قتل کیا۔
۱۹	نوفل بن حواری بن اسلم معروف بیاہی	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۰	نضر بن عازب بن حمرہ	حب وہ بمقام امیل قید تھا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے قتل کیا۔
۲۱	زید بن عیسٰی بن عقیل بن ہشام	علی بن ابی طالب یا بلال رضی اللہ عنہما
۲۲	بن یتم	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۳	عتبان بن مالک	حبیب رضی اللہ عنہ
۲۴	جہیل بن ہشام	اسکے قتل کا ذکر مفصل بیٹھ ہو گیا ہے۔
۲۵	عس بن ہشام بن مغیرہ	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۲۶	خزیمہ بن تمیم التیمی	علاء بن یاسر یا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
۲۷	یوسف بن مسفری	ابو ذہبہ رضی اللہ عنہ
۲۸	حرطہ بن عمرو بن ابی عتبہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۹	بوقیس بن الوابد	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۰	بوقیس بن الحاکم بن المغیرہ	حمزہ بن عبد المطلب یا حبیب بن عمرو بن المصدق رضی اللہ عنہما
۳۱	مسعود بن ابی امیہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۲	رفاعہ بن ابی رفاعہ	سعد بن الزبیر رضی اللہ عنہ
۳۳	بوالمندب بن ابی رفاعہ	مغیرہ بن عدی النخعی رضی اللہ عنہ
۳۴	عبد اللہ بن ابی رفاعہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۵	زبیر بن ابی رفاعہ	سیدہ الساعدی رضی اللہ عنہ
۳۶	سائب بن ابی رفاعہ	عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۳۷	سائب بن ابی السائب	زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
۳۸	اسود بن عبد الاسد بن ہلال	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ
۳۹	عمرو بن سفیان	یزید بن قیس رضی اللہ عنہ
۴۰	جہار بن سفیان	ابو بردہ بن یاسر رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	نام مقتول مشرک	نام مسلم قاتل
۴۱	رحیم بن سائب بن عومیر	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۲	مید بن خلف	اس کے قتل کا ذکر پہلے ہو گیا ہے۔
۴۳	علی بن مید بن خلف	ایضا
۴۴	ابو العتھر بن لوزان	عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
۴۵	نہیب بن الجراح	علی بن ابی طالب یا ابوالیسر یا اسیدہ بن سعدی رضی اللہ عنہم۔
۴۶	ابو الجراح	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۷	ابو العتھر	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۴۸	الدعس بن قیس بن عدی	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۴۹	سہم بن ابی عوف بن جبیرہ بھی	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۵۰	دویہ بن قیس	عکاشہ بن محض رضی اللہ عنہ
۵۱	سہم بن وہب بھی	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ۔
۵۲	زید بن الاسود	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۳	فارت بن زعمہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۴	عمرو بن عثمان بن کعب	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۵	عثمان بن طلحہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۶	مالک بن طلحہ	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
۵۷	عمرو بن سعید بن ابی وقاص	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

ذکر قیدیوں وغزوہ بدر

ابو بکر سیرے ایسی مصنفات میں لکھا ہے کہ بروز پیر شریح اس سے زاید اشخاص مشرکوں کی فوج سے مسلمانوں کے ہاتھ میں قید ہوئے۔ یہ تعداد اختلافی ہے یا انکے مصنفوں نے بلحاظ طوالت قیدیوں کا نام بنا ہم ذکر نہیں کیا اس میں محمد ان کو جتنے نام قیدیوں کے کتب مستندہ ہیں ملے ہیں ادل کا نقشہ مرتب کر کے لکھتا ہے جس سے ہر ایک قیدی کا انجام کا رظاہر ہو جائے گا مگر پہلے چند نامور قیدیوں کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ حوالہ قلم ہوگا۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کی نسبت خواص صحابہ رضوان اللہ علیہم

سے مشورہ فرمایا کہ ان لوگوں سے فدیہ لے کر رہا کر دین یا کہ ان کو قتل کریں۔
 بوکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں اس پر حجام بنہم عرض کیا کہ یہ لوگ حضور کی ہم قوم اور
 مشیرہ ہیں ان سے فدیہ لے کر رہا کر دینا شایہ اللہ ان کو توبہ نصیب کرے۔
 ان کی نسل سے کوئی مسلمان پیدا ہو اور صحابہ محتاج کو اس فدیہ سے تو نگرانی بھی حاصل ہو جائیگی
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منشاء اللہ علی الکفار عرض کیا کہ حکم دیجئے تو سب کی گردن
 ماری جاوے یہی لوگ کفر کے پیشوا ہیں اور خداوند کریم نے آپ کو فدیہ لینے سے منع فرمایا
 میرا عزیز مجھے سپرد ہو۔ در عقیل علی اور عباس حمزہ کو سپرد ہوں ہم لوگ ان سب کو قتل کریں
 انہیں معصوم ہو کہ کفار کی محبت ہمارے دلوں سے کلیتہً محو ہو گئی اور آئندہ کی شوکت نفی کا مدد ہو جائے
 آنحضرت صلعم نے صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کسی
 گروہ کا دل ایسا نرم کر دیتا ہے جیسے گھس اور کسی گروہ کا دل ایسا سخت کر دیتا ہے جیسے پتھر۔
 اے صدیق آپ مثل راہم علیہ السلام کے ہیں ابراہیم نے کہا فمن تبعنی فاند منی و صبت
 عدما فی ذلک غفور رحیم اے فاروق آپ مثل نوح علیہ السلام کے ہیں انھوں نے کہا
 رہا کا تذکرہ عنی الارض من الکاذبین دیار پھر رسول اللہ صلعم نے صحابہ کو اختیار دیا کہ جو چاہیں کریں فدیہ
 لین خواہ قتل کریں یا یہ فرمایا کہ تم لوگوں کو فقر گھیرے ہی کو فی قیدی رہا نہ ہوتا وقتیکہ فدیہ اور اسے
 قتل کیا جاوے آخر کار فدیہ لینے پر فیصلہ ہوا۔ جو قیدی محض مفلس تھے اور کوئی منفعت اُن سے
 متصور نہ تھی ان کے لئے استحسانا رہائی کا حکم صادر ہوا بشرطیکہ با دیگر مسلمانوں کے مقابلہ میں
 آمادہ ہوں اور کسی کو مسلمانوں کے لئے نہ پرانیگتہ کریں اور جو قیدی لگنے کا ہنر جانتے تھے
 ان کی نسبت حکم ہوا کہ ہر ایک ان میں کا دس روپے انصاروں کو لکھنا سکھائیں بعد اُس کے
 رہا ہوں اور جو خوشحال ہیں وہ فدیہ ادا کریں اور کسی کا فدیہ ایک ہزار درہم سے کم اور چار ہزار سے
 زیادہ نہ ہونا چاہئے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم قیدیوں سے فدیہ وصول کر رہے تھے کہ دماکان للبنی ان یكون لاسریر
 الا یہ کا خطاب پر عتاب تنبیہ نازل ہوا بعدہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسلک فیما اخذنا
 عذاب عظیمی فرمان واجب الا یقان نے دل گرفتہ مسلمانوں کے دلوں کو تسلی دی۔
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو کوئی اوس سے نہ بچتا مگر من الخطاب الذی
 کان رایہ موافقا للوحی والکتاب عباس بن عبد المطلب۔ نوفل بن الحارث۔ عقیل
 بن ابی طالب ان تینوں کو بعد (مصفر) بن اوس انصاری آویسی نے بروہہ گرفتار کیا اور
 تینوں کو ایک ہی رسی میں جکڑ کر رسول اللہ صلعم کے حضور پیش کیا تو آپ نے پید کو مقرر

فرمایا یہ تین قبہوں کو ایک ہی رستی میں باندھنے والے تین ہم گلو کو یکجا کرے والے بچنے کے
میں کہ عباس کو ابو الیسر کعب بن عمرو نے گرفتار کیا چونکہ عباس قومی ہیکل حکیم شہر کے سردار
صلعم کے گرفتار کنندہ سے کیفیت گرفتاری استفسار فرمایا اس نے عرض کیا کہ ایک شخص
نے حجر کو میں نہیں پہچانتا عباس کو دشمن کے لیے میرے حوالہ کیا آپ نے فرمایا وہ کوئی
فرشتہ تھا جسے عباس کو گرفتار کیا۔

عباس بن عبد المطلب کی بندش زیادہ سخت تھی اس لیے وہ رات کے وقت کریمہ در
شور کرنے لگا جس سے رسول خدا صلعم کی نیند اوجھڑی کر دیں بدلنے لگے پھرے والوں
نے عرض کیا اچھنور کو نیند کیوں نہیں آتی آپ نے فرمایا کہ چچا عباس کے شور کرنے سے
مجھے نیند نہیں آتی تب محافظان اسپر نے عباس کی بندش ڈھیلی کر دی عباس سو گئے
خاموش ہو رہے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عباس کا شور میں نہیں سنتا لوگوں نے
عرض کیا ان کی بندش کی قدر ڈھیلی کر دی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ سب قیدیوں کی بندش ڈھیلی
کر دی جائے۔ اور حقیقت حضور کے لطف و درگزر و ترک عفو اور اخذ سب خدا ہی کے
حکم سے تھا اور اس بات پر کہ نبی خدا تعالیٰ نے عباس کے ساتھ دوسرے قیدیوں نے

بھی آرام پایا سچ ہے۔

شہید مکرر روزہ امیر و جمہور
بدان را یہ نیکان بہ بخشہ کریم
جب ذریہ رسول کرنے کا وقت آیا عباس بولے کہ میں پہلے سے مسلمان تھا مجھ کو اہل مکہ پر دستی
آپ نے ساتھ لے آئے ہیں میرا فدیہ معاف فرمایا جائے رسول خدا صلعم نے فرمایا چچا جان آپ کا
بونی ایمان خدا کے نزدیک حجت ہوگا بظاہر آپ تو بڑے دالوں کے ساتھ آئے ہیں بعدہ عباس
نے زاذری ظاہر کی تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مکہ سے چلتے وقت آپ نے کچھ سونا اپنی زوجہ
ام الفضل کو دیا اور ان سے کہہ آئے ہیں کہ یہ سونا کسی وقت کام آئے گا وہ کہان ہے عباس نے
کہا کہ جب میں نے سونا ام الفضل کو دیا اس وقت بخیرات پاک خدا کے کوئی دیکھنے والا سننے والا
نہ ہو بیشک آپ رسول خدا ہیں پھر اشدھان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کیا اور باجارت رسول اللہ
صلعم میں مکہ کو واپس گئے آپ کا سکے واپس جانا خالی از مکت الہی نہ تھا اگر آپ مسلمان ہو کر مدینہ
میں رہ جاتے تو نہ تہجرت سے محروم رہتے اور اسلام کی خیر خواہی اور مکہ والوں کو پروردگار
فتح مکہ امن دے گا فتح کیوکر حاصل ہوتا۔ جب لشکر ظفر پیکر اسلام میدان بدر سے فتح کا
پہرہ ادا کرتا ہوا بمقام ایشیل خیمہ زن ہوا بدر کے قیدی رسول خدا صلعم کے حضور میں
پیش کئے گئے۔

ایمانی قیدیان بدہ

[illegible]

نظر بن الحارث

میں نے قید و بند کے سامنے کھڑا کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ایسی نظر سے دیکھا جس سے وہ ترس گیا۔ حضور میرے قتل کا حکم دے دینگے۔ اپنے کسی ساتھی سے کہنے لگا کہ مجھ کے تیرے معلوم ہو جائے کہ وہ مجھے قتل کرنے پر تیار ہے۔ اس کے ساتھی نے تسلی دی اور سمجھایا کہ تیرے دل میں مجھ کا خوف ہے۔ کیا ہی سی سے تو یہ خیال کرتا ہو مگر جو نیکو موہنا بات اس کے دل میں جم گئی تھی نظر کو نہ ہر آیا مصعب بن عمیر سے کہنے لگا کہ مجھے تمہارے ساتھ قربت قریب ہی اپنے صاحب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مہربی سفر شکر و کرم و امید امیر سے مافیون سے کرین وہی معاملہ میرے ساتھ بھی روا رکھیں مصعب رضی اللہ عنہ نے کہا سنتے ورون کے ساتھ کیا نسبت ہو تو وہی ہی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مصعب رضی اللہ عنہم کو صبح صبح کی ازیتین دین قرآن مجید پر جرجنگالی طلعہ زنی کی یہ باتیں سمجھ کر قبول نہیں کیا، ثاب سے جواباً مصعب سے کہا کہ اگر قریش تجھ کو قید کرتے تو میں اپنی زندگی تک تجھ کو قتل نہ کرنے دیتا مصعب بولے تو سچ کہتا ہو مگر میں تیرے مانند کب ہوں میرے اسلام نے معمودات ساتھ کو قلعہ کر دیا میں نے اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا اوٹھو اس کی گردن مارو وہاں کہنے کی دیر تھی شیر خدا نے فوراً اس ملعون کا سر اس کے ناپاک جسم سے ملکہ کر دیا۔

عقبة بن معيط

میں محمد قیون کے ہنر یہ وہ ملعون ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں کوئی بات اٹھانے کی بھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیت اللہ میں نماز پڑھتے تھے کہ اُس نے اونٹ کی اونچائی دیکھی جب آپ
سجود کرنے لگی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا آپ اُسی حالت میں سر بسجود رہے تب بعد اُنہی
حضرت و طہ رضی اللہ عنہما کو یہ حال معلوم ہوا تو اُنھوں نے اُس نجاست کو آپ کی پشت مبارک
سے ملکہ کیا آپ نے عقبہ بن معیط کے حق میں دعا کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عین معرکہ بدر
میں اس بو اس کے گھوڑے نے ٹیک دیا تو عبد اللہ بن سلمہ نے فورا اسکو گرفتار کر لیا بروت
پیشی میدیوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس گردن زدنی کی گردن مارنے کا حکم صادر فرمایا وہ ملعون
یوں سے گروہ قریش ان سب قیدیوں میں میرے ہی قتل کا حکم ہوتا ہے اس کا کیا سبب ہے سوال شد
انہوں نے فرمایا کہ نواسہ اوس کے رسول کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا اُس کا یہ نتیجہ ہے عقبہ بن سلمہ
بہ سبب قیدیوں سے کیا جاتے ہیں ویسا ہی میرے ساتھ بھی کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی
بات پر التفات فرمایا عقبہ نے کہا اے محمد آپ میرے مارے جانے کا حکم دیتے ہیں میرے چھوٹے
بچوں کی کفالت کون کرے گا آپ نے فرمایا تو بدترین مردم ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عقبہ سے کہا کہ مجھ سے لاپرواہی میں نے تجھ سا کافر کوئی نہ لکھا خدا کا
سکر ہے جس نے تجھ کو قتل تک پہنچایا اور میری انگلیں تیرے مارے جانے سے روشن ہوں
احمر کار عامر بن ثابت بن ابی الافح نے اسکا فرخار کو حسب الحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیغ
سید ریغ کر دیا

عمر و بن ابی سفیان


کو بروز بد قوت بازوئے مصطفیٰ علیہ السلام نے گرفتار کیا اور وہ آنحضرت کے حصہ میں
آیا تو آپ نے اُس کو ایک مدت تک محبس میں رکھا اور دھڑ قریشیوں نے ابوسفیان سے
کہا کہ اپنے فرزند کا فدیہ مدینہ کو بھیج دے تاکہ وہ رہا ہو آوے ابوسفیان بولا کہ ایک لڑکا میرا
لاخظلمہ تو مارا گیا اگر اس لڑکے کا فدیہ دوں تو جان و مال دونوں کا نقصان اٹھانا ہوگا نقصان
میرا اور شما مت ہمسایہ کا میں متحمل کب ہو سکوں گا سعد بن نعمان قبیلہ بنی عوف کا کہ ایک بڑا شخص
تھا مدینہ سے بقصد عمرہ مکے کو گیا باوجودیکہ قریش نے اقرار کیا تھا کہ ہم لوگ عمرہ کرنے والوں سے
کبھی مزاحمت و تعرض نہونگے مگر ابوسفیان نے سعد بن نعمان کو قید کر لیا اور کہا کہ جب تک محمد میرے
لڑکے (عمر و) کو واپس نہ کرینگے سعد کو پھوڑ ونگا چنا پڑے سعد بن نعمان نے اپنی حالت کی اطلاع
اپنے قید کو دی قید بنی عوف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عمر و بن ابی سفیان
کو ہمیں بخش دیجئے آپ نے عمر و کو ان لوگوں کے حوالہ کر دیا وہ لوگ اُس کو مکہ لے گئے اور سعد

ابن نعمان کو چھوڑا، اسے۔

ابو العاص بن الربیع نے شہر زینب بنت رسول اللہ صلعم کے پروردگار گرفتار ہوئے تو زینب بنت رسول اللہ صلعم نے بھی عمرو بن الربیع پر ابو العاص کو مع اپنے قتل وہ (حمیل) کے بطور فدیہ بھی راوی کہتا ہے کہ وہ قلا وہ وہ قلا کہ جو ام المومنین فدیہ کرنے پر ورنہ کاح زینب کو ہرگز ہو جس کے گھر بھی تھ چند تھ جب رسول اللہ صلعم نے اس قلا وہ کو دیکھا تو پہچان نہ نہت فدیہ کی دیا اس کی دل بھرا آیا پھر صحابہ سے فرمایا کہ اگر تمہاری رائے ہو کہ ابو العاص یا ہو اور زینب کا قرار ہو پس کیا ہو تو ایسا کرو صحابہ نے اس بہت اچھا ہی پس ابو العاص کو رہا کیا اور زینب کے قتل وہ واپس کر دیا مگر نبی صلعم نے ابو العاص سے قرار کیا کہ مکہ پہونچ کر زینب کو بہانہ نصت کرے وہ ابوالدس حب کر میں ہو نیا زینب کو بہرہی اپنے برادر کنہ بن الربیع روانہ کیا مگر ابوسفیان نے روک دیا تو رات کے وقت اس نے زینب کو زید بن حارثہ کے ساتھ پہونچا وہ زینب کو مدینہ میں لے آئے۔

نقشہ اسیران بدر

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	اس کی مگر
۱	عیلی بن ابیطالب بنی ہاشم	عبید بن ادس الظفری	عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے رہا
۲	ابو قتل بن حارث بنی ہاشم	ایضاً	ایضاً
۳	جب بن صخر بنی ہاشم	"	"
۴	عتبہ حلیف بنی ہاشم	"	"
۵	سائب بن عبید بنی المطلب	سلمۃ بن اسلم الاشہلی	یہ دونوں بوجہ مفلسی بغیر لینے فدیہ کے رہا ہوئے۔
۶	عبید بن عمرو بنی المطلب	"	"
۷	عتبہ بن ابی عبد بنی عبد شمس	عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی	اس کا ذکر سابق ہو گیا ہے
۸	حارث بن وحرہ	سعد بن ابی وقاص	وہ بن عتبہ بن ابی میطعے چار ہزار دینار فدیہ دیکر چھوڑا
۹	ابو العاص بن الربیع	خراشل بن القمۃ	ایک ذکر سابق ہو چکا ہے۔
۱۰	ابو ربیعہ	ایضاً	عمرو بن الربیع کا حلیف تھا وہی فدیہ دیکر سکور یا گرا لے گیا۔
۱۱	عمرو بن الارزق	"	وہ عیم مولی خراشل بن ہاشم

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
			کے حصہ میں پڑا اسکو بھی عمرو بن الربیع نے رہا کر دیا۔
۱۲	عمرو بن ابی سفیان۔	علی بن ابی طالب	اسکا ذکر پہلے ہو گیا ہے
۱۳	حقیقہ بن الحارث المخضرمی۔	عمارہ بن حرم۔	وہ ابی بن کعب کے حصہ میں پڑا اس کو عمرو بن سفیان بن اسید نے رہا کر دیا تھا۔
۱۴	ابوالعاص بن نوفل	عمار بن یاسر۔	اس کو عمار زاد بھائی دیا اور اس کو رہا کر دیا گیا۔
۱۵	عدی بن الحیار بنی نوفل۔	خراش بن الصمہ۔	
۱۶	عثمان بن عبد شمس علیف قریش۔	عاصم بن النعمان	
۱۷	ابو ثور۔	مرثد الغنوی۔	
۱۸	مالک بن عبد اللہ بنی تمیم۔	قطبہ بن عامر۔	بحالت قید مدینہ میں رہا۔
۱۹	بوعزیز بن عبد اللہ بن عبد المیسر۔		از روگ قید وہ عمر بن خطاب کے حصہ میں پڑا ابو عزیز کے برادر حقیقی مصعب بن عمیر کے عزیز تھے کہا اس کے دونوں ہاتھ مضبوط باندھ کر اپنے قابو رکھ اسکی ماں مکہ میں بڑی مالدار ہے ابو عزیز نے کہا اسے میرے بھائی کو میرے لئے اسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا وہ میرا بھائی ہے مجھے قریب تر جانا ہے ابو عزیز کی ماں نے پہلے دریافت کیا کہ کس قدر زیادہ سے زیادہ بنی قریش کا قید دیا جاتا ہے

۲۰	سود بن سنان	نام قید کرتے داسہ کچ	ابو ہاشم
۲۱	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۲	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۳	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۴	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۵	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۶	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۷	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۸	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۲۹	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۰	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۱	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۲	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۳	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۴	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۵	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۶	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۷	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۸	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۳۹	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم
۴۰	سید بن ابی جحش	عبد الرحمن بن عوف	ابو ہاشم

شمار	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا
		<p>۱۔ نام ہ</p> <p>میں ولید بن الولید کچھ دن قید میں گزارا آخر چار ہزار دینے پر رہ رہا ہوا۔ فذلہ بن الولید اپنے بھائی ہشام سے کہنے لگا کہ کیا وہ تیری ماں کا بیٹا نہیں ہے یعنی کہ وہ حقیقی بھائی نہیں ہے؟</p> <p>والشہ اگر چار ہزار سے زیادہ بھی طلب ہوتا تو بھی میں اسکو ادا کرتا۔ بعد ازاں فدہ دونوں بھائی اُس کو سیکر چلے جب ہشام ذوالخلیفہ میں جو مدینہ و لوہ کے میقات احرام میں ہوئے تو ولید بن الولید بھائی کو مدینہ کو چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر اسلئے قبول کیا تو انہوں نے اُس سے کہا کہ تو قبل اذ خال فدہ کے کیوں مسلمان نہوا اُس نے کہا مجھکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا کہ بغیر اداسے فدہ میں مسلمان ہو جاؤں بلکہ یہ خوش ہوتی رہی جس طرح میری قوم سے فدہ لیا جا رہا ہے مجھے بھی بیایا دے جا سکے اسدم قبول کروں گا۔</p>
۳۳۳	قالدین الاعلم صیف قریش	جباب بن المنذر۔
۳۳۴	عبداللہ بن ابی بن صیف۔	مردہ بن عمرو البیاضی۔
		اُس کا باپ ابی بن خلف اُسکے

نمبر	نام قیدی	نام قید کرنے والے کا	انجام کار
۳۵	ابو غوث	+	زبا کرانے کو آیا تھا۔
۳۶	وسیب بن عمیر	رفاعہ بن ابی رافع زرقی	نام سکا عمرو بن عبد اللہ تھا اسکا ذکر قبل ازین ہو گیا ہے۔ سکا فدیہ دینے کو اسکا باپ عمیر بن وسمب آیا تھا جب عمیر مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیٹے وسمب کو بلا لیا فدیہ دیا کر دیا عمیر بن وسمب کے ہدم قبول کر لیا ذکر جو خالی لطف نہیں خیر باب ہذا میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگا۔
۳۷	ربیعہ بن دراج	+	اسکے حسب حیثیت فدیہ لیکر رہا کیا گیا۔
۳۸	تاکہ اشیر بن خلف کا غلام تھا۔	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	اس کے بیٹے مطلب نے چار ہزار درم دیکر اس کو چھوڑا۔
۳۹	بوداعہ بن صیر	+	چار ہزار درم دیکر اس کو چھوڑا۔
۴۰	فردہ بن خیس	تابت بن اقرم	عمرو بن قیس نے چار ہزار درم دیکر اس کو چھوڑا۔
۴۱	خضلہ بن قیس	عثمان بن مظعون	+
۴۲	جموح بن الحارث	عبد الرحمن بن عوف	+
۴۳	سہیل بن عمرو بن مالک	مالک بن دشمرہ	مکرز بن خفصہ اسکی رہائی کو آیا تو چار ہزار درم اسکا فدیہ قرار پایا چنانچہ بعض اسکی مکرز قید ہو گیا اسے مکرز کا رہا کر دیا فدیہ پچھوڑا تو مکرز رہا ہوا۔
۴۴	عبد بن مقدس بن مالک	عمیر بن عوف بن سہیل بن عمرو	+

شمار	نام	نسل	ابن
۳۵	عبد العزیز بن عبد العزیز	عبد العزیز بن عبد العزیز	مسلمان بن عبد العزیز
۳۶	طفیل بن قیس بن قیس	طفیل بن قیس بن قیس	عبد العزیز بن عبد العزیز
۳۷	سہل بن بشار	سہل بن بشار	ابن مسعود بن عبد العزیز

عمیر بن وہب کا مسلمان ہونا

عمیر بن وہب بن خلف بن مذاثر بن جحش القرشی انجھی (ابو امیہ) زمانہ جاہلیت میں ایک شیطان شیطان قریش سے ملے کہ سفہ اور قنسہ انگیز تھا بروذر بدر وہ اپنی جان بچا کر بچ گیا مگر اس کا لڑکا وہب بن عمیر مسلمان ہوا کہ یہ قید ہو گیا جب بدر کے بھگیز و مشرک سے میں بچو بچے ایک روز عمیر اور صفوان بن امیہ بمقام حجر بیٹھے ہوئے مقتولان بدر کا ذکر کرتے تھے صفوان نے کہا خدا کی قسم بعد اُن لوگوں کے زندگی کا مزہ باقی نہ رہا عمیر نے بھی قسم کیا ایسا ہی ہے جو تو کت ہے گر میرے ذمہ تو گون کا قرض اور فکر معاش اہل و عیال کا ہوتا تو میں بھلا رہا ہوں فرزند کے مدینہ کو جاتا اور محمد کو قتل کرتا میں جہان تک خیال کرتا ہوں یہ کام باسانی ہو سکتا ہے محمد اکثر کو پورا ہوا میں تنہا پھر کرتے ہیں گدگد کر اُن کو قتل کرنا کوئی کام مشکل نہیں صفوان نے اس کی بات سن کر بولا نہ ہمارے کہنے لگا کہ تم کو میرا حال بخوبی معلوم ہے میں معاش دہی اور خیر میری غریبوں میں پنا نظر نہیں رکھتا میرے اہل و عیال کی پابستج و خیر قرضہ کا ذمہ دار ہوں ہوں غمیر جو ایسے کاموں کا جو یان اور سیاحی میں جو یان قد فوہ مدینے کے جانے پر آ رہا وہ ہو گیا صفوان نے اسے سفر کا سامان مہیا کرنے لگا ایک شتر تیز رفتراُس کی سواری کے لئے خرید کر دیا اور اُس کے اہل و عیال کے روزانہ مصارف کا قسط اور اسکی زندگی قرضہ کا ضامن ہوا پس عمیر نے صفوان سے کہا جب تک مقصد دل نہ ہو یہ مجھ کی بر ظاہر نہ ہونے پاوے اور اپنی تلوار کو مصقل اور محمد دکر کے زہر کے پانی میں بوجھا کر اُس کی آبر و و عروہ کی شان سفر کا ساتھ لیکر مدینہ کا راستہ لینا بعد قطع منازل و طی مراحل مدینے میں مسجد نبوی کے دروازہ پر پہنچ کر

دست بٹھایا اور تلووار کے چمکے بین لٹکائے اتر ا اور پھر کہ مسجد کے اندر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے وہاں اسے آٹھ سو سیدنا و رفق رضی اللہ عنہم مسجد کے باہر ایک گروہ، ران
 و نثار کے ساتھ بیٹھ کر رہے۔ یہ ذکر کر رہے تھے دفعۃً آپ کی نگاہ عمیر پر پڑی اُس کے طرز
 و انداز سے حسرت و رقت کا رعبہ گھس گیا کہ یہ شخص خالی از فکر و فریب نہیں آیا ہر اپنے ہم نشینوں سے
 دور و بگلو عمیر مسجد کے اندر جانے مناسب و بہانہ کتنی دیر بگلی صحنہ در مسجد پر آٹھ سو سے ہوئے اسکو
 نہ رہے نہ آیا اور حضرت فاروقؓ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عمیر کے مسئلے آنے
 کی کیفیت گزشتہ کی اور عرض کیا کہ اُس کے شر سے ہمیں نہ ہونا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ میرے سامنے لاؤ حضرت فاروقؓ نے صحابہ حاضرین محفل شریف سے کہا کہ تم لوگ
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ہوشیار رہو اُس کے ساتھ حاضر ہو اور آپ مسجد کے باہر آئے ایک ہاتھ عمیر کے
 کہ میں لگایا اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے تلوار کے قبضہ پر قبضہ کیا اور اُسی ہیئت سے
 اُس کو حضور کے دربار سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروقؓ سے فرمایا اس کو
 پھوڑ دیجئے چنانچہ فاروقؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کی عمیر سے علیحدہ ہو گئے عمیر نے
 حسب دستور باپیت کے تختہ الفموا صبحا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے
 جس تحیت کو ہمارے اوپر مکروہ کر دیا ہے تحیت اہل جنت ہم کو عطا کی ہے اور وہ سلام ہے۔
 اُسی تحیت چھ سلاو بعد اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر سے پوچھا تو کس لئے یہاں آیا ہے
 اُس نے عرض کیا کہ میرا بیٹا وہب بن عمیر آپ کی مجلس میں مقیم ہے اُسی کی رہائی کے لیے آیا ہوں
 براہ مہربانی اُس کو میرے سپرد فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار کیسی ہے عمیر بولا حق تعالیٰ
 اس تلوار کو رسوا کرے کوئی کام اُس سے نہ نکلا ورنٹ سے اترنے کے وقت میری خود فراموشی
 نے اُس کو میری گردن ہی میں لٹکی رہنے دیا پھر حضور نے فرمایا عمیر سچ کہ تیرے آنے کا سبب
 کیا ہے عمیر نے وہی جواب دیا جو پہلے کہا تھا بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عمیر سچ کہنا تو نے
 صفوان بن امیہ کے ساتھ خیر میں کیا شرط کی تھی ابلا عمیر کے کان کڑے ہوئے گئے لگا آپ
 ہی فرمادین کہ میں نے صفوان کے ساتھ کیا شرط کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے صفوان
 سے میرے قتل کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ تیرا فرض ادا کرے اور تیرے اہل و عیال کی
 اخراجات کا کفیل ہو الفرض جو کچھ ان دونوں نے کہنا تھا اسکو اول سے آخر تک آپ نے مفصل
 بیان فرمایا۔ وہ یہ بھی فرمایا کہ اسے عمیر تو اپنے دل میں ایسا خیال بہت رکھتا ہے اور تیرے درمیان
 میں اللہ تعالیٰ حاکم ہے۔

قیا ایما النبی حسبہ اللہ ومن اتبعہ من المومنین عمیر آپ کی باتیں سن کر شرمندہ

اور پتھان ہو کر گئے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اپنی بات میں آپ سچے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی سوا اس کے کوئی دوسرا نہیں اور جو کچھ کہ آپ اس بار گاہ کی خبر سنانے لگے درہوگ براہ نادانی اسکو جھٹلاتے تھے اب یقیناً معلوم ہوا کہ وہ سب سچ تھی اس لئے کہ اس قیدیہ میں سو دھیرے دھیرے وہ صفوان کے کوئی پیسرا نہ تھا اور کسی نے سوائے اللہ تعالیٰ کے آپ کو اس بھید پر طلاع نہیں دی تھی یہی اس خدائے موفیٰ کا جس نے طاق قویم اور صراط مستقیم پر چلنے کی جھگڑا توفیق دی۔ جب عمر پر دولت اسلام سے لالہ مال ہو کر سرافقت اسلامی سے سرفراز ہوئے سب مسلمانوں نے ان کے اسلام قبول کرنے پر خوشی ظاہر کی عمر فاروقؓ نے کہا بیٹے تو عمر میری نظریں میں سو رہے بد بگھائی دیا تھا اور اب بعضا دل سے بھی میرے نزدیک محبوب زیادہ ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی عمر کو قرآن پڑھاؤ اور اس کے بیٹے وہب کو قید سے رہا کر دو عمر نے کہا یا رسول اللہ اس سے پہلے نورانی کے بچانے کے بیٹے میں کوشش کرتا تھا اب اگر توفیق ملی رفیق میرے حال کی ہو لی اور اسی نور سے میری آنکھیں کھول دیں مجھے جو رزت دیکھتے تو کہہ دے پس جا رہی ہم قوم (قریش) کہ اسلام کی ترغیب دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر لاوے چنانچہ حضور صائم نے اس کی وجہ سے منتظر فرمائی وہ معاہدے فرزند کے ملے کو واپس ہوئے جب تک عمر مدینے میں تھے صفوان قریشیوں سے کہا کرتا تھا کہ عنقریب عمر انجو شجرہ کے ساتھ ملے گا جس کی مسرت سے ہر کی مصیبت تمھارے دلوں سے بھول جائیگی صفوان ہمیشہ مدینہ کے آنے والوں سے دہان کی خبر دریافت کرتا تھا یعنی کوئی حادثہ شرب میں ہوا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم کو معلوم نہیں اتفاقاً کوئی آنے والا مدینے سے آیا تو اس سے عمر بن وہب کا حال پوچھا کہ تو نے اس کو مدینے میں دیکھا ہے اس نے کہا ہاں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہو گیا یہ سب سنتے ہی صفوان وغیرہ کے ہاتھ کے طوطے اور گئے عمر کو بہلا بڑا کہنے لگے۔ قریب دونوں برس بعد انہوں نے خواہم دیدی اللہ الا ان یتم نورہ دلی کسرہ الکافرون بہر ہمرے میں آئے تو ایک بڑی جماعت بت پرستوں کی عمر کی ہدایت سے ملے اسلام میں داخل ہوئی جن کو دیکھ کر صفوان خود ہی بت بن گیا۔

دوسرا مشہور

غزوہ احدا اور اس کے شہیدوں کے ذکر میں اٹھ بوزن عنق ایک ہواڑھی پر مدینہ منورہ کے جانب

تہاں ہاں مغرب دور بیت میں کے فی صد پر پونہ کوہ کسی دوسرے پہاڑ سے مل نہیں ہو دوسرے
 صباڑوں سے علیحدہ ہوا سکے اُس کو اُٹھ گئے ہیں۔

سبب اس غزوہ کا یہاں سیر نے یون بیان کیا ہے کہ جب ابوسفیان بن حرب ملک شام
 سے بعل تہرت کے کوہ پر آیا اور وہ مال بانتظار آید دیگر مالکان مال کے نگرانی
 ابوسفیان دارالندوہ میں رک گیا اور دس ہزار کے بھاگے ہوئے بھی مکے میں آہوئے
 بعل تہرت نے اپنے اپنے مال کا حساب کیا تو ملا وہ اس مال کے پچاس ہزار مثقال ہونا
 سب کا منافع قرار پایا۔ اب سرداران قریش کے دلون میں ہر کی چوٹ کسکے لگی
 سو بن مطلب بن اسد۔ خویط بن عبد العزی۔ صفوان بن امیہ۔ عکرمہ بن ابی جہل
 ابو نعیدہ سرداران قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ جو مال دارالندوہ میں رکھا ہے وہ مکے والوں
 کا ہے اور جو مصیبت ہو رہی ہے مکے والوں کو پیش آئی سب کو معلوم ہے اب ہل مکہ کی خواہش ہے کہ
 اس مال چھوڑ کر حقیقت منافع حاصل ہوا ہے اس سے ایک لشکر حرا طیار کر کے محمد سے لڑنے کو
 مدینہ ابوسفیان نے کہا سب سے پہلے میں اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں بڑے بڑے آدمی
 قبائل عرب کے اور تحت جگر خنظلہ ہر کے لڑائی میں مانے گئے ہیں بھی محمد سے ہار لینے میں مستعد
 ہوں پھر تو قریش کی بغلیں بھولیں فوج یکجا کرنے کے لئے چار شخص حرب زبان کو انتخاب کیا۔ عمرو
 بن الداس۔ اسیر بن وہب۔ عبد اللہ بن بید۔ ابو غرد شاعر جمعی جو جنگ میں گرفتار ہو کر استحقاقاً
 باپو آیا تھا پہلے اس نے انکا کیا مگر سب سرداران قریش نے اس کو دبا یا تو مجبور ہو گیا الغرض
 چاروں شخص منتخب قبائل عرب میں منتخب گئے اُن لوگوں نے اپنی چربے بانی سے اطراف و جوانب
 کے اعراب کی بڑی گولہ بیکہ کی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جب قریش کے
 مشہ کون کی آہ دگی نسبت چڑھائی مدینہ کی دیکھی تو آنحضرت صلعم کے نام ایک خط مشعر اطلال حال
 مشہ کان نہ تر کر کے ایک مرد غفاری کے حوالہ کیا اور اس کو سمجھا دیا کہ تین روز کے اندر خباب
 رسالت پناہی کی خدمت میں پہونچا دیوے چنانچہ قاصد مذکور نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا خط اندر رسید
 معینہ کے پہونچا دیا۔ حضور صلعم نے خط مذکور ابی بن کعب سے خفیہ طور پر سنا اور اخفاہ راز کے
 لئے بدایت کی مگر سعد بن الربیع کے آنجناب نے خود مضمون خط کہہ دیا اور اُن کو بھی اخفا کے لئے
 ارشاد فرمایا۔ اگرچہ آنحضرت صلعم نے اس خبر کے اخفا کے لئے صفا پر راز دار سے کہا لیکن تاہنوالے
 اُن کے خصوصاً یہود اور منافقان مدینہ آپس میں کہنے لگے کہ مکے کا قاصد کوئی خوش خبری نہیں لایا
 سنناں کی مانند اُن رائے نزد ساندہ مفلحاً۔ جب لشکر مشرکوں کا بہرہ و جوہ پورا ہو گیا تو وہ
 سب آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ عورتوں کو بھی ساتھ لے چلنا چاہئے کسی نے ہاں کسی نے نہیں

کہا کہ آخر کار یہ امر قرار پایا کہ عورتوں کا ہمراہ لینا ضروری کام ہی وہ رولا کر کشتگان بدر کی یاد دلائی
 بعد ازاں کا دل لڑنے کے لئے بڑھائی۔ عورتوں کے ساتھ لے چلنے میں ہندو زوجہ ابو سفیان
 میں حرب۔ زیادہ تر مصر تھی ابو سفیان پہلے اس واسے کے برخلاف تھا مگر جب اس نے اپنی زوجہ
 کا اصرار زیادہ کر دیا تو وہ زن مریدہ اپنی دونوں عورتوں کے ایسے پر راضی ہو گیا اور دونوں
 دونوں کے لئے تیار کئے علی بن ابی سفیان بن امیہ اور حکمہ بن ابی حبل اور طلحہ بن ابی طلحہ اور
 ابن شہین ہشتم وغیرہ نے اپنی بیوی عورتوں کے واسطے ہودج تیار کر لئے۔ ابو عمار قاسق
 نے کاکہ بنینہ والا پچاس آلہ میوں کے ساتھ مشہ کون کے لشکر میں جا کر شامل ہوا الغرض مشرکوں
 کی فوج میں تین ہزار مرد جنہیں سات سو مرد زبردہ پوشا اور دو سو ہونے اور تین ہزار اونٹ
 اور کچھ رہا پٹہ رہا ہودج تھے ان میں مسدہ بن اسود بن مطلب جیسر بن مطہم بن عقیل بن امیہ
 حکمہ بن ابی حبل۔ طارق بن ہشام۔ عبد اللہ بن ربیعہ۔ خولیب بن عبد العزیٰ خاندہ بن ولید
 بن امیہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ تھے اور اس کا سرغنہ ابو سفیان بن حرب تھا۔ ہر گاہ مشہ کون
 ان مشرکوں سے روانہ ہو کر منزل بہتر۔ تمام ذوالحجۃ کو پہونچا وہاں تین روز قیام کیا تو
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے انزل ورمولش پسران فضا کو بظہر جاسوس کے روانہ فرمایا وہ
 دونوں نہر سے آئے کہ مشہ کین اسنے کھوڑے اونٹ کیتوں میں چراتے ہیں بعد ازاں پہلے
 جناب بن السد کو روانہ فرمایا کہ وہ ان لوگوں کی ٹھیک ٹھیک خبر لے آویں۔ جناب نے
 مشہ کون کے لشکر میں جا کر ایک ایک ہودجی وروا میں آکر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
 آئے میں لشکر کا حال کہہ کیا اذارش کیا تو جناب کی خبر حضرت عباس کے خط سے مطابق پائی گئی
 یہ خبر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہم نوکیل اور سبک احوال و بیک احوال۔
 یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشورۃ دریافت کیا کہ مدینہ میں ہر دشمنوں کا مقابلہ کرنا
 چاہئے یا نہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ ہر چاہئے۔ اگر مہاجر اور انصار اور عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ مدینہ سے
 ہر جانب پناہ ہے اسی واسے کے ساتھ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اتفاق کیا جو ان انصار نے جو بدر
 میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے تھے ان کے لئے کہ مدینہ سے باہر نکل کر دشمنوں سے مقابلہ کرنا چاہئے
 کہتے ہیں کہ حمزہ بن عبد المطلب اور سعد بن عبادہ و عثمان بن مالک وغیرہ مہاجر و انصار نے
 جو انان انصار کی واسے سے اتفاق کیا اور زیادہ مبالغہ کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی واسے کی
 حضرت بکر بن عبد ربیعہ کے ہونے کے واسطے سے خطبہ پڑھا اور حاضرین کو یہ نصیحت فرمائی کہ
 دی کہ اللہ و اللہ تعالیٰ سے فتح تھی۔ ان کے ہر گاہ کہ گئے پھر لشکر کی تیاری کا حکم دیا تو اسے
 انہوں نے صحابہ کے چہرے لٹا دیے۔ یہ واسے کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد میں

شہید سے گئے سیدنا صدیق اور سیدنا درون بھی آپ کے ساتھ مجھ سے کے نذر داخل ہوئے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست و شراہین مبارک پر باندھی اور ہتیا رنگا کر مجھ سے سے باہر شہید
 لے آئے آپ کو اس بیعت میں دیکھ کر سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہونے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ کے مزاج مبارک میں آداب وہی کہ من ہم لوگون کو خلافت مرضی حضور کے کہ یہ کام کرنا
 زیب نہیں آپ نے فرمایا پیغمبر کو روا نہیں کہ ہتیا راوٹھا کر رکھ دے تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ اس سے
 اوٹائے کے دشمنوں کے درمیان کوئی حکم نہ دے اب جو کچھ میں کہوں وہ سب اللہ
 چلو اگر صبر کرو گے اللہ تعالیٰ فتح تمھاری ہوگی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
 تیار کی۔ اے مہاجرین کا نشان جناب علی رضی اللہ عنہ بن عمر کے حوالہ کیا ہے اللہ یا رسول اللہ ان
 اسید بن حضیر کو عنایت فرمایا ہے اللہ انصار خروج کا نشان جناب بن المنذر یا سعد بن عبادہ کو دیا اور
 عبد اللہ بن مسعود کو ہانیہ میں خلیفہ مقرر فرمایا کہ خود بدولت گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف
 ہوئے اس وقت لشکر اسلام میں ایک ہزار مرد جنگ آزماجن میں تنو آدمی زبردہ پوش و زبرد
 تھے ۱۰ سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری کا ۱۱ ابو بردہ بن نیار کا۔ سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ آپ کے
 سواری کے آگے زبرد پوش ردان ہوئے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کے گرد
 جاتے تھے۔ جب شہین کی منزل پر لشکر اسلام کا نزول اجلال ہوا آپ نے لشکر کا جائزہ لیا تو
 کم سن صحابی زادوں (۱۰ عبد اللہ بن عمر ۱۱ زید بن ثابت ۱۲ اسامہ بن زید ۱۳ زید بن ارقم
 ۱۴ براہ بن عازب ۱۵ اسید بن ظہیر ۱۶ عراب بن اوس ۱۷ ابو سعید خدری ۱۸ سمرہ بن جندب ۱۹
 رافع بن خدیج) کو مدینہ کے واپس جانے کا حکم سنایا وہ سب آپس جانے پر راضی ہوئے مگر رافع
 کی نسبت ظہیر نے عرض کیا کہ وہ بڑا تیر انداز ہے حکم ہوا اس کو سامنے لاؤ جب رافع بن خدیج حضور
 کے رو برو پیش گئے تو بشوق جہاد رافع خوب ہی تن کر کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا
 ہڈ ٹھٹھا حاضہ فرما کر لشکر میں رہنے کی اجازت دی اب سمرہ بن جندب کے دل میں کللی پڑی
 گفتگوں نے مری (منع بن سنان ندری سے جو اُن کی ماں کے شوہر تانی تھے کہ اللہ سوال اللہ
 صلعم نے رافع بن خدیج کو لشکر میں رہنے کی اجازت دی اور مجھ کو واپس فرماتے ہیں حال آنکہ
 میں رافع کو کچھ بڑا ہوں۔ مری بن سنان نے سمرہ کی گفتگو جناب رسالت اللہ کے حضور میں
 اُٹھ اُڑش کی تو آپ نے فرمایا دونوں کشتی لڑیں چنانچہ وہ دونوں خدا کے پہلوان خیمہ ٹھونک کر
 پھر گئے سمرہ نے رافع کو پھپھارنا اب سمرہ کو بھی اجازت لشکر میں رہنے کی ملی۔
 یہ تین دو ٹیلوں کا زمانہ جاہلیت میں ایک ٹیلے پر ایک بوڑھا اندھا اور دوسرے
 سے بڑا ایک بوڑھی اندھی عورت رہتی تھی اس لئے دونوں ٹیلوں کا نام شہین مشہور ہو گیا۔

ابو گاہد حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری کی تو عبداللہ بن ابی بن ملول منافق اس وقت کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رائے کے خلاف عمل کیا مع تین سواروں کے واپس چلا گیا۔ حضرت
 صلعم نے صحابہ کو صفت جنگ۔ درست کرنے کا حکم دیا اور خود دو لاکھ صفوں کا صف بنائے۔
 کی پہاڑی لشکر کی پشت پر اور مدینہ رخ کی جانب تھا اور عینین کی گھاٹی بائیں جانب لشکر کے بھی
 وہاں عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ مقرر فرمایا کیونکہ وہ گھاٹی پر خطر تھی۔
 عینین اسود العین نام ایک پہاڑ کا ہے اور اس لعین نام آبادی کا ہے جو اس کے قریب ہر رفتہ
 پہاڑ اور آبادی عینین کہلاتے۔ آنحضرت صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن وقاص
 کو مقدمۃ الجیش پر اور عکاشہ بن محس اسدی کو مہینہ پر اور بوسلۃ الاسدی مخزومی کو میسرہ پر اور
 مقداد بن عمرو کو ساتھ الجیش پر افسر مقرر فرمایا۔ اور ہر مشرکوں سے بھی اپنی فوج باقاعدہ کٹائی
 کی یعنی خالد بن الولید کو مہینہ پر اور عکرمہ بن ابی جہل کو میسرہ پر مقرر کیا اور صفوان بن امیہ اور
 عمرو بن العاص کو سواروں کا افسر اور عبداللہ بن ربیعہ کو تیر اندازوں کا افسر مقرر کر کے نشان
 لشکر طلحہ بن ابی طلحہ عبد رسی کے سپرد کیا تو آنحضرت صلعم نے بھی نشان مہاجرین کا مصعب بن
 عمیر عبد رسی کے حوالہ کیا۔

عینین کی پہاڑی میں ایک ایسا شگاف پر خطر تھا کہ دشمن اس کو کمین گاہ بنا کر لشکر اسلام پر
 چنانک آسکتے تھے یہی سوچ کر آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں
 کے اس مقام میں متعین فرما کر سمجھا دیا تھا کہ اس شگاف کی چھٹی طرف نگرانی رکھنا تاکہ کوئی دشمن اس سے آنے
 نہ پاوے اور تلگوگانی جگہ سے کسی طور پر جنبش نہ کرنا۔ غالب ہوں یا مغلوب وغیرہ باتیں سمجھیں
 نقص ساتویں سوال۔ درمیانہ مسئلہ ہجری کو جنگ چھڑ گئی سب سے پہلے منجانب مشرکین
 ابو عامر معروف بہ اہب عقبہ فاسق مع پچاس آدمیوں کے جن میں اکثر قریشیوں کے
 غلام تھے مسلمانوں کے مقابلہ میں آیا اور سب کے سب مسلمانوں پر سنگ اندازی کرنے لگے
 مسلمانوں نے بھی ان سنگوں پر پتھر برسائے آخر ابو عامر اپنے ہمراہیوں کے دم دیا کر بھال کھا
 پھر ہوازن کے سواروں نے اسلام کا مقابلہ کیا تو اسلامی تیر اندازوں نے ان پر تیر اندازی شروع
 کر دی وہ بھی بھاگ لنگے مشرکوں کی عورتیں دف بجا کر رجز پڑھتیں غیرت دلاتیں مگر کوئی نہ تھا
 تھا اسکے بعد طلحہ بن ابی طلحہ مشرکوں کا علمدار آگے بڑھ کر پکارنے لگا کون شخص رہنے کو نکلا
 ہی ادھر سے علی عمر لقصی قوت بازو سے مصطفیٰ بوئے کیا تو یہی لڑیکا طلحہ نے کہا ہاں تو ادھر سے
 صاحب لافتی ادھر سے طلحہ دونوں اپنی اپنی صفوں سے نکل کر میدان میں آئے۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم زہ اور خود پہنے ہوئے اپنے نشان کے نیچے بیٹھے تھے جب دونوں مبارز مقابل

جوئے علیؑ نے بڑھکر ایک ضرب حیدری لگائی کتاب کی تلوار طلحہ کے سر میں تیر گئی اور اس کی
 ٹھوڑی کی خبر لی وہ زمین پر گرا جناب امیر اپنی صفت میں واپس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد رکھا
 اظہر سرور فرمایا سب مسلمانوں نے یکساں کی آوازہ تکبیر بلند کیا جس سے سارا ایمہ ان جنگ گونج
 اٹھا اور مشرکان پر دل کا دل دہل گیا جب طلحہ فی النار ہوا تو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ
 مشرکوں کا نشان اٹھایا اور عورتوں کے آگے آگے رجز پڑھتا ہوا برہم دار اس کے پیچھے مشرکوں
 کی عورتیں گاتی بجاتی لوگوں کو جنگ پر ابھارتی چلی آئی تھیں کہ شیر خدا عم مصطفیٰ صلعم ابو عمارہ
 حمزہؑ نے ابو شیبہ کے شانے پر تلوار کا وار کیا جو اس کی ناف تک اتر گئی اور کہا اے اسکو
 امان بن مساقی ایچھ ابو شیبہ کا پیچھا کر اکل پڑا تو وہ بھی طلحہ کے پیچھے پیچھے دو زخ کی طرف چل دیا اس کے
 بعد ابو شیبہ بن ابی طلحہ نے مشرکوں کا نشان اپنے ہاتھ میں لیا اور سے سعد بن ابی وقاص نے
 اس کے حلق کو اپنے تیر کا نشانہ بنایا ابو سعید کی زبان پیاسے کتے کی سی موندھ سے کل پڑی تب
 سعد بن ابی وقاص نے بڑھکر آب شمشیر ملا کر جہنم کو روانہ کیا تو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ اس کا نشان
 ٹٹیا مسکو عاصم بن ثابت بن ابی الافرغ نے تیر مار کر کہا کہ اس کو میں ہوں ابی الافرع پھر ہم
 نے اس کو تلوار مارنی ٹھوڑی جان اس میں باقی تھی کہ مشرک اس کو اس کی مان سلاقہ بنت سعد
 کے پاس اٹھائے گئے اس کی مان نے پونچھا سمجھو کہنے مارا ہی وہ بولا میں نے اتنا سنا ہی کہ تیر مار دیا
 کہتا تھا میں بن ابی الافرع ہوں چنانچہ سلاقہ نے نذر مانی کہ میں عاصم کے کاسہ سر میں شراب نوش کر دلی
 اور قوم کو پلاؤں گی اور جو شخص عاصم کا سر کاٹ لے آوے گا اس کو سوا و نٹ انعام دون کی بعد جہنم
 نصب ہونے مسافع کے کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے نشان اٹھایا تو اس کو زہر میں العم نے
 مار کر یا تب جلا اس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے وہ نشان اٹھایا اس کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اس کے
 بعد اوطاہ بن عبد شمس نے وہ نشان اپنے ہاتھ میں لیا جس کو شمسواہ عبیدان لافٹی بیٹے علیؑ
 مرتضیٰ نے جہنم کو روانہ کیا اس کے بعد بصریح بن فافلہ مشرکوں کا نشان بردار ہوا اسکو بھی کسی نے
 قتل کیا تو اس کے بعد صواب نے جو بنی عبدالدار کا غلام تھا نشان اٹھایا تو اس کو قرمان بن
 ماریت منافق نے قتل کیا جس کا ذکر انتہی شدہ آوے گا جب اس قدر نشان بردار مشرکوں کے مارے
 گئے تو ان کے جھکے چھوٹ گئے وہ بھاگ نکلے ہر چہ ان کی عورتیں معمول دھامی بجا کر ان کو
 ہمت دلاتی ہیں ورنہ کوس کوس کر ان کو بلاتیں مگر کون سنتا تھا وہ اپنے دون میں کہتے تھے جان ہی تو جان
 ہی غرض کہ مسلمانوں نے ان کا قتل کیا جس کو پایا جان سے مارا اور مشرکوں کو ان کے فرو دگاہ سے
 دور تک بھگا دیا ورنہ پھر بھگے ہوئے کافروں کا مال و اسباب لوٹنے لگے اور مضافان کوہ عینین نے
 کفار کو بھاگتے اور مسلمانوں کو ان کا مال لوٹتے دیکھا اپنی جگہ چھوڑ کر لشکر کی طرف چلے تو عبد اللہ

بن جبر نے اُن کو بہت کچھ سمجھایا کہ غلاف مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکرہ مکر بقول شمس بن ہریرہ
 طبع دیکھ ہو شمس بن ہریرہ وہ کب شمس بن ہریرہ تھے سب لوٹ پر لوٹ پر اسے صرف عبد اللہ بن جبر مع چند
 تر اندازوں کے اپنی جگہ پر قدم جمائے رہے۔ خالد بن الولید مشرکوں کا سپہ سالار تھا۔ میں
 لگا تھا شکاف کوہ عینین کو غالی پا کر اُس طرف سے دھاوا کر دیا اور عبد اللہ بن جبر کو
 مع اُن کے ہمراہیوں کے شہید کیا اور پشت لشکر اسلام سے دفعتاً اگر اسلامی فوج کو
 درہم برہم کر دیا بھاگے ہوئے کفار بھی مسلمانوں پر لوٹ پڑے اُس وقت اسلامی
 لشکر کئی حالت پر ہو گیا بعض بھاگ کر مدینے کے قریب جا پونچھے اور کچھ لوگ تنویر ہی درگ
 جا کر واپس آئے اور بعض آدمی قوڑا سنبھل گئے اور یہ ان میں قدم چایا اور کچھ لوگ وہ تھے جنہو
 جنہیں نہ ہولی متفرق ہو کر لڑتے مرنے رہے اور کچھ حضرت صلعم کی خدمت میں حاضر رہے اور
 بعض حضرت صلعم کو تلاش کرتے تھے اور آخر وقت میں حاضر آئے اور جو حضرت صلعم کی خدمت
 میں رہ گئے اُن کی تعداد پیش تک ظاہر کی گئی یہ صاحب تلخیص الغازی نے کہا کہ بروز احد
 ہنگام فرار مسلمانوں کے صرف چار شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ثابت قدم رہے سات
 مہاجرین اور سات انصار تھے۔

مہاجرین ثابت قدم

۱ ابو بکر صدیق ۲ علی مرتضیٰ ۳ عبدالرحمن بن عوف ۴ سعد بن ابی وقاص ۵ طلحہ بن عبید اللہ
 ۶ ابو عبیدہ بن الجراح ۷ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم۔

انصار ثابت قدم

۱ خطاب بن انذر ۲ ابو وجاہہ ۳ عاصم بن ثابت ۴ سہل بن صیف ۵ اسید بن حضیر ۶ سعد بن
 معاذ ۷ عمار بن الصخر۔

بعض نے عمر بن الخطاب اور محمد بن مسلمہ کو بھی ثابت قدموں میں لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تیس مرد
 اُس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے کافروں سے لڑتے تھے اور ہر ایک اُن میں کا کہتا جاتا تھا
 دجی دون وجہک و نفسی دون نفسک و علیک السلام یہ سب یعنی مسلمانوں کا جنگ
 سے بے گناہی عدول فکری کا نتیجہ تھا جو کوہ عینین کی حفاظت کی نسبت حضور نے حکم دیا تھا اور یہ
 نب مشرک اور مسلمین میں تو مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مارنے لگے کوئی
 کسی کو نہیں پہچانتا تھا۔

سید بن خنیس کو بوجہ اسے زخمی کیا۔ ابوہریرہؓ مسلمانوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔
جناب ابن المنذر کو جبار بن صخر نے مجروح کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ماجرا سن کر فرمایا کہ صابر بیت اور
مضروبیت دونوں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں صابر اور مضروب دونوں مشابہ ماجور ہیں باہم
مسلمانوں کا جنگ سے بھاگنا ایک سو سے شیطان کا جس سے ہر شخص اپنے دل میں غیبت ترسان
نہ کر لے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا بھی فیصلہ کر دیا **ان الذین تولوا منکم یوم
اللتقی الجمعان انما امسزکم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عذبا للہ عنہم ان اللہ**
تخفوا ورجیم یہ ناطق کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب کفار مسلمانوں پر بروز احد غالب آئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے نہ دیکھا سخت پریشانی و اسکیڑہوئی مقتولوں میں جا کر دیکھا تو وہاں پایا
دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے مقابلہ سے بھاگنے والے نہ تھے پس ہماری شہادت
اعمال کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمان پر اٹھالیا اب کوئی تدبیر اس سے برعکس نہیں
کہ کافروں سے لڑ کر مر باد میں چنانچہ تلوار گھینٹ کر کافروں کے غول میں گھسکر ان پر حملہ کیا تو وہ لوگ
تفرق ہو گئے ناگاہ جمال باکمال حضور انورؐ نے میری آنکھوں کو روشن کیا یعنی آپ کو صحیح
اور سالم پایا تو مجھے یقین ہوا کہ حق تعالیٰ نے آپ کی حفاظت ملائکہ کے ذریعہ سے
کی ہے۔

روایت ہے کہ بوجہ ہر بیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مکہ رتھی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ
سے فرمایا کہ تم اپنے بھائیوں سے کیوں نہیں ملے حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی
بیت اسوۃ بیشک مجھے آپ کے ساتھ اقتدا ہے اتنے میں ایک گروہ کفار کا رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف متوجہ ہوا تو آپ نے فرمایا اے علیؓ ان کو دیکھو شیر خدا فوراً اس گروہ پر ٹوٹ پڑے
وہ سب منتشر ہو گئے اور بعض ان میں کے دونوں کو روانہ ہوئے بعد اُس کے دوسری جماعت
پر منکالت ظاہر ہوئی اس کو بھی قوت بازوئے مصطفیٰ نے مار کر بھاگ دیا تو جبریلؑ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علیؓ کی جو اُمردی کی تعریف کی آنحضرت نے فرمایا اے منی
وانا منہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے جبریلؑ ہم پورے وانا منکامین تم دونوں
سے ہوں۔

روایت ہے کہ اس وقت آواز غیبی سنی گئی یعنی کوئی کہنے والا کہتا ہے لافنی الاعلیٰ
لا یصدق الا ذوالفقار اس روایت کو بعض اکابر محدثین و اہل سنی نے اپنی تصانیف
میں نقل کیا ہے مگر ذہبی نے میزان الاعتدال میں راوی کی تکذیب و تصنیف کی ہے و اشہر
اعلم و ملہ اتم۔

مولا حف میری دانست میں مجس طرح حدیث لولاک مطبوع اور مقبول علماء نامہ ارہو پیکر اگر لافتی
گو بھی صد قنا کہیں تو کیا نقص ہے۔

سکتے ہیں کہ بروز راہ جب مسلمانوں کو نہر میت نے موند دیکھا یا یا ر مشر کون نے رسول اللہ صلی
کے قتل پر بیڑا اٹھایا اور یا ہم عہد کیا کہ آج آنحضرت صلی کو قتل کرین ۱۰ عبد اللہ بن شہاب
۱۰ عتبہ بن ابی وقاص ۱۰ ابی بن خلف ۱۰ ابن قثمہ۔ اور بعض نے عبد اللہ بن عبد اسد می کو
بھی انہیں ملعونوں میں شمار کیا ہے۔

ان سنگدل بت پرستوں نے معدن جوہر رسالت پر پتھر برسائے ابن قثمہ کا پتھر پشانی ہوائی
پر بڑا خون جاری ہو گیا آپ اُس کو ردا مبارک سے پوچھنے لگے اتنے میں ابن شہاب
تھے پتھر نے بازو پیسے مقدس کو مجروح کیا اور ابن وقاص کے پتھر نے دندان مبارک کو
شید کیا پھر ابن قثمہ نے تلوار کا وار کیا تو حضور صلی نے غالی دیا اسی حالت میں آپ کا پاؤں
پھسلا تو آپ ایک گڈھے میں گر گئے کھٹکے چھیل گئے موٹھے کو صدمہ ہو چکا
خود شریف پھٹ گیا کرپان رخسار نور میں کس گلیں ابن قثمہ عقل کا دشمن سمجھا کہ آفتاب
رسالت فارغ نامین ڈوب گیا وہ ملعون پھولانہ سما یا جیج اٹھا کہ میں نے محمد صلی کا کام تمام کر دیا
ابلیس سگ زرد پرادر شغال بن قثمہ کی آواز سن کر بھونکنے لگا لا ان محمدًا قتل اس کے
بھونکنے کی آواز مدینے کی گلی کو چھین سنی گئی مدینے میں کھرام مچ گیا حضرت سید المشا و التباہ
مستی ہوئیں احد کی طرف دوڑیں عایشہ صدیقہ کی حالت کچھ اور ہی تھی۔ الفتحہ جب حضور صلی گڈھے
میں گرے تو بسبب گراتی اسلحہ اور زخموں کے صغف سے گڈھے سے نکلنے کی طاقت نہ تھی کھلی
مرتضیٰ اور طلحہ بن عبید اللہ وہاں حاضر تھے طلحہ گڈھے میں کودے اور میٹھے گڈھے حضور نے پاسے
مبارک طلحہ کے کندھے پر رکھا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اوپر سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اوپر
آئے اتنے میں ابی بن خلف اپنا گھوڑا کوداتا ہوا آپ کی طرف لپکا تو حضور صلی اسی حالت
مجرورحی میں بڑھکر ایسی بر بھی ماری کہ وہ مردود گھوڑے سے گر گیا اسکی پسلی ٹوٹ گئی وہ اسی
صدمہ سے دھمیل بچھنم ہوا مشرک اس ناخلف کی طرف متوجہ ہوئے اُنکے حملوں میں سستی
معلوم ہوئی تو حضور صلی مع اصحاب کرام پھاٹکی کھانی کی طرف روانہ ہوئے اُس وقت حضور صلی
دور رہے تھے اُس کے وجہ سے اور نیز ایک بڑا پتھر راہ میں پڑا تھا گھاتی پر چڑھنے میں
میل ہوا تو قور طلحہ بن عبید اللہ بیٹھے گئے حضور صلی قدم شریف اُنکے کندھے پر رکھ کر گھاتی پر چڑھ
گئے اُس وقت آپ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لیا۔

ابو عبیدہ بن الجراح نے حضور صلی کے رخسار مبارک سے نود کی کرپان اپنے اگلے دانتوں سے

کر کر دینے لڑا ان کے دونوں انگ دانت اٹھ گئے اسی وجہ سے ابو عبیدہ کو لوگ انہم
کہہ کرتے تھے۔

روایت ہے کہ بن قریظ نے جب حضرت صلعم پر تلوار کا وار کیا کہ مالک بن زہیر جہمی سے تیر مار
تو غریب میں کو اپنے ہاتھ پر لیا اسی کے صدر سے تلوار کی دو انگلیاں بیکار ہو گئیں۔
جب حضرت صلعم مجروح ہوئے عبداللہ بن حمید اسدی گھوڑا کو داتا کہہ رہا تھا کہ محمد کو مجھے
دیکھ دو میں راہ باؤں یا اسکو قتل کروں اتنے میں بود جانہ انصاری نے اسکو آڑے ہاتھ جابایا اور
ایک ہی دھبے میں اسکو جہنم کا راستہ بتا دیا۔

جب حضرت صلعم ہار گئے قریظ کی عورتیں میں ان خالی دیکھ کر شہدائے اسلام
کی لاشوں پر آئین اور انہیں شہیدوں کا پیٹ پھاڑا کچھے ان کے نکالے کان ناک کاٹ کر
دور دور میں پڑو یا اور ان کو بجائے گلو بند اور بارہ زونہ کے استعمال میں لے آئیں ہندو قریظ
جو سفید بن حرب کی جو روئے جو کچھ سیدنا حمزہ کی لاش کے ساتھ ہر تاؤ کیا ہر ہمنشا رائے
آگے آئے گا۔

ابو سفیان بن حرب مع اپنی فوج کے گھاٹی کی طرف آیا اور پوچھا کہ محمدؐ ابو بکرؓ عمرؓ زینہ
من حبشہ عمرؓ نے ہمارے حضور پر نورؐ کا جواب دیا کہ ہاں۔ اور بعض راوی کہتے ہیں کہ زینہ
محمدؐ کے ساتھ کیا اس کے دل میں منجانب اللہ ایسا رعب پڑ گیا کہ وہ بزور مصلحت فاروقی
کو تہذیب کر کے مع اپنی جماعت کے پیچھے کوہ پٹ اور یہ کہتا چلا کہ سال آئندہ میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہوگا
مذہب محمدؐ کے اشارہ سے اس کا جواب دیا گیا بہت ساری۔

تذکرہ کی تصنیف اللہ تعالیٰ معترض ہو کہ جناب رسالتؐ تو محبوب الہی تھے پس اعلیٰ
قدیر نے اسے کشت کرنے کی حالت میں آپؐ کے لئے ایسی تکلیف اور ایذا کیونکر دے کر رکھی کہی جواب
مستند ہے کہ ان کے لئے یہ سب بلا اور مصیبت میں پڑ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو
ان بلاؤں سے نجات دی۔

ادھر بلکہ صدر ورجوا کا بہشت سے کالاجانا اور دونوں میں تفرق پڑنا اور زمانہ دور تک
ان دونوں کا گریہ و زاری کرنا آدمؑ عمرؑ سی و جو دین نہ آنے تھے کہ فرشتوں نے آپؐ کی نسبت
بہشتی شمع کو دیکھا کہ وہاں فیہا من یفسد فیہا ویسفی اللہ ما۔
روح علیہ السلام کو ہدایت کرنا اور قوم کا نہ مانتا بلکہ برعکس اس کے قوم کا
بہشتی سلام و دعا کی بجائے نیکو فیروز آفرین و دعا سے قوم کا غرق ہونا۔

ابراہیم علیہ السلام کا الہین ڈالا جانا اور بلاد وطن ہونا۔

شمعیل علیہ السلام کے فریق کا حکم ہونا اور ابراہیم علیہ السلام کا اُس حکم کی تعمیل کرنا اور شمعیل کا امتثال مرا لہی پر راضی ہونا۔

یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کا فراق اور یعقوب علیہ السلام کا بیت الحزان میں بیٹھ کر رونا اور روتے رونے اُن کی آنکھوں کا سفید ہو جانا۔

یوسف کا کوئین میں ڈالا جانا پھر قہوڑی قیمت پر بکنا اور عزیز مصر کی غلامی میں داخل ہونا زین کا عاشق ہونا اور محبس میں قید ہونا۔

یونس علیہ السلام کو مچھلی کا نگل جانا اور بعد مدت زمانہ کے مچھلی کے کبیرہ سے نکلنا۔

ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑوں کا پیدا ہونا اور اپنے اہل سے دور رہنا۔

زکریا علیہ السلام کے سر پر آ رہ کا چلنا اور اُنکا مارا جانا۔

یحییٰ علیہ السلام کا سر کاٹا جانا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں پر لوہے کی کیلیں ٹھوکی جانا پھر سولی پر چڑھایا جانا۔ ورنہ اُن کو اٹھا لینا۔

یاد کرو یہ سب کیسی مصیبتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے لئے روا رکھیں سپر بھی وہ

وہ صابر و شاکر رہے ایسی ہی روزِ احد کی مصیبت ہے جو آنحضرت صلعم پر گزری اور آپ نے اُس پر

صبر فرمایا ایک مصیبت شہادت کی باقی رہی تھی کہ وہ بذریعہ آپ کے جگر گوشہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

کے پوری ہو گئی اور یہ امر ظاہر ہے کہ جو اوصاف دیگر انبیاء علیہم السلام میں علیحدہ علیحدہ تھے

وہ مجموعہ آنحضرت صلعم کو عطا ہوئے اور خصائص اتی آپ کے آپ کو دیگر انبیاء علیہم السلام سے

ممتاز کرتے ہیں جس کی تفصیل لائق بحال اس مختصر کے نہیں۔

ذکر نبی نبیہ کی شجاعت کا

نبیہ بنت نون و کسر سین بے نقطہ و سکون یا دشناہ استخوانہ و فتح باز موحده اور آخر میں تاوتائنت

نبت کعب بن عمرو القزاریہ مازنیہ خوجیہ ہیں کنیت آپ کی ام عمارہ ہی بیعت عقبہ میں مع اپنے

شوہر زید بن عاصم اور دونوں بیٹوں ۱ حبیب ۲ عبد اللہ کے حاضر تھے اور شرف بیعت

سے مشرف ہوئیں تفرودہ احد میں بھی مع اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کے حاضر تھے پہلے تو

آپ غازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کے مرہم پٹی کرتی تھیں جب مسلمانوں کو نہر بیت نے مونہ

دیکھا یا رسول اللہ صعم کے قریب اگر کافروں سے لڑنے لگیں تو رور و ریتروں سے کافروں کو پیچھے

ہشائین نسبہ کے جسم پر بارہ زخم لگے تھے پھر بھی وہ آنحضرت صلعم پر اپنی جان قربان کر تے تھے ایک شخص ڈھال لئے بھاگا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس شخص ڈھال کسی لڑنے والے کو دیدے اس نے ڈھال زمین پر ڈھکی دی بی بی نسبہ نے ڈھال اٹھالی اور آنحضرت صلعم پر اس سے آڑ کرنے لگیں۔ ایک کافر سوار نے بی بی نسبہ پر تلوار سے وار کیا نسبہ نے اس کا وارہ ڈھال پر لیا اس کو وار نہ لینے دیا مارے تلواروں کے اس کے گھوڑے کے مانوں کاٹ دئے رسول اللہ صلعم نے نسبہ کے بیٹے عبد اللہ کو پکار کر فرمایا کہ اے عبد اللہ اپنی ماں کی مدد کر عبد اللہ نے بڑھکڑیک ہی ہاتھ میں اس سوار کو وہاں بچھم کیا۔ ایک دوسرا مشرک آیا اور عبد اللہ پر نسبہ کا یا یاں بارہ زخمی کرتا ہوا نکل گیا بی بی نسبہ فوراً اپنے بیٹے کے زخم پر ٹی باندھ کر کہنے لگیں بیٹا اٹھو اور دشمنوں سے لڑو انکو قتل کرو اتنے میں پھر وہی مشرک بھڑا تو آنحضرت صلعم نے نسبہ سے فرمایا وہ تیرے بیٹے کا زخمی کرنے والا آتا ہے بی بی نسبہ نے جھپٹ کر اس کو ایک ہی وار میں مار دیا آنحضرت صلعم نے یہ حال دیکھ کر تبسم فرمایا کہ آپ کی باچھین کھل گئیں اور نسبہ سے فرمایا تو نے اچھا بدلہ لیا اور تیرے شوہر اور تیرے بیٹے کا نفاق بہتر ہے نسبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بہشت میں رہوں آنحضرت صلعم نے وصیت دعا بلند کر کے فرمایا اللہم اجعلہم رفقاً فی الجنة بی بی نسبہ بولیں کہ اس کے بعد جو مصیبت کہ دنیا میں مجھ پر پڑے کچھ

نہیشہ نہیں ہے۔

مسلحہ کذب کا فرار دشمن اسلام تھا اس نے حبیب پسر نسبہ کو قتل کیا تو آپ نے کہا کہ مسلحہ کے نزدیک مرونگی یا اسکو قتل کروں گی اور بعض کہتے ہیں کہ نسبہ نے نذر مانی تھی کہ جب تک مسلحہ قتل نہ ہوگا میں اپنے بدن پر پانی نہ ڈالوں گی جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کربلا پر فوج کشی ہوئی نسبہ مع اپنے فرزند عبد اللہ کے ذالہ بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئیں اسی لڑائی میں آپ کا ہاتھ کاٹ گیا اور مسلحہ ملعون کے مارے جانے سے بہت خوش ہوئیں یہ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد۔

جب ابوسفیان بن حرب نے پہاڑی سے واپس ہو کر اپنے لشکر کو ملے جانے کا حکم دیا آنحضرت صلعم نے علی مرتضیٰ یا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو فرمایا دیکھو یہ لوگ کس طرف کو جاتے ہیں اگر دشمنوں پر سوار ہیں اور گھوڑے کو تل ہیں تو بانٹا یا تلے کہے کو جاتے ہیں اور اگر گھوڑوں پر سوار ہیں اور اونٹ ان کے خالی ہیں تو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ مدینہ کا قصد رکھتے ہیں چنانچہ علی مرتضیٰ یا دونوں صاحب فنی اللہ عنہما واپس آئے اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ وہ لوگ مکے کو چلے گئے اسباب سے آنحضرت صلعم کا دل مطمئن ہوا۔

جب کفار کے واپس جانے سے مسلہ نواں گواہیناں حاصل ہو سب لوگ میدان جنگ میں آئے اور اپنے اپنے گشتوں اور زخمیوں کو تلاش کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی حمزہؓ کا فعل غمی میرے ہی جان حمزہؓ کا یہ حال ہے ان کو بین بین دیکھتا ہوں۔

حضرت مرتضیٰ علیؑ ان کو تلاش کرنے لگے دیکھا کہ وہ شہید ہو گئے زار و مالان واپس کر کے حضرت مصعبؓ کو حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس نکلیں اور حضرت حمزہؓ کے سر پر اپنے کلمہ پڑھنے لگے دیکھا کہ وہ شہید اور مسلمہ پڑے ہیں آپ کو نہایت رنج ہوا ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ اس کو ضبط نہ کر سکے پھر صبر فرمایا اور حمزہؓ کے لئے دعائے مغفرت کی اتنے میں بی بی صفیہؓ آپ کی پھوپھی اور حمزہؓ کی بہن آتی ہوئیں دوسرے بھائی وین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوامؓ سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو واپس بلاؤ وہ اپنے بھائی کا یہ حال نہ دیکھے شاید اسکو برداشت نہ ہو زبیرؓ واپس آئے اور کہا امان تم کہاں جاتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہے کہ تم واپس چلی جاؤ صفیہؓ بوسین کہ اسے فرزند ہیں نے سنا ہی کہ یہ بھائی حمزہؓ کو کافروں سے شہید کر کے قتل کیا ہے اور مجھکو بخوبی معلوم ہے کہ یہ جنت وریاں اس کو کس مطلب سے لے آئی ہیں بتیلائی ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھکو صبر عطا فرمائے اور یہ مصیبت جو میرے ہی بی بی کو پہونچی بمقامہ رسالہ الہی تھوڑی ہے۔ اپنی والدہ کی بات سن کر زبیرؓ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی باتیں ظاہر کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آنے کی اجازت دی وہ آئیں اور اپنے بھائی کی نعش کو دیکھ کر انا نہ واذا ابیدرا بھون تھا اور حمزہؓ کے لئے دعائے مغفرت لی مگر رونا نہ بھٹا نہ کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درد بہت درد سے لگے سیدہ فاطمہؓ بھٹی روئے تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چچا میرے اس مصیبت کے مانند ہرگز مصیبت زدہ نہ ہو گا اور صفیہؓ اور زبیرؓ اس سے فرماں تلکوت بنا رہے ہو جبریلؑ عم آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حمزہؓ بن عبدالمطلب کو درمیان جنت آسمان کے اسدا اللہ واسدا اللہ رسول لکھ ہے۔

ذکر غسل و نماز و دفن شہداء و اعدا کا

بقیہ اہل حدیث اور ارباب سنیہ اور سائر علماء کے ثابت ہے کہ احد کے شہیدوں کو غسل میں دیا جائے اور انھیں کپڑوں خون آلودہ میں دفن کئے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ شہیدوں کو اٹھائے گا اور خون ان کے زخموں سے جاری ہوگا مگر عاز جنازہ اٹھائے نہیں جاتا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی نماز میں پڑھنے سے منع فرمایا۔

اسی روایت کو ترجیح دیکر کہتے ہیں کہ شہید کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے۔

بعض محدثین اور اہل سید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے شہداء امہ کے جنازے کی نماز پڑھنی چاہیے حمزہ بن عبد المطلب کے جنازے کی نماز ادا کی بعد ازاں میں کا جنازہ لے آئے تھے حمزہ کے سامنے رکھتے اور آنحضرت صلعم اُس کی نماز پڑھتے تا انکہ اُس نے دسترخوانین حمزہ پر پڑھیں حنفیہ اسی روایت کو ترجیح دیکر کہتے ہیں کہ شہید و ن پر نماز پڑھنی چاہیے اور آنحضرت صلعم نے بروز دفن شہداء مکہ کیا کہ سب شہید و ن کو احد کے میدان میں دفن کرین جاؤ اپنے والد عبد اللہ کی نعش مدینہ کو لے گئے تھے اُن کو مکہ دیا کہ واپس لاوین اور یہ بھی مکہ دیا کہ جو لوگ زندہ کی میں باخود و محبت رکھتے رہے ہوں اُن کو ایک ہی قبر میں دفن کرین ازاں حمزہ کو عبد اللہ بن جحش کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو عمرو بن الجموح کے ساتھ ایک قبر میں اور خارجہ بن زید کو سعد بن الربیع کے ساتھ ایک قبر میں اور عثمان بن مالک اور عبدہ بن الحنفیہ اور مجذوبہ بن زیاد دینوں کو ایک قبر میں دفن کیا اور فرمایا جو شخص قرآن خوب پڑھا ہو اُس کو لحد کے نزدیک رکھو۔

شہید و ن کو دفن کر کے مدینہ کو واپس آنا آنحضرت صلعم کا

دن ڈھتے آنحضرت صلعم نے مدینہ پر سکینہ کو قدم مبارک سے رونق بخشی جس قبیلہ پر آپ کا گذر ہوتا اُس کے مرد عورت پیشوائی کرتے اور آپ کے صحیح و سالم تشریف لانے کا شکر یہ فداوند کریم کی بارگاہ میں داکرتے اور کہتے تھے ہر مصیبت بمقام بلند رستی آپ کے آسان اور کم ہی۔ جب رسول اللہ صلعم نئی اشہ کے محلہ میں پہنچے تو کشتہ بنت رافع بن عبید انصاریہ خدیجہ والدہ سعد بن معاذ اپنے گھر لے نکل کر آنحضرت صلعم کی طرف دوڑیں آنحضرت صلعم گھوڑے پر سوار تھے اور سعد بن معاذ آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑے تھے اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میری ماں آپ کی خدمت میں آتی ہے آپ نے فرمایا مرحبا ہا کبشہ جب حضرت کے نزدیک گئیں اور آپ کے دیدار مبارک سے مشرف ہو کر کہنے لگیں یا رسول اللہ صلعم آپ کو میں نے صحیح و سالم پایا تو ہر ایک مصیبت کا مھونٹ نکل جانا مجھے آسان ہو گیا رسول اللہ صلعم نے کشتہ سے فزادہ عمرو بن معاذ کی تعزیت کر کے فرمایا اے ام سعد مجھے بشارت بتاؤ میں اور ہوا سے فدیہ والوں کو بشارت دے کہ تم لوگوں کے شہید و ن کو اُن کے قہر و انون کے حق میں استعانت مقرب ہوئی ہے یعنی اُن کی شفاعت اُن کے قہر و انون کے حق میں پذیرا ہوگی کبشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم جب کہ اُن شہید و ن کا مال کا راوردہ قیامت کا مال معلوم ہو تو میں اپنی

ہوں اور یہ بشارت بجائے خود تہنیت ہی نہ تفریت پھر کبشہ تے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ سچ رہے اُن کے لئے دعا فرمائیے اپنے فرمایا اللہم اذهب حزن قلوبہم و ااجر مصیبتہم۔

روایت ہے کہ جب مصیبت زدگان مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو شہر سے باہر آئے اُنکے ہمراہ فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا بھی تھوڑا سا شہر دُور اپنے والد کے لئے آئیں تھیں کہ شاید میرا باپ پیاسا بھوکا ہوگا تو یہ شیر و خرماتنا دل کرے گا یہاں سے فاطمہ بنت حمزہ کو معلوم نہ تھی کہ حمزہ کبھی ہی شربت شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ غرض فاطمہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر حق جوق آ رہا ہے ادھر ادھر دیکھنے لگیں تو اپنے باپ حمزہ کو نہ دیکھا نہ بیٹی اکبر کو نہ بھائی ابوبکر کو نہ دریافت کیا میرا باپ کہاں ہے ان لشکریوں میں اپنے باپ کو نہیں دیکھتی صدیق اکبر کے راج میں سوزش پیدا ہوئی آنکھیں پھر آئیں فاطمہ سے کہا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا ہے ہیں جب رسول اللہ کی سواری آئی آپ کے ہمراہیوں میں بھی اپنے والد کو فاطمہ نے پایا تو دوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ میں تیرا باپ ہوں فاطمہ نے کہا اس بات سے خون کی بو آتی ہے یہ ہلکا روئے لکھن فاطمہ کے رونے کی برداشت نہوسکی سارے صحابہ جو حضور کی جلو میں تھے رونے لگے بعد ازاں فاطمہ بنت حمزہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کی شہادت کی کیفیت بیان فرمائیے آپ نے فرمایا اگر اُس کی کیفیت مفصل میں بیان کروں تو تیرا دل اس کی برداشت نہ کر سکے گا یہ سنکر فاطمہ بڑے جوش و خروش سے رونے لگیں اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش حق فیوش نے ایک آواز سنی اوپر دیکھا تو حمزہ کی شکل نظر آئی وہ کہتے تھے یا رسول اللہ میری فاطمہ کو اچھی طرح رکھئے گا اور اُس یتیم غریب کے حال پر شفقت و راتفات رہے آپ نے فرمایا میں نے اُس کو اپنی فرزند سی میں لے لیا اسکے بعد غیب سے ندا ہوئی کہ اے محمد جیسا کہ آپ نے دختر حمزہ کو اپنی فرزند سی میں لیا ہمارے لطف و رحمت نے آپ کے امتیان عاصی کو آغوش مفرت میں لپیٹ لیا و سوف یعطیک سر بلات فقر حنی۔

قرمان بن ابی منافق حلیف انصاری بنی ظفر جس کی اصلیت معلوم نہیں نہ اُس کے کوئی اولاد بھی بقول شخصہ نہ اُس کے جو روئے ہاتا کس سے لگاوے ناتاقلمہ راہ بنی ظفر کے درمیان بسر کرتا اور اُن کے اہل و عیال کا حافظ اور دوست اور اپنی ذاتی بہادری میں مشہور تھا بروئے احد جب بنی ظفر لشکر ظفر بیکر کے ہمراہ چلے عورتوں نے قرمان کو بغت طاعت کی اور کہنے لگیں کہ مرد ہوگ تو لڑنے کو گئے تو گھر میں رہ کر کیا چرخہ کا تے گا عورتوں کا طعنہ سنکر قرمان کو بھی جوش

گیا بنی حفر کے ساتھ ہو لیا اور مشرکوں سے سخت جنگ کی اسی کی نسبت منبر صادق نے فرمایا
 یرات منہ بوشدھا لادین بالرجل الفاجر۔

مروئی ہی کہ احد کے روز جب قرمان آگے بڑھا اور مشرکوں پر سختی کرنے لگا مشرکوں کے
 غول سے فائدہ بنی الاعلم اس کے سامنے آیا دونوں آپس میں حملہ آور ہوئے ایک دوسرے
 پر تلوار کا وار کرتے تھے کہ خالد بن الولید کا گدروہان پر ہو، خالد بن الولید نے قرمان پر نیزے
 کا وار کیا وہ بے ٹھکانے لگا مگر خالد بن الولید نے خیال کیا کہ میں نے قرمان کو مار لیا یہ سمجھ کر
 خالد بن الولید وہاں سے چلتے ہوئے تو قرمان اور خالد بن الاعلم پھر لڑنے لگے اتفاقاً عمرو بن
 اللہ اس پہونچا اور قرمان پر نیزہ چلایا اس کا نیزہ بھی کا، گرنوا استے میں قرمان نے خالد بن الاعلم
 کو قتل کر دیا۔

روایت ہے کہ قرمان تلوار لئے ہوئے مشرکوں کی صف میں گھس جاتا لوگ حیاں کرتے کہ
 وہ مارا گیا مگر قرمان مشرکوں سے لڑ بڑ کر صف سے نکل آتا اور کہتا کہ میں ظفری کا لڑکا ہوں بغض
 اس کی اس کمر سے بنی ظفر کی شجاعت کو ظاہر کرنی تھی چنانچہ قرمان نے چند سات مشرکوں کو قتل
 کیا ورنہ خود بھی زخمیوں سے چور ہو گیا زمین پر گر گیا قتادہ بن النعمان اس کے پاس آئے اور کہا اے
 ابوالنہدیق تیرا کیا حال ہے قرمان بولا یا لیلیٹ اے کاش تو میری جگہ ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا قتادہ
 نے کہا تجھ کو شہادت مبارک ہو قرمان بہ نصیب بولا اے ابو عمرو میں دین کے لئے نہیں لڑا
 بلکہ اس نظر سے لڑا ہوں کہ اے قریش اگر فتحیاب ہو گئے تو ہمارے نکستان وغیرہ کو تباہ اور
 ہماری اہاک خراب کریں گے۔ جب قرمان کے لڑنے اور زخمی ہونے کا ذکر رسول کریم صلعم کے
 حضور میں ہوا تو آپ نے فرمایا اذ من اهل النار بیشک وہ اہل جہنم سے ہے اس کے سوا جب کبھی
 قرمان کی شجاعت کا ذکر حضور صلعم کے روبرو ہوتا تو آپ فرماتے کہ وہ جہنمی ہے چنانچہ جب قرمان
 کو زخمیوں کی کثرت اور شدت نے سخت تکلیف دی تو اس نے خود کشی کی خسر اللہ دنیا
 والاخرۃ ذالک خسران مبین

بعد جنگ احد حضور صلعم مع لشکر اسلام مدینہ منورہ کو واپس تشریف لے آئے اور انھوں نے سوال
 رونا تو اس میں جبر ہی کو بعد نماز فجر بلال کو ارشاد فرمایا کہ جان نثار ان سلام کو یہ حکم سنا دو کہ دشمنوں
 کے تعاقب کے لئے میار ہو جائیں مگر جو اشخاص کل کی لڑائی میں حاضر نہ تھے وہ آج بھی بخائیں
 صلیہ کرام ٹھکے ماندے زخمیوں سے چوٹیاں باندھے بلال کی آواز سنتے ہی لیلیٹ لیلیٹ پکارا
 و دوست رسالت پر فخر ہوئے جب بے ساختہ آپ نے مع جان بازوں کے حمرا و اساتیک
 کفار کا تعاقب فرمایا کفار رو بہ شہادت پہلے ہی نفرو کے گھوڑے پر سو رہو کر فوج بکری ہوئے

مکے مکہ بھی حیدر اللہ میں دو لشکر مسلمانوں کے ہاتھ لے کر دو کا قریب وقت ہوئے۔ ابو معاویہ بن النخعہ بن ابیہ بن ابو عزرہ شاعر معاویہ بن النخعہ کے تھے حضرت شکات ذوالنورین نے سفارت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھاری سفارت سے معاویہ کی جان کی اور تمھارے بشرطیکہ وہ تین دن سے زیادہ مدینے میں نہ رہے کا غل وہ پچھتین روز کے مدینے میں دیکھنا لیوگا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو سکے گا چنانچہ تین روز گزر گئے وہ مدینے سے باہر نکلیں تھے ابو عزرہ نے حضرت صلعم کو حال معلوم ہوا تو آپ نے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر کو فرمایا کہ معاویہ بن ابیہ قتل مقام میں ہی اس کو قتل کر دو ان دونوں نے اسی مقام میں جا کر معاویہ بن النخعہ کو حسب علم قضا شیعہ قتل کیا۔

ابو عزرہ شاعر عمر بن عبد اللہ مشرکوں کا بھائی جس کا ذکر مختصر جنگ بدر کے قریب یونان میں ہو چکا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا افتدہ بشرطیکہ بار دیگر مشرکوں کے ساتھ جھگڑا نہ کرے اور اسے رہا فرمایا تھا جب مشرکوں نے احد کی چڑھائی پر آمادگی نہ کی تو ابو عزرہ نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کیا تب صفوان بن امیہ اس کے پاس آیا وہ کہتا تو بھی ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں نہیں تو صرف زبان ہی سے ہمارے مدد کرنا ابو عزرہ نے کہا کہ ابھی قتل کی بات ہو کہ جنگ بدر میں محمد نے میرے اوپر احسان کر کے مجھ کو چھوڑ دیا آج کیونکر ان کی لڑائی میں جاتا ہوں صفوان نے کہا کہ تو ہمارے ساتھ چل بیسی باتوں کا تیاں نہ کر اس سفر سے ہم لوگ پس پڑے تو اس قدر مال بھگودے گئے کہ تو نہ لال و مالاماں ہو جائے گا۔ اور کبھی بھگودے وغیرہ بڑی کرنی ہوگی اور مسادا تو مارا گیا تو ہم لوگ تیری اولاد کو اپنی اولاد میں شامل کر دین گئے الفرض صفوان نے ابو عزرہ کو ایسی پیڑھائی کہ وہ اقرار جو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا تھا کلیتہً فراموش کر کے صفوان کے دام ابو فرہی میں پھنس گیا اور مشرکوں کے ساتھ چھنے پر سر کے بدلے ہار دیا گیا بعد کی کتنا تھا مشرکان قریش کی مراد پوری ہوئی سب نے مشورہ کر کے چار شخص تیز رفتاری سے بیان انتخاب کے جو قبائل عرب میں جا کر گویا جمع کرینے عمر بن النخعہ کے سیرۃ بن ابی وہب علی عبد اللہ بن ربیعہ علی ابو عزرہ شاعر بھی چنانچہ یہ چاروں زبان در نہر جہاں رفت پھیل پڑے اور اپنی خوش بینی پر بے باکی سے ایک بڑی بھاری فوج لے کر دی۔ جب یوم بدر کو رہناب سرور کا نذات صلعم کے روبرو پیش کیا تو بہت رویا کر گڑنا اور عرض کیا کہ ایک سال حضور میرے ویرا حرات کرین تو مجھ کو دین آپ نے فرمایا کالہ ۶۰ ہونے میں جھر و احد ہونے میں مسون ایک دور رخ سے رو نہ تھکا تھکنا جا۔ ایک چیز سے دو بار دھوکا نہیں کھاتا تو کے جا کر مقدم حجر بن عدی کے ہاتھ لگا کر دھوکا دیا اور پھر تھکنا تھکنا کر دھوکا دیا۔

دو دنوں میں صلیبوں یعنی آنحضرت اور حمزہ کو دودھ پلایا۔

سیدنا حمزہ کی والدہ ہالہ بنت ابیغیب بن عبد مناف بن زہرہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ چھیری بہن بن سیدنا حمزہ دو خواتین ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں بڑے تھے۔ بعثت کے دو سرے یا پانچویں یا چھٹیوں سال میں بعد از خواب دارالارحام آپ مشرف باسلام ہوئے چھٹیوں سال میں آپ کا مسلمان ہونا متفق علیہ ہے۔ آپ کے اسلام قبول کرے کا حال یہ ہے کہ ایک روز ابو جہل ملعون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت تکبیر دہائی در بدر بائی سے پیش آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برداشت کی اسکو کچھ نہ کہا اسوقت حمزہ شکار لگائی وہ کھینٹنے لگے جب واپس آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے عبد اللہ بن عبد مناف کی خدمت میں آئے وہ جہل کی حرکت کا شائبہ کی کیفیت مفصل گوش گزار کر دی حمزہ فاسکی بات سننے ہی آگ بھڑکا ہوئے ورنہ بیگانہ کا ہوتے پر ہر گز کعبہ سے ابو جہل کے مکان کو گئے ابو جہل اپنے یاروں کے ساتھ ملبس ہو کر پیچھے دڑا ہوا تھا حمزہ نے جاتے ہی کہا کہ اس کے سر پر سن دے ماری کہ اسکا سر زخمی ہوا اور خون جاری ہو گیا وہ اس ملعون سے کہا تو یہ ہے جیسے مجھ کو نشانہ دی تو نہیں جانتا کہ میں اس کے پیچھے ہوں یہ حالت ہو کر ساری محفل دنگ ہو گئی کسی سے کچھ نہ بنی اس کے بعد ہی حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے آنحضرت کو آپ کے مسلمان ہونے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی بعد ازاں آپ کو ان کا رے دلون پر رعب اسلام چھا گیا انہما ساموئیل لیکر رکھے۔ سیدنا حمزہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کر گئے اور نہ پر بن حارث سے جدائی چارہ کر لیا اور کئی سرپیون میں سرور ہو کر پہنچے گئے اور جنگ بدر میں شیبہ بن ربیعہ کو قتل کیا۔ خود بھی زخمی ہوئے۔

جبیر بن مطعم کا چچا طعیم بن عدی، درمید زہرا ابو سفیان کا باپ عتبہ اور عاصم بن عامر جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے چنانچہ جبیر بن مطعم اور بندہ بنت عتبہ اور دختر عاصم سے اپنے اقارب کے عتبہ بن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما کے قتل کرنے کے لئے وحشی غلام کو جو ایک شخص بڑا ہتھ جھٹ اور نیزہ بار تھا لکھا اور وعدہ کیا کہ اس کام کے صلہ میں تجھکو خطا آزادی اور زرہ زور ملے گا مروی ہے کہ وحشی بن حرب حبشی دختر عاصم بن عامر بن نوفل یا جبیر بن مطعم ہونے عدی یا طعیم بن عدی کا غلام لایحکام مصداق تھا اس سے عاصم کی دختر نے کہا کہ میرا باپ ہمارے جنگ بدر میں غلام لایا اگر تو ان تین میں سے کسی کو قتل کرے گا تو میں تجھکو آزاد کرونگی اے محمد ﷺ حمزہ علیہ السلام وحشی نے اس کے جواب میں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تو میں نہ ہو سکتا ان کے اصحاب انکو تنہا نہیں چھوڑتے۔ حمزہ کو اگر سوتے بھی دیکھوں تو ڈر سے انکو جگانے سکون قتل کرنا کہیں مگر علی کو دیکھ لو گا۔ الحرض وحشی کہتا ہے کہ بروہرہ میں حضرت علی کو تلاش کیا رہا تھا کہ حمزہ کو دیکھ کہ وہ

بھتر کو چہرے ہوئے چلے آئے ہیں حمزہ کو دیکھ کر میں ایک پتھر کی تھڑ میں چھپ گیا اتنے میں سب بن
امام حمزہ کے متذہب میں آیا (امام انار شریع بن علی نقی کی کنیزک ہو جسے میں لہو لکری کا فتنہ
بکارتی تھی) تو حمزہ نے سب سے بن ام انار سے کہا کہ اسے فتنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی تو لوگوں کے
متذہب میں رہی ہے اسے بھی سے پہلے پٹ پٹ ہون جون ہی وہ آگے بڑھ حمزہ نے اس کو ٹھاکر
زہن برد سے پٹکا اور اپنے پٹون سے دبا لیا اور اس کو بکری کی طرح زنجیر کیوں جب حمزہ نے
سر و مذاہب کو دیکھ کر میری طرف بیٹھے نالی تھی اس کے کنارہ کنارہ چلے کس قدر رہا ان کی پتھر تھی جس
سے حمزہ کا پٹون پھسلادہ زمین پر گرے انکا گز تھا کہ میں نے اپنا پر جھپٹا ان کے پٹ پر مارا
برجی سنگ مشہور میں پوسٹ ہو گیا جب اس کے پاس کوئی نرم تو میں حمزہ کی نقش کے قریب گیا اور انکا
پٹ پٹ کر کے لکیر نکال لیا اور اس کو مذہب بتتہ وجہ ابو سفیان کے پاس لے آیا اور اس سے
کہا کہ اگر میں تیرے باپ کے قاتل کو قتل کروں تو مجھے کیا انعام دیگی مذہب بتتہ نے کہا کہ میرے
جسم کا سارا سبب و اثر ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ یہ حمزہ کا لکیر ہے اسے میں نے حمزہ کا کبریا کر چیا یا اور
پھر گل دیا اسے بعد مذہب بتتہ نے اپنے بدن کے گڑے اور زور پڑا کر مجھے دید اور وہ لیا
ارکے ہو پتھر دس دینار اور دو گلی پتھر وہ بولی کہ آپ کی نقش مجھے دیکھا دے میں نے اس کو حمزہ
کی نقش تک پہنچا کر دکھا دیا تو مذہب بتتہ نے حمزہ کے اعضا لاتا سلا ورناکا اور دونوں کان
اپنے ہاتھ سے کاٹ سے پھر گئے اپنے دونوں کرٹے اور بازو بند اور پاسے زیب جو اس کے
جسم پر تھے۔ کئی کئی تار کر مجھے دی میں وہ سب ہال لے کر کھے میں آیا اور وہ حمزہ کے اعضا
اپنی ساتھ لے آئی۔

جو ہر رہ سے مروی ہے کہ جب حضرت حمزہ شہید ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکلیش کے پاس گر کر مرے ہوئے دیکھا کہ وہ مثلہ کئے گئے ہیں آپ نے حمزہ کی حرکت دردناک نظر سے دیکھ کر فرمایا۔ رحمت اللہ یا اعم بذو کنت وصورۃ سر رحم فخرک للبحیرات اور دوسری روایت میں ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھے جبریل عم نے بشارت دی کہ حمزہ بن عبدالمطلب ساتون آسمان میں اس اللہ و سدر بر سرول ملنے گئے اور بخاری نے یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہ کو سدائش و رسیدن شدہ اکا عقب عطا فرمایا اور آپ نے حمزہ کے جنازہ کی نماز پڑھی چونکہ سیدنا حمزہ کو عبید اللہ بن جحش کے ساتھ زیادہ محبت تھی دونوں بزرگ ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے تھے عبید اللہ بن حسن بن یحییٰ مفتوح و صاحب غیر منقوطہ ساکن رشتین منقوطان ریاب براذغیر منقوطہ بن ابی قحطیبہ بن ابو موحد ابن یحییٰ بن قحطیبہ و قناتہ ثنائیہ و عیین غیر منقوطہ و میم و بادبے لقطہ بردزن حنفیہ السدی نبی مدین رحمتہ حبیبہ بنی عبید تمس ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایمنہ بنت

پہونچا سعد بن زرارہ کے مکان پر مقیم ہوئے اور سب کو علیہ السلام کے لئے دعا کرتے ہوئے رہا۔
 کہ اسید بن حفص اور سعد بن معاذ وغیرہ کے بعد دیگرے اسلامی القہرین داخل ہونے پہنچے۔
 تیرہویں سال بعثت میں مصعب بن عمیر شتر یا شتر مردانہ اور دو عورتیں انصار یہ بیگم کے
 آئے اور دو ٹلٹ رات گزر جانے پر ان سب نے عقبہ متا یہی حضرت صلعم سے بیعت کی۔
 بیعت عقبہ کہتے ہیں اور بعض نے عقبہ ثانیہ کہہ سہہ بلکہ ثانیہ ترتیب بیعت چچہ اور بارہ اور
 شتر انصاریوں کے، سکو عقبہ ثالثہ کہنا بھی تھا جیسا کہ شیخ الحدیث ابو یوسف نے کہہ کر بدستور دے
 مصعب بن عمیر کو مقرر کیا کرتے تھے آپ وہ شخص ہیں جس نے پہلے مدینہ میں قبل از رونق
 افروزی حضرت صلعم کے جمعا اور جماعت قائم کی یہ فخر آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور آپ
 بدر کی تحریک جنگ میں شریک غازیان اسلام اور حامل نشان محمدی تھے اور غزوہ احد میں بھی
 آپ کے ہاتھ میں لوائے اسلامی تھا اس جنگ میں بھی خوب ہی کافروں سے لڑے جسم آپ کا زخم
 سے چور ہو گیا تھا جب قہر نے آپ کو شہید کیا تو آپ کا نشان سینہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 یا کسی فرشتہ خلیل لقد رنے اٹھایا وہ فرشتہ مصعب کا ہم شکل تھا انھوں نے فرمایا مصعب کے ہر
 فرشتہ بولامین مصعب نہیں ہوں آپ سمجھ گئے کہ یہ فرشتہ ہی شہادت کے روز صرف ایک چادر آپ کے
 جسم پر تھی جب آپ کا سر ڈھانکے تو پانچوں کھل جاتے اور جب پانچوں بند کرتے تو سر کھل جاتا آنحضرت صلعم
 نے فرمایا کہ آپ کا سر ڈھانکو اور پانچوں پر اذخر (ایک قسم کا اس) رکھو وعلیہ بن عمیر سے مروی ہے کہ مصعب
 بن عمیر شہید ہوئے آنحضرت صلعم آپ کی نعش کے پاس تشریف لے آئے یہ کریمہ من المومنین سر جاک
 حد قواما عاھدوا اللہ علیہ فمن ہم من قضی نحبه ومنہم من ينتظر وما بدلوا
 تبدیلا (ترجمہ) اور فرمایا ان سے رسول اللہ یشہد علیکم انکم شہداء عند اللہ یوم القیامۃ
 اللہ رسول اللہ گواہی دیتے ہیں تم پر کہ تم ہمشاک بروز قیامت خدا کے روبرو حاضر ہو گے پھر حضرت
 صلعم حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے تم سب آؤ شہیدوں کی زیارت کرو اور ان پر
 سلام بھیجو قسم ہے اسکی جسکی قبضہ میں میری جان ہے نہیں سلام بھیجنا ان پر کوئی قیامت تک نہ کرے
 وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں مصعب کے سواے ایک دختر کے جس کا نام زینب تھا کوئی لولہ
 نہ تھی زینب حمہ بنت جحش کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں حمہ کا نکاح بعد شہادت مصعب طلحہ سے
 ہوا تھا اور زینب کا نکاح عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی سے ہوا تھا جو ام المومنین سلمہ
 رضی اللہ عنہا کی برادرزادی ہیں۔

۳۴ شہداء میں بشیر منقوطہ مفتوحہ وفتح میم مشدود و آخر سین بے نقطہ بروزن عباس بن عثمان
 بن الشمر بن ہریر بن عامر بن مخزوم، المخزومی القرشی مہاجرین قریش بن مخزوم سے بدری

ابن ابی کثیر نام عثمان بن عثمان بن شماس کے ساتھ مقب اور مشہور ہو چکی وہ بزرگ پر رمانہ
جاہلیت کی شماس درخش پر سید فرقتہ سون سے لے میں آیا جو نہایت گور چہرہ اور خوب
صورت کے وہ اسکو دیکھ کر تعجب اور گرویدہ ہو گئے عثمان بن عثمان کے ناموں متبر بن
بریدہ نے لکے والوں سے کہا تم لوگ اس شماس کو دیکھ کر کیوں تعجب کرتے ہو اس سے زیادہ خوب
شماس میں تمہارے دو برادر پیش کرو گا بنا پڑے بن بریدہ نے اپنے بھائی عثمان بن عثمان کو لے
دونوں کے دو برادر پیش کیا اسی روز سے آب کا قصب شماس ہو گیا غزوہ حد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس طرف دیکھتے شماس ہی کو پاتے وہ کافرون کو زور شمشیر چھٹے مٹاتے تھے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کافرون سے خبر پیا تو شماس میں پہنچے اسی حالت میں کفار نے انکو ہر حق تعالیٰ
برس شہید کیا رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماک و جدت لشماس شہداء ان الجہنہ
نہا یا امین نے شماس کے لئے کوئی مثال کر لیا جیسے لعنہ جمیم و تشدید بار موعودہ زندہ اور بعدوں نے
بہا جنت لعنہ جمیم و تشدید بنون بمعنی سپر بڑھا ہے۔

شماس مخزون میں چور تھے مگر کچھ جان باقی تھی کہ انکو ایسا نہ صدقہ رضی اللہ عنہا کے اسہلے
میں چھٹائے گئے ام المومنین سلمہ بولیں کہ میرے چچا کا بیٹا عایشہ کے پاس کیوں ہو گیا کہ یہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو فرمایا کہ شماس کو ام سلمہ کے یہاں پونجا دو چنانچہ لوگوں نے
انکو ام سلمہ کے پاس پونجا دیا ایک رات دن زندہ رہے مگر کچھ نہ کہا یا نہ پیا وہیں جان بحق ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو حد میں اٹھا لاؤں اور دفن کریں وہ انھیں کپڑوں میں بے غسل دفن
کئے گئے اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع میں دفن ہوئے۔

ام المومنین ام سلمہ نے شماس کو اپنے چچا کا بیٹا اسلئے کہا کہ مخزوم میں دونوں کا نسب مل جاتا ہے۔
شماس کا نسب مذکور ہو چکا۔ ام سلمہ (منہ) بنت ابی امیر بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن
مخزوم یعنی مخزوم کے دو فرزند عامر جس کی اولاد میں شماس ہیں علی عمر جس کی اولاد میں
ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

۱۰ سعد بن خولی بن سیرہ بن دریم بن قیس بن مالک بن عیمہ بن عافر الکلبی الحنفی حاطب بن
ابی بلتعہ کے غلام ہیں اور حاطب بن ابی بلتعہ الحنفی بنی اسد بن عبد العزی قرشی کے حلیف تھے اور
یہ مر مسلم ہی کہ موئے اور حلیف یہ قوم کا اسی قوم سے تھا کہ کیا جاتا ہے اس لئے سعد بن خولی کا شمار
مہاجرین قریش بنی اسد میں کیا گیا۔ آپ اپنے مہاجر کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر تھے اور
جنگ احد میں اپنے مہاجر پر فوقیت دے گئے یعنی وہاں شہید ہوئے رضی اللہ عنہما حاطب بن ابی
بلتعہ را فعلوا ما شئتم لکی سندیا یون میں سے ایک بڑے حبیل القدر صحابی ہیں۔

روایت ہے کہ ایک مشرک بنی کنانہ سے جو ہمہ تن لوسہ میں غرق یعنی آلات بتی بدین
 لگا۔ تھا اسے سعد مولیٰ طیب بن ابی بلندہ کو بہ ذرا حد تک ہی وار میں دو ٹکرے کر دیا اور
 اور کہا انا ابن عوفیر میں عوفیر کا بیٹا ہوں رشید فارسی (مصغر مولیٰ انشاء بنی معاویہ)
 ایک ضرب تلوار کی اس کے شانے پر لگائی کہ اُمّی زہ کاٹ کر اس کے دو ٹکرے کر دے اور
 بخزن ہا انا الفلام الفارسی سے اسکو اور میں ہوں غلام فارسی رسول اللہ صلعم ہاجر
 بیکہ بہتے رشید کا کہنا کہ انا الفلام الفارسی سن کر فرمایا کہ اسے رشید تونے یہ کیوں نہ کہ خذھا
 وان الفلام الانصاری اتنے میں ابن عوفیر کا بھائی نکا ری کتے کی طرح جھپٹ کر آگے آیا
 ور کہنے لگا میں ابن عوفیر ہوں رشید نے فوراً ہی ایک وار تلوار کا لگا یا جس سے اسکا خود اڑ گیا
 اور سر کے دو ٹکرے ہوئے رشید نے کہا خذھا وان الفلام الانصاری رسول اللہ صلعم
 ہو کر فرمانے لگے احسنت یا ابا عبد اللہ اسی روز سے رشید کی کنیت ابو عبد اللہ مشہور ہو گئی
 حال آنکہ رشید کے کوئی لڑکا نہ تھا۔ عتب میں دستور ہے کہ ہر قوم و قبیلہ کا غلام اسی قوم اور قبیلہ
 میں شمار کیا جاتا ہے گو کفو میں شامل نہ ہو مولیٰ اسذوہ منہم کلیہ مسلمہ ہے۔ مورنا بامی قدس سرہ السامی
 اپنی کتاب سلسلۃ الذہب میں سادات کی نسبت فرماتے ہیں۔ **انا مولیٰ کم و مولی**
القوم کان منہم و کان فی اللوم۔

دوسرا تذکرہ شہدائے انصار خنزرج کے ذکر میں

۱۔ عباس بن عبادہ بعین غیر منقوطہ مضموم و بار موصدہ مخففہ والٹ و داں غیر منقوطہ اور
 آخر میں تار تارینٹ بن فضلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سلام بن عوف الانصاری
 الحی رجبی آپ مباہیان عقبہ ثاشا و رعی بہ صفہ سے ہیں بروز بیعت عقبہ سیوم آپ گروہ انصار
 اسے کہا تم لوگ جانتے ہو کس امر پر رسول اللہ صلعم سے بیعت کرتے ہو بیشک تم لوگ ایسی بیعت
 کرتے ہو کہ عرب و عجم سے جنگ کرو انصار جان نثار ہوئے ہم اس سے لڑیں گے جو رسول اللہ صلعم
 سے لڑیگا اور صلح کریں گے اس سے جو آنحضرت صلعم سے صلح کریگا اس کے بعد سب کمال فوق و شوق
 سے شرف بیعت حاصل کیا۔

عباس بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرما دیں تو صبح ہوتے ہی ہم لوگ مشرکوں کو تیغ
 اوردین آپ نے فرمایا ابھی تک حکم الہی نہیں ہے صبر کرو۔ بعد بیعت جب انصار حضرت مولیٰ عباس
 ابھی سب کے ساتھ مدینے کو واپس گئے پھر وہاں سے مکہ کو آئے و رسول اللہ صلعم کی
 خدمت میں حاضر رہے جب حضور نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تو آپ بھی حضور صلعم کے پیچھے پیچھے

یہ ہوئے گئے۔ انہی میں سے ایک انصاری مہاجر بنی کہتے ہیں۔ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عثمان بن
مظعون کے درمیان بنی چارہ تھ جنک بدر میں عباس بن جعفر بن شریک بنی ہوئے تھے۔
انہی میں دل مول کر رہے اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ آپ کو سفیان بن عبد شمس سے
شہید کیا۔

۳۔ النعمان الاعرج نعمان بن زید بن عثمان آپ منکر تھے اس لئے اعرج مشہور ہیں بن مالک
بن کعبہ بن حرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم الانصاری الخزرجی آپ صحابہ بدر سے ہیں برادر احد اپنے
اللہ تعالیٰ کو قسم دلائی تھی کہ آفتاب ڈوبنے نہ پاوے کہ میں اسی اپنے لشکر با لون سے سبزہ راہ جنت
میں چلتا پھرتا نظر آؤں بذبحہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی استعانت پر فرمائی آپ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعمان اعرج نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان کیا تھا پس نے موافق
اپنے گمان کے پایا میں نے نعمان کو دیکھا کہ وہ جنت میں چلتے ہیں اور اس میں لشکر اپن نہ تھا۔

۴۔ نعمان بن مالک بن کعبہ بن حرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ صحابہ
بدر سے ہیں آپ نے وقت روائی غزوہ احد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ قسم یہ خدا کی یا رسول اللہ صلی
بیشک میں جنت میں داخل ہونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر تم جنت میں جاؤ گے نعمان نے
عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور بیشک آپ رسول اللہ ہیں اور
یہ کہ میں رضائی سے نہ بھاگوں گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسم پوری کی غزوہ احد میں آپ کو تھووان
بن امیہ نے شہید کیا۔ بعض علمائے سیر نے نعمان اعرج اور نعمان بن مالک کو ایک ہی خیال کیا
اس لئے کہ نسب اور ولادت دونوں کی ایک ہی ہے، درحقیقت دونوں دو شخص ہم بد ہیں جنکو
رعدہ اور حرام پسران فہر نے علیحدہ کر دیا ہے علاوہ اس کے نعمان الاعرج نے اللہ تعالیٰ کو اپنے
جنت میں داخل ہونے کی قسم دلائی تھی اور نعمان بن مالک نے خود قسم کھائی تھی کہ میں جنت میں داخل ہونگا
پس دونوں میں کتنا تفاوت نہی واللہ اعلم عند اللہ۔

۵۔ عجبۃ میں بے نقطہ مفتوح و باء موحده ساکن و دال بے نقطہ مفتوح و آخر تارائش یا عبادہ
میں بے نقطہ مضموم یا عبتا و عین بے نقطہ مفتوح و باء موحده مشد و مفتوح بن حسی اس ب
حروف بے نقطہ یا سب حروف نقطہ دار بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو السوی حلیف بنی
غنم الانصاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے اور نعمان بن مالک کے ساتھ
ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے رضی اللہ عنہما۔

۶۔ عمرو بن عین مفتوح و میم ساکن و واو بے نقطہ و واو غیر ملفوظ یا برفق عمرو مضموم العین ابن
الجموح جیم مفتوح و میم مضموم و واو ساکن و واو بے نقطہ بن زید بن کعب بن غنم بن سلمہ

میں غیر منقود و مگسور و لام ساکن و غیر مفتوح و خزانہ بیت الاندلسی الخ و انہی احسن ما
 ہیں کہ گروہ انصار سے آپ نے اسلام قبول کرتے ہیں تاخیر کی کچھ دنوں بعد آپ کا کوفہ تشریف
 اسکی یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبل از فروغ نور اسلام عمرو بن الجموح کے گھر میں بکری کا ایک
 بت تھا جسکو وہ پوجا اور تعظیم کرتے تھے جب روشنی اسلام مدینہ میں چلی چند انصار نوجوان
 بنی سلمہ نے (مانند معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن جبل کے) اسلام کے روبرو گروہ
 جھکائی وہ نوجوان مسلمان پوشیدہ اس بت کو نئی سلمہ کی خدمت میں چھینک دیا کرتے تھے
 الجموح اپنے معبود کو گندگی میں اوندھا پڑا پاتے تو اسکو ہندسے اور خوشبو کا پتھر ملے
 پر رکھتے اور رکھتے کاش میں اسکو جان پاتا جسے تیرے ساتھ بے ادبی کی ہر بات کہہ اسکو
 آگ میں جلا دیتا جو انان اسلام اس طرح کیا کرتے عمرو بن الجموح یہ حالت اپنے معبود کو دیکھ کر
 سب سے افرختہ ہوتے اُسے کچھ نہ بنتی آخر عاجز ہو کر ایک روز اس بت کے قریب تلوار نکادی
 اور بت سے کہا کہ اگر تجھ میں کچھ ہو سکتا ہے تو بے ادبی کرنے والوں کو اس حرکت سے باز رہنا جب
 شام ہوئی جو انان بنی سلمہ نے ایک مرامو اقامت مذکور کے کلمہ میں باندھ دیا اور تلوار اٹھائے
 عمرو بن الجموح علی الصباح جب اپنے بھائی کے درشن کو آئے دیکھا تلوار نائب ایک مرکتا تھا
 کے گلے کا پار ہی یہ دیکھتے ہی وہ بے ہو گئے مگر نور اسدم نے عقل کی آنکھیں کھول دیں اپنی بت پرستی
 پر نفرت کر کے فی البید پڑھ یہ شعر کہا

تألمت لو كنت انثا لم تكن انت وكلبا ومطير من قرت

جب عمرو بن الجموح بت پرستی سے توبہ کر کے مسلمان ہوئے مزبانی شاعران کے ہمعصر نے
 حسب حال یہ اشعار کہے **۵** اتوب الى الله سبحانه استغفر الله من ناسه
 وانتی علیہ بالائد باعلات قلبی واسلہ پھر تو عمرو بن الجموح سب مسلمان
 ہو کر بیت عقیہ سیوم اور جنگ بدر میں وضر ہوئے جب جنگ احد میں آئے لوگوں نے کہا آپ
 لشکر میں نکلے لوگوں پر جہاد فرما نہیں یہ سنتے ہی اپنے ہتھیار لے کر پھر کھڑے ہوئے اور کھڑے
 خدا میں نہیں چاہتا کہ اس لشکر پانوں سے بہشت کی زمین پر چلون بعد ازاں قبہ نش ہو کر
 خدا یا بکھے شہادت نصیب کر اور مجھ کو نایب میرے گھر کو واپس نہ پھر آنحضرت معلم کی خدمت میں
 اس نہ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں گا تو اسی
 میں سے جنت میں چلوں گا آپ نے فرمایا ہاں جب وہ شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش کے
 میں سے رہیں گے اُسے اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جھوکے تو جنت میں اسی سے پانوں سے
 جو درست ہو گیا ہے اور دوسرے رواہ میں ہے کہ دیکھا میں نے اسکو کہ پلٹے جنت میں اپنے

آخر حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے سب انصاریوں میں پہلے ہی سامہ الہ غور بن حبیب یا سفیان بن ہشامؓ کے ہاتھ سے احد کے میدان میں شہادت نوش کیا اسپر بھی شقیانے آپ کے کان ناک کاٹ ڈالے جہلائے عرب میں دشمنوں نے جس مقتول کی کال بے عزتی کیا یا سہ تو یہ مرنے کے اُسکے کان ناک کاٹ بیٹھے مثلاً بنا کر چھوڑتے عبداللہ بن عمروؓ و بن الجحومؓ سامہ بنوئی ایک ہی قبر میں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عروہؓ کی پڑی کہ جب عبداللہ بن عمروؓ جنگ احد کو جانے لگے اپنے فرزند جابرؓ رضی اللہ عنہ سے کہہ کر سب سے پہلے میں مارا جاؤنگا میرے ذمہ کا قرض ادا کر دیا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے رہنا چاہتا ہوں جابرؓ نے بھی دیکھا کہ عبداللہ قتل ہو گئے فزون نے اُسکے کان ناک کاٹ ڈالے جابرؓ اپنے والد کی حالت دیکھ کر غمگین ہوئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ جابرؓ تو کیوں افسردہ خاطر ملول ہی جا رہے ہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ شہید ہوا عبداللہ و قرض میرے سر پر چھوڑا جناب رسالتؐ اب نے فرمایا تجھ کو وہ خوشخبری نہ سناؤں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی ہی جابرؓ نے عرض کیا ارشاد ہو وہ کیا ہی آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اُس سے بدوا سطر از ربے حجاب بات کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے بے پردہ بات نہیں کی مگر تیرے باپ سے ہوا ہے میرے نیکے مانگ جو کچھ مانگا ہو میں تجھ کو دوں گا پس تیرے باپ نے عرض کیا اے پروردگار مجھے دنیا میں بھیج دے کہ میں تیرے لئے دوبارہ فزون سے جا کر لڑوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِسکا تو پہلے ہی میرا حکم ہو چکا ہے کہ کوئی باپ یا بھائی نہ بایگا تب تیرے باپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے میرے رب یہ خبر میری پس ماندوں کو پہونچا دے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا کَاۤیۡتَہ۔

روایت۔ بعد مدت کے عبداللہ بن عمروؓ کی قبر بغرض اُسکے کہ اُنکو دوسری قبر میں دفن کر دیا کھودی گئی تو دیکھا کہ عضو آپ کا خراب نہوا تھا مگر چند بال ڈاڑھی کے جو زمین سے ملے ہوئے تھے اور ایک ایک کھجور عبداللہ بن عمروؓ اور عمرو بن الجحومؓ کی ناش پر رکھی تھی۔

روایت۔ ہی کہ عبداللہ بن عمروؓ کے مرنے پر ایک زخم تھا جس پر اُنکا ہاتھ رکھا تھا کسی نے اُنکا ہاتھ مرنے سے ہٹا دیا تو زخم سے خون بہنے لگا پھر اُنکا ہاتھ خود بخود اپنی جگہ پر پہونچا تو خون بند ہو گیا۔ جابرؓ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہؓ نے احد کے میدان میں عمرؓ جیسا ہی کر نیکا ارادہ کیا تو پہلے سے ایک اظہار غنا مہ احد کے شہیدوں کے وارثوں کے پاس بھیج دیا کہ وہ لوگ اپنے مورثوں کی قبروں کا انتظام کریں تو سب نے اپنے اپنے مورثوں کو بعد

پس یہ پسیا میں برس لے قرون سے نکالا تو بہ ستورائے جسمون کو نرم اور آگے باتر کہ جہت پچاۓ
سبیاں ستہ و کھدہ کیوں ایسا نہ ہو شہدائے جان و مال ستہ کو دیکر یہ حیات ابدی خرید کی ہی
حیدر سدر سر بلعم یرد قون۔

۸ سلیم۔ عمرو بن الجموح کے غلام ہیں آپکا ذکر ابن المبارک نے کتاب الجہاد میں بچوانہ حدیث میں
کیا ہے جس سے آپ کی دافری غزوہ احد میں پائی جاتی ہے ابن المبارک نے کہا کہ عمرو بن الجموح بنو
تے آپ کے ساتھ انکا غلام تھا جسکو سلیم کہتے تھے عمرو بن الجموح نے اُسے کہا کہ تو اپنے گھر کو دس
لڑکھم لے کر آیا ہے ان آپکا کیا جائیگا کہ یہ غلام آپ کی خدمت میں رہ کر نیکی پاد سے یہ کہہ کر سلیم آگے
اور نگرین رستہ بھر پڑے۔ و شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ۔

۹ ابواکین۔ انصاری خزرجی آپ بھی عمرو بن الجموح خزرجی کے غلام ہیں سید میان کے ساتھ
جنگ بدر میں حاضر تھے، و احد میں انہیں کے ساتھ شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۱۰ اوس۔ پھرہ اور واو وسین بے نقطہ بر وزن غوث بن ثابت بن امیہ بن حرام بن عمرو
بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار، انصاری الخزرجی البجاری بن عدی بن
میر سے ہیں جسکو بنی مقلہ (میم مفتوح و نہیں نقطہ دار بعدہ الف و آخر میں تار تانیت بروك
انتہا بھی گئے ہیں اوس برادر پداری حسان بن ثابت شاعر و مداح ابنی سلم کے ہیں آپکی والدہ
سکا نام مخطی اسیں ہے نقض و تار نقطہ دار و طار بے نقطہ و الف و تسمو رہ بر وزن جمعی) نہت حارثہ
بن یوزان بن حسان بن ثابت شاعر کی والدہ کی چھری ہیں۔ حسان بن ثابت کی والدہ کاناکہ
فریحہ ارقا و یار غیر منقوطہ و یار قناتہ تختانیہ و عین بے نقطہ و آخر تار تانیت نصیخہ تصغیر نہت خالد
بن حبش بن یوزان بن حسان بن ثابت شاعر کی والدہ کی چھری ہیں۔ بعض نے کہا کہ فریحہ خالد
کی ہیں ہیں نہ انکی دختر ہیں اس قول کے مطابق مخطی والدہ اوس فریحہ والدہ حسان کی چھری ہیں
ہو سکتی ہیں ادرا اگر فریحہ کو خالد کی دختر کہیں تو مخطی فریحہ کی پھوپھی ہونگی۔ یہی یہ بحث کہ اوس بن
ناب مدین شہید ہوئے یا احد کے بعد زندہ رہے۔ ابن اسحق و ربطانی اور ابن ہر قی بیکو صحابہ
مقتدر شہدہ وہ ہیں بار و شہدائے احد میں شمار کرتے ہیں۔ امام المورخین و اقدیمی کا کہنا ہے کہ وہ غزوہ
خندہ و خیبر وغیرہ میں حاضر و موجود تھے، و سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ
رہے ہیں جسکی تائید ابن ہر قی کی ہے۔

بن ہر قی نے اسکا فیصلہ کرویا وہ کہتے ہیں کہ اوس بن ثابت کی شہادت غزوہ احد میں حسان بن
ثابت کی شہادت سے زیادہ تر ثابت ہوتی ہے حسان بن ثابت نے قصیدہ دالیہ میں جسکا مطلع ہے

الا ابلغ المستمعین لوقعة | لیکن یہ شہدائے انقوعہ

کمایہ شہر

ومن اخیل القصب او بن ثابت [شہیدین و سنی الذہب منه، لمشاهدہ
 بمقابلہ شعر حسن بن ثابت کے جو ایک صحابی جلیل القدر شاعر و صاحب انبی معلوم ہیں جنگی شان میں
 آنحضرت صلعم نے انہیں ایدہ بروح القدس فرمایا اور انہیں کہتے ہیں نبوی صلعم میں منبر
 رکھ دیا جس پر وہ کھڑے ہو کر کفار و ملحدوں کی چوہیاں کرتے تھے اور جناب رسالت کا بارگاہ نور
 شد میں مع حبس و مآدامہ بنی خنجر سے سبیل اللہ و رفیقوں کے برادر و پیری اور ہم عصرین
 اور جنگی اشعار کہ از آتایہ نخبہ نہیں سمجھتے جانتے و قدیم رحمۃ اللہ علیہ کا کائنات و عوالم جنگی
 و دہائے نرودہ اند سے بہت دنوں بعد ہی غزوہ احد ستھن بھری ہیں ہوا و قدس رحمۃ اللہ علیہ
 ایلستو تیس بھری ہیں پیدا اور سن دو سو سات بھری ہیں فوت ہوئے رضی اللہ عنہم جمعین۔
 ۱۱ سعد بن معین و دین و دال تینوں حریف غیر منقوط جنگ کا اول مفتوح دوسرا ساسن ہی بن الربیع
 بن زید منقوط و باء موعده و یاء و دو نقطہ زیرین و آخر میں عین سے نقطہ بروزن و سب سے بن عمرو بن
 ابی نہیر بن مالک بن امر القیس بن مالک بن الناعرین تہمت بن کعب بن الخزرج اہل نضار می
 الخزرجی بیعت عقبہ میں آپ اپنی قوم کے نقیب تھے جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لے گئے
 تو عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن الربیع کے درمیان بھائی چارہ کر دیا وہ بھی بہر سے ہیں
 بروز احد بڑی جان بازی کے ساتھ کافروں سے مقابلہ کیا سارا جسم آپ کا زخموں سے چور ہو گیا تھا
 اور وہ مقتولوں میں پڑے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا کون ہے کہ سعد بن الربیع کی خبر لے آئے گا
 تو ابی بن کعب بولے ہیں ہوں یا رسول اللہ چنانچہ وہ مقتول پر گئے دیکھا کہ سعد بن الربیع سر
 اتار کر زخموں میں چور لاشوں کے بیچ میں پڑے ہیں تھوڑی دیر میں انہیں باقی بچے جب ابی بن
 کعب کو دیکھا تو فوراً آنحضرت صلعم کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ حضور صلعم بفضیلہ شہید بن سعد نے
 کہا کہ میرا سلام حضور کی خدمت میں عرض کرتا اور اپنی قوم سے کہنا کہ خدا کے نزدیک اُنکا کوئی
 عذر نہ سنا بنی یثرب کا شرف رسول اللہ صلعم شہید ہو گئے اور انہیں سے کوئی زندہ رہا یہ کہ اور ان کو
 سعد ہمارے رضی اللہ عنہ طرانی نے ام سعید بنت سعد بن الربیع سے روایت کی ہے کہ ام سعید حوین
 الربیع کی دختر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئیں تو آپ نے اُن کے لئے سی ٹریکا
 فرش بچھا دیا اور ام سعید سپر بیچیں تھیں اتنے میں سیدنا عمر فاروق تشریف لے آئے پوچھا
 یہ کس کی لڑکی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اُسکی لڑکی ہے جو مجھ سے اور آپ سے بہتر
 تھا حضرت فاروق نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ وہ کون ہے حضرت صدیق نے جواب دیا یہ اُس کی
 لڑکی ہے جسے آنحضرت صلعم کی زندگی میں اپنی جان فدا کر کے جنت میں بیٹھنے کی جگہ پائی تھا اور ہم

یہ فی رشتے رسول بن ابی مع ان ساتھ معود بن سہ بن جبکہ حق بن جعفر بن حبیب نے کہا ہے شعر

اسم دلی مسود کا السعد بنی سمن	ملکہ من ادکاد عمر بن عاص
اد مر عمود الدین حنی مکنت	اذا عده بالمرهفات السوا مر

دورہ مسود سہ بن خنجر جی اسعد بن عبادہ ۲ سعد بن الزبیر ۳ سعد بن عثمان ابو غنہ ۴
اوسی۔ ۱۔ مد بن معاذ ۲ سعد بن حاتم ۳ سعد بن عبیدہ ۴ سعد بن یزید رضی اللہ عنہم۔

۱۳ خارجمہ۔ خار منقوطہ والفت دراز غیر منقوطہ مکسورہ وجیم منقوطہ بعدہ تار تار ثبث بن زید بن بنی
زبیر بن مالک بن الہر بن ثعبنہ بن کعب بن لہزرج النصارى الخزرجی آپ صحابہ عقبہ عیوم سے
ہجری بن کلم انحضرت صلعم آپ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ تھا
دورہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خسر بھی تھے آپ کی دختر حبیبہ حضرت صدیق عقی
منقوطہ ثبث بن کلم بن سہ ام کلثوم بیبا ہوئیں اور طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ نکاح ہوا اور
خارجہ رضی اللہ عنہ احد میں شہید ہو کر سعد بن الزبیر کے ساتھ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے آپ کو
مدفون بن امیہ نے شہید کیا آپ کے دو فرزند تھے ایک زید بن خارجہ جو بعد موت ہوئے دوسرے
سعد بن خارجہ جو اپنے والد کے ساتھ جنگ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہم۔

۱۴ مالک۔ بن سنان بن عبید بن ثعبنہ بن الالبجر (خدرہ) بن عوف بن الحارث بن الخزرج
النصارى الخزرجی الخدری رضی اللہ عنہ آپ ابو سعید خدری مشہور صحابی کے والد ہیں غراب
بن سفیان کے ہاتھ سے احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ابو سعید خدری آپ کے فرزند رشید گور تہ شہادت میں اپنے والد ماجد کو نہیں پہونچے مگر بوجہ علم اتحاد
کے اپنے والد بزرگوار سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں نام آپ کا سعد بن مالک اور کنیت ابو سعید ہی
جس کے ساتھ وہ مشہور ہیں ابو سعید خدری بردرا احد کھم سنی کی جیسے دیگر صحابی زادوں کے
ساتھ دہیں کر دئے گئے تھے مگر بعد اُس کے دیگر مشاہد میں انحضرت صلعم کے ہم کاب حاضر ہو کر غار سے
راکے اور آپ کثیر روایت احمد صحابہ سے ہیں۔

خدرہ۔ بضم خار منقوطہ سکون دال غیر منقوطہ دراز غیر منقوطہ مفتوحہ و تار تار ثبث ابجر بن عوف
کا لقب ہے۔

۱۵ اعلیہ۔ بن الزبیر بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعبنہ بن عبد بن الالبجر خدرہ بن عوف
بن الحارث بن الخزرج النصارى الخزرجی الخدری غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

۱۶ سعد۔ بن سوید بن قیس (سوید بن عبید) بن الالبجر خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج
النصارى الخزرجی الخدری رضی اللہ عنہ موسی بن عقبہ نے آپ کو صحابہ میں دیکھا ہے ذرہ ہی

نے اپنی شہادت سے حد میں شمار کیا و اللہ اعلم۔

۱۷ | عبیدہ - (مضمر) بن الملعون بن لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن ابی بکر (غزوہ)
الانصار بنی خزرجی رضی اللہ عنہ بقول ابن اسحاق غزوہ حد میں شہید ہوئے۔

۱۸ | ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ
الانصار بنی الخزرجی الساعدی برادر سہل بن سعد صحابہ بدر سے ہیں احد میں شہید ہوئے
رضی اللہ عنہ۔

ثعلبہ فتح نامہ مشہد و سکون عین غیر منقوط و فتح لام و بار موعده آخرین تارتانیت سہل بن
سعد مشامیر ہی پر تھے بن کا نام خزن تھا آنحضرت صلعم نے سہل سے بدل دیا اور وہ آنحضرت
صلعم اور دیگر صحابہ سے حدیثوں کی روایت کرتے ہیں اور انس بن عباس وغیرہ نے روایت
کی ہو سکتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم نے سفر آخرت اختیار فرمایا سہل بن سعد پندرہ برس کے
تھے اور سو برس کی عمر پا کر سن چھٹا نوے ہجری میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد مدینہ میں
فوت ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۹ | ثقب بن فروہ بن ابیہ بن الانصار بنی الخزرجی الساعدی آپ کا عرف آخرت تھا غزوہ احد
میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ آپ کی شیطا میں علامت سیر نے اختلاف کیا ہی ابو نعیم وغیرہ نے
ثقب بن قات بار موعده کے ساتھ تھے کی ہی۔ ابن ماکہ دانی ثقب حرف اول کو تا مثلثہ اور
باقی بدستور ہے۔ ابن القدرح نصابہ نے لقیف ثا مثلثہ و قات و یا رثناۃ تحتانیہ بار موعده
بصیغہ تصغیر کیا۔

بن شاہین نے لقیف ثا و مثله و قات و یا رثناۃ تحتانیہ و قات و یزید قاتل کہا ہی۔ واسد
اعلم بالصواب۔

۲۰ | عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ
الانصار بنی الخزرجی الساعدی غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۱ | عبیدہ - بن مسعود الانصار بنی الخزرجی الساعدی بقول موسیٰ بن عقبہ آپ غزوہ حد میں
شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۲۲ | عمرو - بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن نعم بن مالک بن ابیہ الانصار بنی الخزرجی
الانصار بنی رضی اللہ عنہ صحابہ بدر سے ہیں آپ کو نوفل بن معاویہ دانی نے غزوہ حد میں شہید کیا
رضی اللہ عنہ۔

۲۳ | قیس - بن عمرو بن قیس الانصار بنی الخزرجی ابیہ آپ کی والدہ ام حرام بنت منیٰ

عینی بن ام سلمہ و کدہ انس بن مالک صحابی مشہور کی بین اس رشتہ سے آپ اور انس فائدہ مند
سوانی ہوئے بین ابو عمرو و کدہ آپ کے بدری جوئے بین اہل قحاری نے اختلاف کیا ہوا
آپ اپنے والد عمرو بن قیس کے ساتھ جنگ امدین شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۲۲ انس بن النضر بن النضر بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار
اما نصاریٰ الخزرجی البجاری انس بن مالک بن النضر مشہور صحابی کے چچا ہیں غزوہ بدر میں کسی
ذہب سے حاضر نہ ہوئے اس بات کا اُن کے دل میں بڑا ہی افسوس تھا وہ کہا کرتے تھے قسم ہر خدا کی اگر
کسی جنگ کفر میں اللہ سے مجھے پہونچتا تو دیکھتے گا کہ میں کیا کرتا ہوں کہتے ہیں کہ بروز احد چند صحابہ
سفر غم فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جگہ بیٹھے تھے، تنے میں انس بن النضر آئے اور اُن سے
پوچھا کہ تم لوگ کیوں بڑی سے علیحدہ بیٹھے ہو اُن لوگوں نے کہا کہ رسول خدا اہل شہید ہو گئے تب
انس بن النضر بولے اب تم لوگ زندہ رہ کر کیا کرو گے انھوں نے کافروں سے رُک کر مر و جس بات پر
رسول اللہ صائم نے اپنی جان دی یہ کہا اور بڑی تیزی کے ساتھ تلوار لے کر کافروں سے لڑنے لگے
شتر چھڑا کر چہرے پر لے گئے کہ وہ پہچانے نہ جاتے تھے آخر اُن کی بہن ربیع بنت النضر نے اُن کی اوگیوں کے
پوٹوں یا اُن کے دانتوں کی خوبصورتی سے پہچانا بعض کے کہا کہ اُن کی انگلی پر ایک تل تھا جس سے اُن کی بہن
نے نکو پہنا۔ مروی ہے کہ سفیان بن عوف کے ہاتھ سے آپ نے شربت شہادت نوش کیا رضی اللہ
نس بن مالک بن النضر البجاری خزرجی بجاری ابو حمزہ قادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو سو چھبیس مدیون کے راوی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو انس کی والدہ
ام سلمہ آپ کو کہ دس برس کے تھے حضور کی خدمت میں لے آئیں، در عرض کیا کہ یہ لڑکا میرا ہی میں
حضور کی خدمت کرنے کے واسطے اسکو سپرد کرتی ہوں چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کے
ساتھ ہر موقع پر حاضر رہے، وراپنی خدمت گزار ہی سے حضور کو راضی رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اُن سے مزاج بھی کرتے تھے تو فرماتے تھے اذالذین اسے دوکان والے اور چونکہ انس کو حمزہ ایک
قسم کا ساگ بہت مرغوب تھا، کثراً اسکو کھاتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی کینٹ ابو حمزہ مقرر
فرمائی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دماغی دہکینہ الاداد اور کنیر مال ہو گئے۔ کہتے ہیں اُن کی صلیبی ادلا دسویسے
منہ وز تھی اور ایک باغ کا مقبوضہ تھا جو سال میں دو بار بارور ہوتا سو برس سے زیادہ عمر بھی اُن کی
ہوئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بصرے میں جا رہے اور سن اکانوے خواہ ترانوے ہجری میں بین
فوت ہوئے رضی اللہ عنہ آپ کے نقل شمار سے زیادہ ہیں جسکے لئے ذکر علیحدہ درکار ہے۔

۲۳ ابو اسیرہ یا ابو اسیرہ۔ بن عارف بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن سہل بن
النضر البجاری الخزرجی بٹھے ہیں کہ بروز احد جب آپ کے مقابلہ میں دشمن آپ پہلے تیار رہے

الخزرجی النجاری صحابہ بدر سے پہلے بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۱۱ قیس بن مہدی بن عبید بن شمر بن حبیب بن حارثہ بن ثعلبہ بن مالک بن النجار النجاری الخزرجی النجاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے آپ کو صحابہ بدر اور شہدائے احد میں ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۱۲ عامر بن امیہ بن زید بن الحسام بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار النجاری الخزرجی ہشام کے والد ہیں موسیٰ بن عقبہ نے آپ کو صحابہ بدر میں ذکر کیا ہے الفضل آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ امیہ بن غنم بجزہ وفتح میم ویا رشناۃ تحتانیہ منقوۃ مشدودہ بتائیت الحسام جہد حروف غیر منقوطہ ہشام بن عامر بن امیہ اجلہ صحابہ سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آئینہ روایت کی روایت کی ہے اور اُسے سعید بن جبیر وحمید بن ہلال وغیرہ روایت کرتے ہیں کہہ ہیں کہ نام آپ کا شہاب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام نام رکھا وہ بصرے میں رہتے تھے اور زیاد کے زمانہ تک زندہ رہے سعد بن ہشام بن عامر یا وی ہیں کہ جب ہشام بن عامر مومنین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ فرمایا کرتین نعم المرکان عامر اصیب یوم احد جعفر بن زید سے ابن المبارک نے نقل کیا ہے کہ جعفر نے کہا کہ جب ہم کابل کے جہاد کو نکلے تو ہمارے لشکر میں سلمہ بن اسود اور ہشام بن عامر تھے دونوں نے جنگ مصنوعی کی اور دونوں قتل ہوئے دشمنوں نے جب یہ ماجرہ دیکھا تو کہا کہ دو مرد عرب نے ہمارے جنگ مصنوعی دیکھا اگر ہمیں لڑتے تو کیا کرتے چنانچہ دشمن خود بخود عرب میں گرہیں پا ہو گئے۔ رضی اللہ عنہما۔

۱۱۱۳ صاحب علم ہارثہ بن خالد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار النجاری الخزرجی صحابہ بدر سے ہیں بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۱۱۴ ہارثہ بن خالد بن الحارث النجاری کو موسیٰ بن عقبہ نے شہدائے احد میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے عامر بن خالد کو صحابہ بدر میں ذکر کر کے کہا کہ وہ احد میں شہید ہوئے پس اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے کہ وہ دو ہیں یا ایک صرف نام میں اختلاف ہے (عامر و ہارثہ) ابن عائد نے مفازی میں کہا کہ وہ دونوں ایک ہی ہیں کوئی عامر بن خالد اور کوئی ہارثہ بن خالد کہتا ہے۔

۱۱۱۵ سلیم بن عمرو بن زیاد النجاری بخاری بقول ابن عابد غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ سلیم بن غیر منقوطہ منقوت ونام مسور ویا رشناۃ تحتانیہ منقوۃ و غیر منقوط ابن وزن قلیل۔

۱۱۱۶ ایاس بن عدی النجاری الخزرجی بخاری بن عمرو بن مالک بن النجار سے ہیں بقول ابن عبد البر غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ایاس بجزہ مسور ویا رشناۃ تحتانیہ و انت

۸۴ رافع آپ غلام بن غزیہ بن عمرو لا نصاریٰ الخزرجی النجاری کے بقول ہو غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ غزیہ بن عیینہ منقوط مفتوح و زائے نقطہ دار کسور و یا سے قناتہ تھمیدہ مشدہ بن عمرو بن عطیہ بن قنسا بن مبدول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار الخزرجی صحابہ عقبہ اور احد سے سراقہ بن عمرو کے بھائی ہیں سراقہ بن عمرو جنگ موتہ میں شہید ہوئے ہیں رضی اللہ عنہما

۸۵ حبیب بن تمیم بقول بن ابی حاتم یا ابن زید بن تیمم بن اسیہ خفاف الانصاری الخزرجی البیاضی بقول ابن شاپہ بن غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔
حبیب بن حارث غیر منقوط بر وزن طیب۔

۸۶ سلیم بن عمار بن کعب بن عبد الاشمل بن حارثہ بن دینار بن النجار لا نصاریٰ الخزرجی صحابہ بدر سے ہیں بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض اہل تاریخ نے کہا کہ آپ خیبر کی لڑائی میں شہید ہوئے واللہ اعلم۔
سلیم بن غیر منقوط بر وزن زبیر۔

۸۷ سلیم بن عمرو یا عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمۃ لا نصاریٰ الخزرجی سلمیٰ صحابہ عقبہ و بدر سے ہیں بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض اہل سیر نے کہا کہ سلیمان بن عمرو بن حدیدہ لکھا ہے سلیم بروزان زبیر سلمۃ کبیر بن غیر منقوط سلمیٰ کبیر بن غیر منقوط سلمۃ کبیر بن غنم بن حدیدہ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمۃ لا نصاریٰ الخزرجی سلمیٰ صحابہ بدر سے ہیں بروز احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۸ یزید سلیم بن عمرو مذکور کے غلام بن بقول موسیٰ بن عقبہ جنگ احد میں آپ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۹ غیر منقوطہ سلمیٰ بقول بن اسحاق آپ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام اور بقول بن ہشام بن تیمم بن کعب بن سلمۃ کے حلیف ہیں غلام ہوں یا عیاف دونوں صورتوں میں آپ کا شمار انصار خزرجی سلمیٰ میں ہو سکتا ہے آپ صحابہ بدر سے ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ نوفل بن معاویہ دیلمی نے آپ کو شہید کیا۔

غیر منقوطہ بفتح عین غیر منقوط و کسر نون و فتح تاء قناتہ فوقائیدہ آخر میں تاء تانیث۔

۹۰ رفاعہ بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم (جہلی) بن غنم بن عوف بن الخزرج الانصاری الخزرجی السالمی آپ کی کنیت ابوالولید اور عرف ابن ابی الولید ہی سلمۃ کہ آپ سلمۃ بن زید بن عمرو کی بھی کنیت ابوالولید تھی۔ آپ صحابہ عقبہ اور بدر سے ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔ سالم بن غنم کا لقب جہلی تھا اس لئے کہ آپ کا پیت حاملہ عورت کے مانند

نہرقہ بقاء مفتوح و مہم ساکن و راز غیر منقوط و تار تار نیت۔

سید عبادۃ بن الحساس بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو ابیلوی حلیف بنی سلیم بنی خمر خزرجی صحابہ بدری ہیں احد میں شہید ہو کر وہ اور مجذربن ذیاد بن عثمان بن مالک ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رضی اللہ عنہم۔ عبادۃ بعین غیر منقوطا منقوط و بار موحده مخففہ و الف و دال غیر منقوط و تار تار نیت۔ بعض نے عبادۃ بعین غیر منقوط مفتوح و بار موحده ساکن و دال غیر منقوط و تار تار نیت اخذ کیا اور بعض نے عبادۃ بفتح بین غیر منقوط و بار موحده مشدودہ و الف و آفرین دال غیر منقوط کہا ہے حساس سارے حروف غیر منقوط اور بعض نے خشاش و خا و منقوط اور دوشین منقوط اور غا و ثانی و شین اخیر کے درمیان الف کہا ہے و العلم عند اللہ۔

سید ۵ مجذربن عبد اللہ بن ذیاد بن عمرو بن خرم بن عمرو بن عمارۃ ابیلوی حلیف بنی خمر مجذربن صحابہ بدر سے ہیں آپ کو حارث بن سوید بن اضمات اوسی نے بزدلانہ دغا سے قتل کیا جس کی تفصیل یون بیان کرتے ہیں کہ زمانہ بابت میں درمیان قبیلہ اوس اور خزرج کے عداوت تھی مجذربن ذیاد خزرجی نے سوید بن اضمات اوسی کو جو ایک بوڑھا آدمی تھا اور تیشہ شراب میں لپور تھا قتل کر دیا اور یہی قتل جنگ بعات کا باعث ہوا جو درمیان اوس و خزرج کے قبل از ہجرت واقع ہوئی جس میں اوس کا میاب ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو دونوں قبیلہ واسے، فدا رہیں داخل ہوئے آپ نے دونوں قبیلوں میں صلحت کر دی حارث بن سوید بن اضمات اوسی و مجذربن ذیاد خزرجی بھی انصار یون میں داخل تھے جنگ بدر میں دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے مگر باوجود مصالحت و سلام کے مارت بن سوید بن اضمات کے ہمرکب اپنے باپ کے واسے جانے کی چوٹ لگی یہ بدر میں حارث کو موقع میسر کے، ریزکا ہا تھنہ آپ جنگ احد میں بعد فتح یابی کے بوجہ نافرمانی مسلمانوں کا پاؤں نعرش میں آیا اور بھاگے ہوئے مشرکوں نے مسلمانوں پر پس پشت سے حمل کیا اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر ہاتھ چھوڑنے لگے اسی نتیجہ میں حارث پچھلے سے اگر مجذربن کو قتل کر کے مگھلا گیا پھر واپس مدینہ کو آیا فرمان آئی ہاں ہوا کہ حارث بن سوید اوسی کے مجذربن ذیاد خزرجی کو دغا سے قتل کیا ہے اسکی عیوض میں حارث قتل کیا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً مسی قبا کی طرف سوار ہوئے حالانکہ وہ روزِ جب معمول مسجد قبا کے طائیکانہ تھا۔ انصار اس خلاف معمولی تشریف آوری سے متحیر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی بعد اسکے بیٹھ کر لوگوں سے باتیں کرنے لگے خلاف معمول تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنکر صحابہ کے بعد دیگرے مسجد قبا میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شخص سکو دیکھ رہے تھے کہ حارث بن سوید اوسی سامنے دیکھا لی دیا وہ زندہ جنگ کی یاد سے ہونٹھ چھلکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عویم بن ساعدہ سے فرمایا کہ حارث بن سوید کو مجذربن زباد کے عوض میں قتل کر دے حارث

سے مجھ کو بردہ داخل کیا۔ یہ عویم نے حذر کا علم سننے ہی حارث کو پکڑ لیا۔ حارث نے کہا مجھ کو چھوڑ دو
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ عرض کر دو گا عویم نے حارث کے کہنے کا کچھ بھی خیال نہ کیا حارث
 بردہ کا عویم کو لے جانے لگا کہ جب وہ مسالہ تائب مسجد سے اُٹھے در مسجد پر سواری حارث فرمائی اس وقت
 حارث نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے مجھ کو قتل کیا ہی مگر میں اسلام سے منحرف نہیں ہوں اور
 نہ مجھ کو اسلام میں کسی طرح کا شک ہے یہ کام مجھے ہی بت مفلوحت نفس کے سرزد ہوا ہی اور اب میں
 توبہ کرتا ہوں اور اس کا خون بہا دینے کو حاضر ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گفتار پر کچھ التفات فرمایا اور
 مجھ سے بے رحمی فرماتے تھے کہ حارث نے حضور کی رکاب کی طرف ہاتھ بڑھایا پس آپ نے حکم سابق کی
 تعمیل کیلئے عویم کو فرمایا اور سواری آگے کو بڑھائی عویم نے در مسجد پر حارث کو قتل کیا اور بعض روایت
 میں آیا ہے کہ ابو دجانہ نے حکم بختم حارث کو قتل کیا ہے۔

عویم نے بغیر عیسیٰ وفتح جیم و ذال منقوطہ مشدودہ و راء غیر منقوطہ آپ کا لقب ہی اسلئے کہ وہ فرہ اندام تھے
 اور نام آپ کا عبد اللہ تھی۔

ذیاء و کسر ذال منقوطہ و یا و قناتہ تختیہ و الف و ذال غیر منقوطہ۔

لغات بنیم یا و مودہ و عین غیر منقوطہ و الف و ذال مشدودہ اور بعض نے بنیم منقوطہ باقی بہ دستور کہا ہے۔

دوسرا تذکرہ شہداء اداوی کے بیان میں

۱ عمرو بن معاذ بن النعمان بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشمل بن خثعم بن اسد بن ہاشم بن الخزرج
 بن النبیث بن الاوس الانصاری الاوسی الاشملی سعد بن معاذ سید الاوس کے بھائی اور صحابہ
 بدر سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطی بردہ صزار بن الخطاب نے آپ کو اس در سے نیزہ مارا کہ آپ کے جسم
 سے پانی ہو گیا عزیس پر گر گئے تو صزار نے استہزاء کہا کافک مت ترچلا یز و جلد مت الحزین
 اس وقت تک ضریر بن الخطاب برادر میدان عمر بن الخطاب مسلمان نہیں ہوئے تھے اور اسی روز صزار نے سیدنا
 عمر فاروق کو بھی نیزہ مارا کہ ان کا یہ ضربت نعمت مشکورہ لشکر فتح مشرکین اور انہرام مسلمین ہی واللہ میرا راہ
 تیرے قتل کا نہیں تھا معاذ بن عیسیٰ و فتح جیم و ذال منقوطہ سعد بن معاذ کا ذکر عروہ بن قریظ میں
 آویجہ رضی اللہ عنہما۔

۲ حارث بن نس بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشمل الانصاری الاوسی الاشملی آپ
 صحابہ بدر سے ہیں جنگ حدیبیہ میں ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳ یزید بن اسلم بن مافع بن امرؤ القیس الانصاری الاوسی الاشملی بقول بن النکلی صحابہ بدر سے ہیں بروز
 ان جب موٹھ بھڑکی لڑائی ہونے لگی دشمنوں نے آنحضرت کو گھیر لیا اور مصعب بن عمیر قرشی علماء اسلامی

مشرکوں کو ہٹاتے ہٹاتے شہید ہوئے جنہوں نے فرمایا کون ہے جو ہمارے لئے اپنی جان فدا کرے
 یہ سنتے ہی پانچ جوان انصاری اور چھل کر کھڑے ہوئے جن میں زیاد بن السکون بھی تھے ایک سب شہید ہوئے
 خوب ہی لڑے آخر کار زیاد بن السکون لڑتے لڑتے شک کئے اور زخم سے آپ کا جسم چور ہو گیا تھا زخم
 گردہ انصاریوں کا پہونچا اور مڑ پھڑ کر دشمنوں کو حضور کے پاس سے ہٹا دیا تب آنحضرت صلوٰۃ
 زما کو جو زخموں سے چور رست پڑے ہوئے تھے اٹھا منگایا وہ اپنے قہر مبارک سے ایک لگا کر
 بیٹھا یا تو زیاد کی دلی امید برآئی اسی حالت میں حضور کے قدم ٹیکے ہوئے جنت کو سدبار بنی تھے
 بعد اُن کے بیٹے۔

۴۴ عمارۃ بن زیاد جو صحابہ ۴۴ سے ہیں اسی معرکہ میں لڑتے لڑتے زخمی ہوئے آپ کے جسم پر چور
 زخم لگے جگہ مدینہ سے آپ نہایت ہی بے سکت ہو گئے تھے رسول اللہ صلوٰۃ نے انکو بھی قدم مبارک
 کی ٹیک لگا کر بٹھایا تھا کہ اسی حالت میں آپ کے طاہر روح نے اور کر و نہ رضوان کے دونوں پیروں
 واہ ری باپ بیٹے کی تھکیرا۔ دونوں بھی لڑتے لڑتے تھک چکے تھے وہ تیسرے قدموں کے نیچے
 یہی دل کی حسرت یہی ارادہ ہی تھا کہ یہ شہر گزشتہ قدم یا اگر اسی نہ کہیں تو ہرمان پر کسے دگر
 در زایدہ رضی اللہ عنہما۔

۴۵ یا و بکر از منقوطہ بعد یا و مناقہ تکتہ و لک و وال غیر منقوطہ۔

سکون بسین غیر منقوطہ دکان و نون بر وزن حسن۔

۴۶ عمارۃ بسین غیر منقوطہ مضبوط و محو و من و ر غیر منقوطہ مستوح و ثابت بوزان بعد رہ۔

۴۷ ثابت بن وقش بن زبیر بن عوف ابن عبد اللہ شہید ہوا وہی وہ شہلی و بعض روایت میں
 رفاعہ بن وقش وارد ہے۔ جبے رسول اللہ صلوٰۃ کو سوا ہوئے ثابت بن وقش یا رفاعہ بن وقش و ایمان
 ابو حذیفہ کو مدینہ کے قلعہ یا بندہ پیر پر جو یوں ابھون کے تھے چڑھا دیا کہ وہ دونوں بڑے بوڑھے آدمی
 تھے دونوں نے سمجھنا نہ سکا کہ حکم کی تعمیل کو کی گئی آپ میں ثابت بن وقش نے ایک نے دوسرے سے
 کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے کہا کہ میں تم کو اس میں ثابت بن وقش نے کہا کہ میں تم کو اس میں
 کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہم چشموں اور عیدوں سے علیحدہ رہیں گے گون کا چھوڑنا شرم کی بات ہے تم کو کس کا
 انتقام ہے پندریکے سہان چرخ عمری ہو رہے ہیں آج وہ بے پاکہ چلو شہادت کا فرق علیہین شہید
 وہ دونوں اپنے گھر سے تھے تو ان احمد بن مسعود اور کافرون ستم خدازا کی کہنے لگے ثابت بن وقش
 رفاعہ بن وقش و شہید ہوئے۔

۴۸ رضی اللہ عنہما بعد یا و مناقہ تکتہ و لک و وال غیر منقوطہ۔

۴۹ عمارۃ بسین غیر منقوطہ مضبوط و محو و من و ر غیر منقوطہ مستوح و ثابت بوزان بعد رہ۔

۱۴ اعیان بن جہل بن حشر بن قلیع بن جریش بن عبد اللہ الشہل الانصاری الاوسی الاشہلی بن شہید ہونے
رضی اللہ عنہ صفوان بن امیہ نے آپ کو قتل کیا۔

عباد بن غیر منقوط مفتوح و بار موحہ مشدہ و الف و دال غیر منقوط۔

۱۵ ایاس بن اوس بن عتیک الانصاری الاوسی الاشہلی بقول موسیٰ بن عقبہ احد بن اد۔ بقول ابن
جنگ فہدق بن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ایاس کبسر عہدہ فتح یار ثناء تکتہ و الف و سین غیر منقوط۔

۱۶ رفاعة بن اوس بن زعور ابن عبد اللہ الشہل الانصاری الاوسی الاشہلی ابو الاسود نے آپ کو
احد میں ذکر کیا اور بقول ذہبی آپ جنگ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

رفاعة کبسر غیر منقوط و فار و الف و عین غیر منقوط۔

۱۷ جہل بن رومی بن وقش بن زعبہ الانصاری الاوسی الاشہلی معرکہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ

۱۸ رافع بن زید بن یزید بن کرز الانصاری الاوسی الاشہلی صحابہ بدر سے ہیں احد میں شہید ہوئے رضی اللہ
عنہ اور بعض نے کہا کہ وہ من بن یحییٰ بن فوت ہوئے واللہ اعلم۔

۱۹ زید بن اسکن بن رافع بن امر القیس بن عبد اللہ الشہل الانصاری الاوسی الاشہلی آپ صحابہ بدر سے
ہیں برذر احد مع اپنے فرزند احمد بن زید کے شہید ہوئے رضی اللہ عنہما۔

۲۰ عبید بن الیہمان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد اللہ مغم بن عامر بن زعور الانصاری صحابہ عقبہ
سبوم اور بدر میں ہیں برذر احد شہید ہوئے رضی اللہ عنہ عکرمہ بن ابی جہل نے آپ کو قتل کیا۔

عبیدہ صخر عبد برذر زبیر اور عوف آپ کا شیک برذر بن تقی بن۔

الیہمان بقیۃ ثناء فوقیہ و یار ثناء تکتہ مسموہ مشدہ و بار و الف و ون۔

۲۱ ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن زبیر بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف
انصاری لوسی بقول ابن کثیر آپ صحابہ بدر سے ہیں آپ کی کنیت ابو النہات ہے اسلئے کہ وہ اپنی لڑکیوں سے زیادہ

محبت رکھتے تھے برذر احد اپنے کمان تھا کہ میں کا زدن سے بڑا لنگہ اور اپنی لڑکیوں کو بھی دیکھا آپ کو لنگہ حبشہ میں
کھساروں کو بوجھنا فرمائی ہر میت کے موخہ دیکھتا تو اپنے استغاثی کے حضور میں عرض کیا کہ میں اپنی لڑکیوں

کے پاس جانا نہیں چاہتا میری آرزو ہے کہ تیری رہ میں مارا جاؤں چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اسی طرح میں
شہید ہوئے رضی اللہ عنہ بعض کہتے ہیں کہ آپ جنگ خیبر میں شہید ہوئے واللہ اعلم۔

۲۲ حنظلہ بن عمرو (ابی عامر) بن صفی بن مالک بن امیہ بن ضبیعة بن زید بن عوف بن عمرو بن
عوف بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی رغیل ملائکہ حنظلہ کے باپ کا نام عمرو یا عبد عمرو تھا اور

کنیت اسکی ابو عامر تھی وہ زمانہ جاہلیت میں راہب کے لقب سے مشہور تھا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہم فاسق کہا کرتے تھے اور وہ توریت و انجیل کتب سماویہ کا عالم بدستور نمبر آخر الزمان اور
 نبی کا ذکر کیا کرتا تھا جب کہ آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے تو سدا نور سے منکر ہو کر سنے لگا
 کہ اب ایسا منبر یہ ہو گا مگر وہ آپ نہیں۔ نقل ہو کہ ایک روز ابو عامر نے آنحضرت صلعم سے
 کہا کہ کوئی تین روز بکواسے اسے ہیں اپنے فرمایا اسکو دین خیف کہتے ہیں ابو عامر بولا کچھ باتیں اپنے اُس میں
 مرد بن جو دین خیف میں نہیں ہیں اپنے فرمایا کہ بل جنت بھاعلی و جہا وہ مرد و بو را کہ حق تعالیٰ بھکون عین
 موت و سہ اپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کے ساتھ ایسا ہی کرے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ آنحضرت صلعم
 فرمایا کہ وہ مرد و سہ سے ملے کو چلا گیا و رشتہ کین قریش سے جا ملا اور ان کے ساتھ جنگ احد میں آیا
 و پہلے اسی مسلمانوں سے لڑنے کی ابتدا کی اور سب سے پہلے بھاگا اور قریش کے ساتھ بکے واپس گیا
 و دردمن بنے قسطنطنیہ دار السدانت و در شرفی کو چلا گیا اور وہاں بحالت غربت سن نو یا دس ہجری میں
 فی اللہ ہوا ہر قل شاہ قسطنطنیہ نے اُسکا سرو کھانا بن عبدالمیل ثقفی کو دیدیا اُسی ابو عامر فاسق کے
 فرزند و محمد حضرت خلیل رضی اللہ عنہ ہیں جو پہلے مسلمان تھے چونکہ ابو عامر آنحضرت صلعم کا
 بڑا ہی دشمن تھا خنظلہ نے حضور صلعم سے عرض کیا اگر حکم ہو تو میں اپنے باپ ابو عامر کو قتل کروں اپنے
 فرمایا کہ ابماندنہ پاسے جس روز احد میں لڑائی کا آغاز ہوئے والا تھا اُس سے پہلے ایک روز خنظلہ
 نے جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سلول منافق سے نکاح کیا تھا اور شب کو اپنی منکو ح سے خلوت کی وہی سلول
 بستر سے اٹھ کر بی بیہوش رہ گیا و لیکر رزمگاہ کو چلے گئے اور جبکہ آنحضرت صلعم بذات خاص غازیوں کی صفیں
 سیدھی کرتے تھے آپ موقع پر پہونچے اور جاتے ہی ابوسفیان بن حرب سے بھڑکے اُسکے گھوڑے کے پاؤں
 کاٹ ڈالے اور اُسکے قتل کو آمادہ ہوئے تو ابوسفیان حنا کہ بن ابوسفیان ہوں کوئی مجھے بچا دے ناگا ہوا
 بن شوب خنظلہ پر ٹوٹ پڑا اور ایک وار تلواریکا ایسا لگایا کہ وہ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ آنحضرت
 صلعم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ خنظلہ کو فرشتے نکلا رہے ہیں۔ ابواسد ساعدی کہتے ہیں کہ جب میں نے
 آنحضرت صلعم کو فراتے سنا کہ خنظلہ کو فرشتے ہنڈا رہے ہیں اُنکی نعش کے قریب جا کر دیکھا تو خنظلہ کے سر
 کی ٹیک رہ رہے میں اُنکے پاؤں آنحضرت صلعم کی خدمت میں واپس آیا اور چشم دید ماجرہ عرض کیا اپنے فرمایا
 کہ جسکی منگو سے دریافت کرنا چاہئے ابواسد ساعدی کہتے ہیں کہ جب ہم مدینے کو واپس آئے تو آنحضرت صلعم
 نے جمیلہ زوجہ خنظلہ کے پاس کھیچو کھیچو دریافت فرمایا کہ خنظلہ حب احد کو گئے ہیں تو کیا حال تھا جمیلہ نے
 جواب مستعملہ عرض کیا کہ خنظلہ جہاد کی شرکت کا نہایت ہی مشتاق باوجودیکہ پانی کا محتاج
 تھا قبل از غسل جنگ کو چلا گیا۔

۱۲۱۱۱۱ بن قنادة بن ربيعة بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوث بن عمرو بن عوف
 بن ضاری لاوسی ہوا پیر سے ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳۳ مالک بن نمیر الانصاری آپ حلیف بنی معاویہ انصار اوسى کے محبا بہ ہستے ہیں آپ کے والد کا نام ثابت اور والدہ کا نام نمیرہ انھیں کی اہلیت سے مشہور ہیں غزوہ بدر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

نمیرہ تصغیر نملہ جبکہ حرف اول نون ہے، اور بعض نے نملہ مکبر بر امل کہا ہے اور بعض نے نمیرہ بنار مناة فوقیہ کہا۔

۳۴ قرۃ بن عقبہ بن قرۃ حلیف بنی عبد شمس انصار اوسى کے ہیں غزوہ بدر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۳۵ عبد اللہ بن مسعود بن مالک بن اہمار ث بن عدی بن الحد بن حارث بن ضیعۃ البہوی، انصاری حلیف انصار اوس بنی عبید کے محبا بہ ہستے ہیں آپ کی والدہ کا نام انیسہ بنت عدی ہے عبد اللہ بن زبیری کی ضرب سے معرکہ بدر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ آپ کی والدہ انیسہ آپ کو ایک طرف اور محمد بن زیاد و دوسری طرف اونٹ پر لادے اور دونوں طرف کا بوجھ برابر تھا لوگوں نے براہ عجب کہا کہ عبد اللہ بن مسعود بحجم محمد بن زیاد و بٹے پتلے ہیں دونوں کا وزن کیوں برابر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوئے ہذا محمد و نولہ کو ان کے کام سے برابر کر دیا۔

سورۃ مدینہ منقوۃ مفتوح و لام ماسورہ و یمہ مفتوح آخر میں تثنیث۔

کعبہ بنی سعد انیسہ تصغیر اسد

۱۔ تقری کعبہ یا منقوصہ یا موصوہ و سکون میں غیر منقوط و یا غیر منقوطہ و الف مقصورہ۔

۳۶ ایمان لقب مشہور یا بوند یفہ کینت حسیل بکسر حاد غیر منقوط و سکون میں غیر منقوط و یا حسیل مضمر بر وزن حسین یا حسیل مکبر بر وزن قتیل آپ کا نام ہے حسیل بن جابر بن ربیع بن فروق بن الحارث بن مالک بن قطبۃ بن عبس عسبی سبکون یا موصوہ منقوطہ اہاں آپ کا ثابت نشتر کے ساتھ مذکور ہوا ہے وہ کوئی جہیز کر کے مدینہ کو چلے آئے اور بنی عبد الاشمل اوسى کے ساتھ ہجرت ہوئے اسی سے محمد کا لقب ایمان مشہور ہوا، بخون کے مدینہ میں عقد کر لیا و ایمان مدینہ پیدا ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں قدم رکھے فرمایا تو دونوں باپ بیٹے نے سلام قبول کیا و غزوہ بدر میں شامل ہوئے ان کا رادہ کیا مگر مئی القوت نے قسم لے کر دونوں کو روک رکھا آخر کار غزوہ احد میں دونوں شامل ہوئے جب مسلمانوں کے پانچویں چھٹے اسی مدینہ میں مسلمانوں کے ہاتھ ابو حذیفہ نے اپنے بھائی حذیفہ بن حذیفہ کا رتے سے میرا باپ ہے میرا باپ ہے میری سوتیلی بوجہ حذیفہ مسلمانوں کی آپ تمہیں کا گھوٹ نوش کر کے روضہ صوان لے بیوہ کے لئے لگے حذیفہ یغیر اللہ حکم کہہ کر خاموش ہوئے اور اپنے باپ کا خون بہا نہیں لیا مسلمانوں کو معاف کر دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کے

و سے جانے کاں منہ تو فوراً بہ نرب۔ منہ قانی کے سے ہر قاتل و مقنوں دونوں ماجورا اور
تک بین رشتی اس مہم۔ منہ غریب ایمان کیا بجا سے ہیں آپ کے فضائل و ثنوں سے تادم
ہیں نہ سب کی خدمت میں مدائن کے عامل تھے اور کسی جگہ پر رہے حضرت عثمان کے محل
و رہی مرقی سے حد سن چھینش پھر تی میں فوت ہوئے در وہ آنحضرت صلعم کے رزار و سے گئے
و در و رت شریک کے راز سے ہیں رضی اللہ عنہ

۱۰۰ تا بت بن نہ مداح بن نعیم بن نعم بن ایاس اسبوی حلیف بنی عمرو بن عوف اوسی ہیں
عبید کے تب کو بت بن الدحدادہ لکھا ہر علی ہذا آپ کی کنیت بھی ابوالکرارح یا ابوالدحدادہ ہر
رہیں جب مسلمانوں کو پریشانی سے موغد و کھانا سوقت تا بت بن الدحدادہ آگے بڑھے و پرکار کر
کنٹ سے نہ دیویری طرف دیکھو بین تا بت بن الدحدادہ یون بالغص اگر سوں نہ مدعم بھداق
رہ منہ وہ ہمد میرت شہید ہو گئے توحیمانی جبر لکھو و کئی خبر لکھتا ہا سے دل کے خون
دیو ہا رہی ہر حق تقد تو زندہ ہوا بھی لقوم ہر جو کبھی نہ دیکھا ہیں تم ہوگون کا فضل ہر سب کے سب
سے بن کے سے مشرکوں سے لڑو ہر دیکھو مد تقی ہر ہا سے دینے والا او بھارتی مدد دینے والا
ہر سکر پند نصاری تا بت بن الدحدادہ کے سارے پوئے انھوں سے مع نما پنجوں کے دشمنوں سے
نہ کیا و در ہر شہ ایک خول مشرکوں کا سید مسند ہا رہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا
نہ ہی ہیں۔ ہر ابن خطاب ہر غنہ تھے وہ سب مسلمان ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا
سے تا بت کو من مذہب سے غیر ہا اگر شہد جسم سے ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا
سب کے سب سہر ہوئے رضی اللہ عنہم یہ سب غیر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا
آنحضرت صلعم مع حیثیت و مہر کے جد کی گئی ہیں شہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا ہر ہا
ساں فیہ کی دیکھی و دیکھتے کو پتا ہوا۔

ذیل

۱۰۱ شہید و ن کے ذکر میں جو ہر جرین و در دونوں قبیلہ انصار۔ جزیر و وس سے نہ گئے ہر شخص
بغرض شہادت اسلام ان دونوں نے اپنی جانیں فدا کر دیں و دیکھی حقیقت انصاری ہیں انا بخلہ
اوسب بن قوس مزنی مع اپنے خلیج ہارث کے اپنی بھین بن لئے ہوئے جبل مزنی سے مدینہ
میں واسطے فروخت بھین و ن کے یا بھور و فود و ارد ہوئے تو مدینہ کو مردوں سے خالی پایا مگر ہر کے
درعو بن و بان موجود ہا سے ان دونوں نے پوچھا کہ شہر کے مرد کہاں گئے مدینہ کے موجودین
ہوئے کہ سوں شہد صلعم مشرکین قریش سے جنگ کرنے کے لیے اہل کو گئے ہیں ان دونوں نے

کہ کہ ہم بھی وہیں رہا کرتے تھے۔ خدا نے وہ دونوں مرنے پر قاصد بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر مشرکوں کو سلام ہوا۔ اس وقت تک انھوں نے غلبہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد مشرکوں کو موت ہو گئی تھی۔ جب یہ جی نہیں پہنچتے تھے مسلمانوں کے ساتھ ہونے میں شریک ہو گئے تھے۔ یہیں مشرکوں کے ہونے کا براہِ احد کے کھڑے ہو کر مسلمانوں کے پیچھے آئے۔ بنی قلد بنی اولیہ و رملہ بن ابی ہاشم نے حضرت سیدہ فاطمہؓ کو فرمایا کہ تم مسلمانوں کے پیچھے آؤ۔ یہ سب مصلحت ہو گئی کہ گمانہ و بگمانہ کی تمیز باقی نہ رہی۔ یہ وہ ایک دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جنگ کا آگیا۔ فرمایا کہ میں گروہ کو کون روکے گا وہب بن قباوس بول اٹھے ہیں۔ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیچھے ہونے پر تیرا اندازہ کر کے لگے۔ جس سے ان کا موٹا ہونے سے روکے ہوئے اس کے بعد دوسرا گروہ مشرکوں کا سامنے آیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گروہ کو روکنا وہب نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہب نے نہ کوئی چیز اور تشبیہ بتا دی۔ مشرکوں کا موٹا کچی تلوار کی طرح مر گیا۔ بعد ازاں ایک شکر مشرکوں کا سامنے دینا دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے مقابلہ میں کون کھڑا ہوتا ہے؟ وہب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور جنت کی بشارت سے دل خوش کرو۔ وہب نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل شکر میں شکر ہوا۔ اس کے بعد صاف کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی مسلمان وہب کی نبرد آزمائی دیکھ رہے تھے۔ وہب لڑتے لڑتے گروہ کفار کی دوسری طرف نکل گئے۔ ورا دھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر اللہ تعالیٰ نے آواز جاری کی۔ اور وہب دوسری طرف سے پھر کر مشرکوں کی فوج میں چلے گئے۔ اور یہی اندازہ ان کی جنگ کرنے کا رہا۔ آخر کار دشمنوں نے وہب کو ہیر پیا ان کی تلوار باور بر چھیا۔ ان وہب پر تیرے لگین وہب شہید ہو گئے۔ یعنی اللہ عنہ وہب کے جسم پر بیس زخم بر چھپوں کے کاہلے لگے تھے اور ان کی لاش کو مشرکوں نے منہ کر دیا۔ بعد ازاں وہب کے وہب کے بھیجے۔

۲۔ حارث بن عقبہ بن قباوس اپنے چچا جان کی طرح مشرکوں سے برا کر شہید ہوئے۔ یعنی اللہ عنہ سیدہ فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے یہی نبوت حبیب میں اپنا مرنا چاہتا ہوں وہ موت ہی حبیب دونوں مرنے پر۔ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ جو ہر دلی درد دلاوری وہب بن قباوس سے جنگ حدیث و لکھی گئی ویسی کسی معرکہ میں کسی دیکھنے میں نہیں آئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابوجہل نے زخموں کے جو آپ کے جسم پر پڑے تھے مرنے کو خود با کر قبیلہ اتارا مرنے کے پاس ایک چادر سرخ لکیر وں یا سرخ بوٹیوں کی تھی اس کو اوڑھ کر دفن فرمایا۔ سعد بن ابی وقاص یہ بھی کہتے تھے مجھ کو زبردی کا ش میری موت بھی اسی طرح کی ہو۔

۳۔ عبد اللہ بن حبیب سعدی اور ابوہریرہ جیسے درمیان پریشانہ تھے ہی من اہلبیت محمد بن امیر بن سعد بن سید بن مکر بن عبد شمس الکسانی اہلبیت حبیب بن امیر بن سعد بن سعد

سب کو خیر کے شہیدان میں ذکر کیا ہے اور انہیں کی تائید دہی نے کی ادا امام و اقدی رحمہ اللہ
 نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عیسیٰ کو شہید ادا میں کیا ہے ابن حجر بر خلاف و اقدی قول
 کو دے کہ تین و شہد علم ادا کے بجائے۔

۴ عبد الرحمن بن عیسیٰ بقول امام و اقدی حدیث شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۔ شریقی انیسویں سرزمینی یودی نبی نصیر یا نبی قیظاع یا نبی قیطون اور عمار پہو سے
 بن گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی پہلی کی اپنے اپنے قوم سے کہ تم لوگ
 جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موعود ہیں اور انکی مدد کرنی تم پر واجب ہے کیوں انکی مدد نہیں
 کرتے یہودیوں نے کہ کہ آج یوم السبت ہے اسلئے ہم کچھ نہیں کر سکتے شریقی بوسے یہ کوئی بات نہیں تمہارے
 سر پر خیر حرکت ہے اور میرا شکل مد کا ذکری میں ضرور جاؤ گا یہ کہ اور مسلح ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
 حاضر ہوئے اور شرکوں سے خوب سی جی چھوڑ کر برہ جسم کا رخنوں سے چور ہو گیا جب مرنے لگے کہا کہ سارا مال
 میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے جو چاہیں کریں کے بعد وہیں بن بقی بوسے رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بروز تہ شریقی ساقی یہود و یسلن ساقی فارس و ربال ساقی حبشہ ہو گئے دیکھنے والا قی جاؤت کہ نہیں
 معہ ساقی شہید۔ آئینگی ہر ایک جان اس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ ہو گا۔ رضی اللہ عنہم۔

۶۔ زمرہ بن عامر اسمی بقول ابن الکلبی آپ سب سے پہلے ادا میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۷۔ رفاعہ بن مسروح ابدی بقول ابن اسحاق آپ شہدائے خیر اور بقول صاحب تہذیب شہدائے ادا
 سے ہیں رضی اللہ عنہ۔

۸۔ عقیقہ بن ابی نعیم غزوہ ادا میں شہید ہو گئے تو آپ کے فرزند بشر یا بشیر رونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب رہے کہ تو اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا تیری مان ہو وین
 بشر یا بشیر نے عرض کیا ہاں میں راضی ہوں رضی اللہ عنہم۔

۹۔ حارث بن سیم بقول عدوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں ادا میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۰۔ مالک بن نفل خزاعی و اس کے بھائے النعمان دونوں بروز ادا طلحہ لشکر سلام تھے دونوں
 شہید ہو کر ایک ہی قبر میں دفن ہوئے رضی اللہ عنہما۔

طلحہ بروزان سلیقہ وہ گروہ ہے جو شکر و نین بطور مجر آگے آگے چلتے ہیں۔

۱۱۔ ایسا بن موسیٰ بن عم و بقول موسیٰ بن عقبہ ادا میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

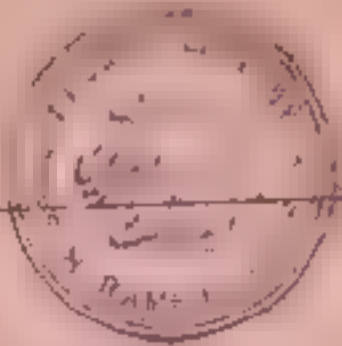
۱۲۔ ایسا بن موسیٰ بن ایسا بن بقول وہی ادا میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

سب ایک سو چھ شہید ہوئے ان میں شفیق علیہ و مختلف فیہ شہدائے شامل ہیں اگر مختلف فیہ علوہ کیوں
 توجہ بہتر بقول امام و اقدی یا کم و بیش مجمع علیہ ہو گئے۔

نقشه مشرکین مقتول کا جو احد میں مارے گئے

نام مقتول مشرک	قبیلہ	نام قاتل
عبد اللہ بن حمید بن زبیر -	بنی اسد	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اللہ عنہ -
طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار -	بنی عبد الدار -	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ -
عثمان بن ابی طلحہ -	"	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ -
یوسف بن ابی طلحہ -	"	سعد بن ابی وقص رضی اللہ عنہ -
مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ -	"	عاصم بن ثابت بن ابی اللاحج رضی اللہ عنہ -
حارث بن طلحہ -	"	ابن -
کلاب بن طلحہ -	"	زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ -
جلاس بن طلحہ -	"	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ -
ارطط بن شرجیل -	"	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ -
فارط بن شریح بن عثمان صواب	"	مولی بنی عبد الدار قرمان منافق -
ابو عزیز بن عمیر -	"	"
ایو الحکم بن الافنس بن شرقی -	بنی زہرہ	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ -
سباع بن عبد العزی -	خزاعی	حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ -
ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ -	بنی مخزوم	قرمان منافق
ولید بن العاص بن ہشام -	"	"
امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ -	"	علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ -
خالد بن الماعز -	"	قرمان منافق -
عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ -	"	حارث بن الصمت رضی اللہ عنہ -
عبید بن حاجر -	بنی عامر	ابو دجانہ رضی اللہ عنہ -
شیبہ بن مالک -	"	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ -
ابی بن خلف -	بنی جمح	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم -
ابوعزہ عمرو بن عبد اللہ شاعر -	"	عاصم بن ثابت بن ابی اللاحج -
خالد بن سفیان بن عوفیت -	بنی عبد مناف کثر	"

نام مقتول مشرک	قبیلہ	نام قاتل
یوسف بن سفیان بن مویث - یوسف بن سفیان بن مویث - سرب بن سفیان بن مویث	بنی عبدمنہ بن کنانہ	
تیسرا مشہور		



شہداء بیر معونہ کے ذکر میں بیر معونہ مکہ منظمہ اور عسفان کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے بلاد
بہل میں واقع علیہ رحمۃ اللہ ہیں کہ وہ ایک چشمہ ہے چشمائے بنی سلیم سے جو درمیان ارض بنی عامر
اور رض بنی سلیم کے واقع اور دونوں ارض دو شہر شمار کئے جاتے ہیں بیر معونہ سے - اس سے یہ
کا حال ہے اب سیر اور اصحاب بخاری نے یوں ذکر کیا ہے کہ ماہ صفر سن چار ہجری میں قبیلہ کذبی مارتے ایک
مشرک جس کا نام مادر بن مالک بن جعفر تھا کنیت اُسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ ملاعب الاسد (بہ حیثیت یا نبی و تکے
کرنے پر نبی) کے عقب سے مشہور تھا دو گھوڑے اور دو سائڈ نیان لیکر مدینہ منورہ کو آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
منور میں بطور تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا کہ مشرک کا ہر بے لیاقت قبولیت کی نہیں رکھتا جہاں اپنی ہو سکو
دعوت، سلام کی تو اس نے نہ اجابت کی نہ انکار ہی کیا بلکہ اسلام کی حقیقت اور خوبو بکا مقربہ کر ملتی ہوا
کہ چند صحابہ کو میرے ساتھ روانہ فرمائی شاید میری قوم کے آدمی انکے سمجھانے سے راہ راست پر آویں
اور دین، سلام کو قبول کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی اپنے صحابہ کے نسبت بخدا والوں سے اندیشہ ہے عامر بن
مالک نے عرض کیا کہ حضور اسکا اندیشہ نہ کریں میں آپ کے صحابہ کا مددگار ہوں کیا مجال کہ کوئی انکی طرف
چشم بستہ نگاہ کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جوانان خدا پرست کو اُسکے ساتھ جانے کے لئے انتخاب
کیا اور وہ اشخاص قرآن کے نام سے مشہور تھے ان لوگوں کا کام معمولی یہ تھا کہ دنگوں تک سے
مکرمین چن لاتے اور اہمات المؤمنین کے جھروں میں پہنچاتے اور کبھی ان لکڑیوں کو فروخت کر کے
اُسکی قیمت سے اصحاب عہدہ کے کھانے کی چیزیں خرید کر لے لاتے اور بعض اشخاص ان میں کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیٹھایا کرتے تھے اور رات کے وقت کوئی مسجد سے نکل کر حوالی مدینہ منورہ میں جا کر
قرآن کی تعلیم کر کے نمازین پڑھتے اور صبح ہوتے اپنے اپنے کام میں لگ جاتے انھیں اصحاب پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مندر بن عمر کو افسر مقرر فرمایا کہ بیر معونہ کے جانی کا حکم دو فرمایا اس سرپرست کے اشخاص
کی تعداد یا لئیس اور شتر بیان کی گئی ہو مگر اس قدر نام کتب سیر اور مغازی میں پائے نہیں گئے عامر بن
مالک تو حکم حضور کا سنتے ہی آگے کو روانہ ہوا مندر بن عمر مع اپنے ہمراہیوں کے مطالب پر بیر کے

ساتھ جو بنی سلیم سے تقابیر معونہ کی طرف روانہ ہوئے جب پر معونہ پہنچے تو اسی جگہ کو درگاہ
 زرارہ بکر سوار یون سے اترے اور سواری زبار بردار بنی کے ہانور ان کو چرنے کے لئے چھوڑ دی
 حارث بن الصمد اور عمرو بن امیہ ان جانوروں کے ساتھ گئے۔ منذر بن عمرو نے حرام بن عثمان کے ہاتھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدایت نامہ دیکر کہا کیا اسکو عامر بن طفیل کے پاس بھیجا دجو بنی عامر کا سردار ہے۔ سرگاہ
 حرام بن عثمان معہ نامہ مبارک عامر بن طفیل کے پاس پہنچے تو اسے نامہ مبارک کو پڑھا اور جمعیت
 حرام بن عثمان کو شہید کر دیا۔ بنی عامر کو واسطے جنگ مسلمانوں کے چکر لگا تو بنی عامر نے ہوشیاری
 عامر بن مالک ابو براہ کے اسکام میں شریک ہونے سے انکار کیا تب عامر بن الطفیل بنی سلیم وغیرہ کو
 اپنے ساتھ لیجا اور سب کو قسم دلائی کہ کوئی غیر مسلم بناوہ نہ افرق نہ سب مسلمانوں پر ہمارے اور انکو
 گھیر لیا تو مزنا کیا نکرہ مسلمانوں نے بھی انکا مقابلہ کیا مگر کیا کر سکتے تھے مسلمان تھوڑے اور دشمن کی جمعیت
 بڑی تھی آخر کار سب مسلمان یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے صرف منذر بن عمرو سردار سریر اور حارث بن
 الصمد اور عمرو بن امیہ جو ہوشیار تھے ہمراہ تھے سب جنگا ذکر اپنے موقع پر ہوگا۔

۱۔ عامر بن نفیرہ (ابو عمرو) آپ کی کنیت ہی آپ مولد بن ازد سے سیاہ رنگ پہلے طفیل بن عبد اللہ بن سمرہ کی مملوک تھے اسی حالت میں قبل اسکے کہ رسول اللہ صلعم دارالرقم میں تشریف فرما ہوں اپنے سلام قبول کیا اسیوبہ سے آپ کا آقا آپ کو طرح طرح تکلیف دیا کرتا تھا چنانچہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو آپ کے آقا سے خرید کر کے آزاد کر دیا جس حالت میں کہ جناب رسالتا پ مع اپنے پیار فاسکے بارادہ ہجرت فارثور میں پوشیدہ تھے عامر بن نفیرہ تمام دن مارٹو کے قریب بکریان چراتے اور شام کے وقت بکریوں کا رورہ دونوں صاحبوں کو پوچھتے جب آنحضرت صلعم مدینہ کو تشریف لے آئے تو آپ بھی مدینہ پہنچے اس لیے آپ کا شمار مہاجرین و مولیٰ نبی تیم بن مرہ میں ہوتا ہی آپ غزوہ بدر و غزوہ مدین حاضر تھے چالیس برس کی عمر میں آپ کو عامر بن الطفیل بن مالک نے بہر غزوہ کے مقام میں حبشہ کی طرف لے کر لے گئے تھے شہادت پوچھا تو آپ کی ماض فرشتے اٹھائے تھے

رضی اللہ عنہ۔ یقینہ حال آپ کا عمر و بن امیہ کے بزرگ میں مذکور ہو گا انشاء اللہ۔

رضی اللہ عنہ۔ لیکن حال آپ کا جو دین الیہ۔ اور دین دنیوی۔ اور دین
عام یعنی غیر منقوضہ ہر روز ان صابریہ تفسیر کے تحت مضمون دہا مفتوح و یا دشناہ تکتیہ و را غیر منقوضہ و
انرا تا ما یحییہ تفسیر کے تحت مضمون دہا مفتوح و یا دشناہ تکتیہ و را غیر منقوضہ و

حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ کے غلام ہیں حبیب بن عبد
عمر بن حکم بن کیسان آپ ہشام بن المغیرۃ المعروف میثنہ ابو جہل کے باپ کے غلام ہیں حبیب بن عبد
مسلم نے پہلا سر یہ زیر امارت عبید اللہ بن جحش کے تختہ گور دانہ کیا تھا اسی سر پہ میں آپ کو مقداد بن
عمر وئے گرفتار کر کے جناب رسالت مآب صلعم کے حضور میں حاضر کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
ایسا کارا نکلو تمل کہ میں کہ خداوند کرم نے حکم بن کیسان کے دل میں نور ایمان چمکا دیا فوراً رسول اللہ

سہم کے روبرو نگاہ نہ دت بڑھا اور بچے مسنون ہو گئے تا انیکہ میر معونہ کے بستر پر شربت شہادت
پیش فرمایا رضی اللہ عنہ۔

مگر جب اس نقطہ کا وقت مفتوحین اور آخر میں میم۔

ابو نافع بن بدیل بن وقاص بن عمرو بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن ربیعہ بن جرہم بن عامر بن نازن
بن عدی بن عمرو بن بن ربیعہ الخزاعی۔ وہ قدیمی رحمہ اللہ نے آپ کو سہمی لکھا ہے۔ الغرض آپ اور آپ کے
واردہ جہ دونوں صحابی ہیں آپ میرے معونہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۔ حرام بن ملعون کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن حذیب الاشعاری الخزرجی ہی حرام بن
ملعون بن مالک کا دام ابنی صلعم کے مامون اور صلی بہدر سے ہیں بروزیر معونہ شہید ہوئے
بنی نہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حرام بن ملعون نامہ رسول اللہ صلعم کا عامر ابن الطفیل سردار بنی عامر
کے پاس لے گئے تو عامر بن الطفیل نے آپ کے سر پر نیزہ مارا خون آپ کے کف دست پر پڑا
تو اس کو آپ نے اپنے سرور موخو پر مل کر کہا حضرت و سرب الکعبہ اور لعنوں نے کہا کہ حرام بن ملعون
کو کیٹنے نیزہ مارا جو اس کے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کو کل گیا۔

حرام خوردن و نوش غیر منقوط و اعف و میهم بر وزن سلام -

طی ان کبیر معیم و سکون لام و عا و غیر منقوٹا و اےف و نون نام آپکا مالک ہے۔

۵۱ سلیم بن طحان برادر حرام بن طحان انصاری خوارزمی پدری پدین بروز شیر معونه شهید ہوئے رضی اللہ
عنه سلیم بروزن شیر

۱۔ منہ ازہ بن عمرو بن کھنیس بن عابر بن لوزان بن عبدود بن زید بن الخزرج الانصاری مخزومی
السامعی، لعنق للموت آپ صحابہ عقبہ و بدر واحد سے ہیں عقبہ سیوم میں جب شتر انصار یوں لے
آنحضرت صلعم سے بیعت کی انہیں سے منجملہ بارہ نقیبوں (سرگروہ) کے آپ بھی ہیں مانہ جاپایست
میں آپ عربی زبان میں خط کتابت کرتے تھے، اور حکم رسول اللہ صلعم طلیب بن عمیر مہاجر اور پیکر
درمیان بھائی پایا تھا جنگ احد میں آپ فوج میسرہ پر تعینات تھے اور بیر معونہ کے سر یہ ہیں
آپ کو جناب سرور کائنات صلعم نے سرگروہ مقرر فرمایا تھا عامر بن الطفیل جب سارے مسلمانان
موجودہ بیر معونہ کو قتل کر چکا تو منہ ازہ بن عمرو سے کہا اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو امان دین منہ ازہ نے
جی ہاں کہا تھا اسے اختیار میں ندون گا اور نہ مجھ کو کفار ہی امان کی ضرورت ہی مگر اس قدر رہا کہ
کہ قتل حرام بن موان تک پہنچی ماؤن چنانچہ عامر بن طفیل نے منہ ازہ کی درخواست منظور کی
اور وہ جائے قتل حرام بن موان پر آکر دشمنوں سے جنگ کرنے لگے اور دو کافروں کو ہنم رسید کرتے
خود شہید ہوئے چنانچہ آنحضرت صلعم نے آپ کے حق میں ارشاد فرمایا لعنق للموت سبقت

اور بلدی کی مندر نے مرے کے لئے یہی وجہ ہو کہ وہ المعنی للہوت کے لقب سے مشہور
ہیں رضی اللہ عنہ۔

مندرجہ ذیل مضمون۔

ی حارث بن الصلتہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی
النجاری (ابو سعید) آپ صحابہ بدر اور احد سے ہیں جنگ بدر کی چڑھائی میں آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام رونا تک آئے وہاں سے حسب الحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کو واپس گئے اور
اس حضرت صلح حدیبیہ آپ کو بدر کی غنیمت میں حصہ دیا اس لئے آپ کا شمار بدریوں میں ہوتا ہے غزوہ احد میں
آپ نے بڑی جان بازی کی عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو جہنم کا راستہ بتا کر اس کا اسباب لے لیا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال ان کو بخش دیا سوائے اُنکے اور کسی کو۔ کہ تقول کا اسباب نہیں دیا۔

پیر معونہ کے روز وہ اور عمرو بن امیہ موشی چرانے کو گئے تھے جب واپس آئے دیکھا کہ اُنکے ساتھی
سب کے سب مقتول پڑے ہیں تو عمرو بن امیہ سے کہا کہ اب کیا راستہ ہے عمرو بن امیہ نے کہا کہ میرا
مذہب کے حضور میں حاضر ہو کر ساری سرگذشت عرض کرنی چاہیے حارث نے کہا کہ میں اس جگہ سے
جہاں مندر ٹھہرے ہوئے ہرگز نہ ہٹو گا یہ کہہ کر افرون سے لڑنے لگے اور ان میں سے دو کو قتل کیا تو
افرون نے آپ کو مع عمرو بن امیہ کے گرفتار کر لیا اور حارث سے کہنے لگے کہ ہم تم کو قتل کرنا نہیں چاہتے
جو تمہاری خواہش ہو گی دی کرین گے حارث نے کہا کہ تم مجھ کو مندر اور حرام بن سلمان کی جائے
تسبیح پہنچا دو چنانچہ ان لوگوں سے حارث کو وہاں پہنچا دیا اور اُنکو قید سے رہا کیا تو حارث
اُسے لڑنے لگے وہاں بھی دو کا فرق قتل کئے تب اُنکو چاروں طرف سے افرون نے بھالوں پر رکھ لیا
اور بھالوں ہی کی اتنی سے آپ کو شریعت شہادت پلایا رضی اللہ عنہ۔

الصمتہ مکبر ساد غیر منقوہ و میم مشد و مفتوح و تانیث۔

ذکر عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبد اللہ بن ابی اس بن عبد بن فاشرة بن کعب بن عدی بن
حنظلہ الضمری (ابو امیہ) مشاہیر صحابہ سے احادیث کے راوی ہیں اور اُن سے اُنکی اولاد جعفر اور
عبد اللہ اور فضل وغیرہ روایت کرتے ہیں جب مشرکین مکہ جنگ احد سے واپس گئے اس وقت آپ نے
اسلام قبول کیا کتب سیر میں آپ کا ذکر جا بجا آیا ہے مشاہیر میں پہلا مشہد آپ کا سر پہر معونہ ہی جہاں
حارث ابن الصلتہ کے ساتھ عامر ابن الطفیل نے اُنکو بھی گرفتار کر لیا تھا اُن سے عامر بن طفیل نے کہا کہ میری
کے دوسرے ایک قیدی تانا کر نیکی وقت ہو وہ منت عمرو بن امیہ کے حق میں منت ہو گی طفیل کی سنت کو اپنی طرف منتقل
کے سبکدوش کرنے کا موقع ملا مفت راہ گشت بھٹ پڑ عمرو بن امیہ کے پیشانی کے بال اُدھیر کر اُنکو قید سے
رہا کیا گویا مان کی طرف کا ٹوکھا اُٹا رہا بعد ازاں عامر نے عمرو سے پوچھا کہ تو اپنے ساتھیوں کو یہاں

اٹھون کے کہ ہر سب کو ہاتھ ہوں چنانچہ عامر عمر کو اپنے ساتھ لے کر شہید بن کی لاشوں میں پھرتے
 گئے اور عمرو بن امیہ سے ہر ایک شہید کا نام و نسب دریافت کرتا مانتا تھا جب سب لاشوں کا نام و نسب دریافت
 کر چکا کہنے لگا کہ انہیں کوئی کم ہی پاس ہو رہے ہو گئے عمر و نے کہا کہ اہلین عامر بن فہر و ہنن ہیں تب
 عامر بن طفیل بولا وہ تم لوگوں میں کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں سب سے افضل اور
 نبی صلعم میں اول ستھے یہ گفتار سنکر عامر بن طفیل نے جہاں بن سلی کلانی کیلئے انکار کر کے کہا کہ اسے
 سکو ایک ضرب نیزے کی لگائی اور نیزے کو اس کے جسم سے کھینچ لیا تو اسے کو ایک شخص آسمان کی طرف
 اٹھ بیٹھا پھر وہ نے اسکو نہ کھینچا ہوا کہاں گیا عمرو بن امیہ نے کہا ذلک عامر بن فہر یہ حال عامر بن فہر
 کی ہے وہ اسابی شخص تھا۔ جب بن سلی کلانی قابل عامر بن فہر سے مروی ہے کہ جب میں نے عامر بن فہر
 کو بولا تو وہ کہنے لگا فرت و اسے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس کے سے سنی کیا مراد ہے اسی خیال
 میں بن سلی کلانی بن سفیان کلانی سے چلا گیا جو رسول اللہ صلعم کی طرف سے ہی کتاب کے صدقہ کا
 رسول کے لیے عامل تھے میں سے سب سے پہلے پوچھا کہ فرت کھنے مقفل کی کیا مراد تھی صفاک نے کہا کہ اسکی
 مراد جنت ہے جہاں نے کہا پھر صفاک نے مجھے دعوت اسلام کی تو میں مسلمان ہو گیا مگر پورا باعث میرے
 اسلام قبول کرنے کا وہ اجڑا جو وقت قتل عامر بن فہر کے میں نے چشم خود دیکھا تھا۔

۱۱ انس بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معادیہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری خرمی
 انصاری آپ کے صحابہ بدری ہوئے پر موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی کا اتفاق ہے مگر ابوالاسود
 نے آپ کا نام انیس البغیہ تصحیف لکھا ہے اور اختلاف آپ کی شہادت میں ہے عبد اللہ بن محمد بن عمارہ
 نے کہا کہ آپ بیر معونہ کے حادثہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور واقدی کہتے ہیں کہ آپ عہد خلافت میں نہ عثمان
 رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے واللہ اعلم

انس بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معادیہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری خرمی
 انس بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معادیہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری خرمی

انس بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معادیہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری خرمی

۱۲ ابو یوسف انصاری خرمی نبی مخالف سے ہیں آپ کا نام ابی بن ثابت اور کنیت ابو یوسف ہے اور بعض نے
 کہا کہ آپ ابی بن ثابت کے فرزند ہیں پس بصورت اول آپ حسان بن ثابت شاعر کے بھائے اور بصورت
 ثانی حسان کے بھتیجے ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ ابی بن ثابت زمانہ جاہلیت میں مر گئے ابو یوسف بن ابی بن
 ثابت صحابہ ہیں اور احمد سے ہیں جو بیر معود میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

ابو معلوم شیخ فہیم قحط دار مفتوح ویا وضاہ تکتیہ ساکن آخر میں قحط۔

مخالفہ بفتح میم وغین منقوط بعدہ الف ولام مفتوح و آخر تا تائید اور نبی مخالف عدی میں عمر و کہ
 اولاد ہیں۔

۱۲
 معاویہ بن عاص بن مسیرہ بن حذافہ بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی المزنی آپ صحابہ کرام
 اور ائمہ سے براہِ عبادت کے ہیں جو جنگِ موتہ میں شہید ہوئے اور آپ کے بروزِ جمعہ شہرتِ شہادت
 نوش فرمایا رضی اللہ عنہما اور بعض کا قول ہے کہ آپ غزوہ بدر میں زخمی ہو کر فوت ہوئے واللہ اعلم۔

اذ قيل بن سعد یا سعید بن عمرو بن لقیف الا انصارى البخارى بیر معونه میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ
 طویل بروزن زبیر۔

طویل بروزن لہیر۔
 ۱۱۱۱ عظیم بن عمرو الانصاری الخزرجی البخاری بنی دینار بن النجار سے ہیں ہیر معونین شہید ہوئے
 رضی اللہ عنہ۔

عظمیٰ بفتح عین و کسر لا و دون غیر منقوٹا فتح یا زشتہ تختہ بنید مشہد ۱۵۱ و آخر میں تاہم انیت۔
 خالہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مہدول بن عمرو بن نعم بن مازن بن النجاشی الاغصاری الخزرجی المازنی
 بن لکبی نے آپ کو شہد اوپر معونہ میں ذکر کیا ہی رضی اللہ عنہ۔

۱۴۱ ابی بن معاذ الانصاری الخزرجی البجاری انس بن معاذ کے بھالے صحابہ بدر و احد سے ہیں پر معاذ بن اُمیہ جوئے رضی اللہ عنہ۔

ابن رضیم بنز و فتح باد موصود و در شناسه تحقیق مشهور
 ابن معتمد بن عمار بن مالک بن خنسا و بن مبدول بن النجار انا صفاری الخزرجی البجاری صحابہ احمد بن
 بن یونس بن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۹۔ عبادۃ بن عمرو بن معدنہ المازنی النخعی النخاری بقول عسکری و ابو احمد بیر معویہ میں شہید ہوئے۔
رضی اللہ عنہ۔

عبد الله بن قيس بن صرته بن ابي انس الانصاري الخزرجي بن ابي بن النجاشي احدى بني ميمونة
بين شهيد يوم بدر رضي الله عنه -

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

عبدین غیر منقوط مفتوح و بارموده ساکن و دال غیر منقوط۔

۱۹۔ عقبة بن محمّد بن عقیبة بن اخیلة بن الجولج الاسفاری الخزرجی نیت ایک ابو عبیدہ آپ صحابہ پرستے

۱۰۱ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۲ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۰۳ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۶ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۷ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۸ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۱۰ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

چوتھا مشہور

۱۱۴ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۱۵ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۱۶ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۱۷ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۱۸ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۱۹ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ
۱۲۰ ابو عمرو بن شیبہ ہوسہ رضی اللہ عنہ

کہ وہ دماغ غیب کے سامنے نہ رہا۔

روایت ہے کہ سعید بن عامر بھی برائے اوقات غش طاری ہو جا کر تھکا اور وہ سینہ در فاروق کی طرف
 حمص کے محل تھے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے اُسے پوچھا اے سعید تم کو کیا ہو جاتا ہے کیا تیرے سر پر کوئی
 جین سوار ہوتا ہے سعید نے کہا یا امیر المؤمنین ایسا نہیں ہے بلکہ میں بوقت قتل غیب سب لوگوں کے ساتھ
 ہو جوتا تھا اُنکی دعا میں نے اپنے کانوں سے سنی ہے یا امیر المؤمنین جب کہتا ہوں جس وقت غیب کی دعا کا
 میرے دل میں خیال آتا ہے میں کہیں ہوں کسی محفل میں مجھ پر حالت طاری ہوتی ہے چنانچہ حضرت عمرؓ
 کے روبرو بھی یہی حالت اُنکو طاری ہوئی۔ نو قل بن معاویہ دیکھ لی سے مروی ہے کہ بوقت دعا غیب
 جو لوگ حاضر تھے اُن میں سے میں نے کیوں دیکھا کہ وہ غیب کی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو۔ القصبہ غیب
 نمازیہ پڑھ کر فریاد ہو گئے تو اُنکو سولی پر لے گئے اور اُنکا رخ سینے کی طرف کر کے رسیوں سے اُنکو مضبوط کر دیا
 اور اُسے سنے لگے کہ اگر تم اسلام سے پھر جاؤ تو ہم تم کو چھوڑ دین غیب نے اُنکو کہا اگر تمام دنیا کی دست بٹے
 ملے تو بھی دین اسلام سے دست بردار نہ ہوں اور اسی دین دار دینا سے کوچ مروت پھر دشمنوں نے
 کہا تو نہیں جانتا کہ محمدؐ کے تیرے ہوں اور تو اپنے گھر میں بیٹھے وہ بولے واسطہ میں ہرگز نہیں جاتا کہ
 جس طرح آنحضرتؐ صلعم میں کوئی کاٹتا چھوڑ دین اپنے گھر میں آرام سے بیٹھوں غرض کہ دشمنوں نے اس بات پر
 بہت کچھ تدابیر کیا لیکن غیب نے کسی نہ سنی دشمنوں نے کہا کہ اب ہم تم کو ضرور قتل کرینگے غیب نے
 کہا کہ قتل ہو، راہ خدا میں بہت ہی آسان اور تھوڑی دیر کی تکلیف ہی بخلاف اسے کہ اسلام سے خوف
 اور انکار کروں جو بڑا دشوار اور باعث غلو و ناری اور سختے میرا نفع قبلہ سے بھیر دیا تو یہ فعل تھا رامینہ علیہ
 مضر نہیں اللہ تعالیٰ خود فرما چکا ہے یا ہما تو لو ان شروا جہا اللہ حسبہ فم نزع کرو اسی طرف اللہ کی ذات
 پاک موجود ہے۔ پھر غیب نے خداوند کریم کے حضور میں عرض کیا اے پروردگار یہ ہیں سوائے دشمنوں کی
 شکل کے کوئی نظر نہیں آتا کہ وہ تیرے حبیب کو غیب کا سلام پہنچی و سہ اب تو ہی میرا سلام آتا ہو گا
 راوی کہتا ہے کہ جناب رسالتؐ صلعم صواب کے ساتھ مدینہ من روق فرور تھے کہ یکایک آپ پر غشی طاری
 ہوئی جیسے بوقت نزول وحی کے ہوا کرتی تھی جب بیہوشی جاتی رہی آپ نے فرمایا علیہم السلام (لا تد
 رحمۃ اللہ پھر فرمانے لگے کہ جبرئیلؑ عمر آئے اور غیب کی طرف سے سلام لائے۔ اس گفتگو نے غیب
 کے بعد دشمنوں نے اُن لوگوں کو بلوایا جنکے باپ بدر میں ماسے گئے تھے پس اس قسم کے پائیس لڑکے حاضر
 آئے تو قریش نے ہر ایک لڑکے کے ہاتھ میں ایک ایک نیزہ کر دیا اور کہا دیکھو یہ وہی ہے جسے تمہارا
 بیٹا کو مارا ہے وہ لڑکے غیب کو نیزہ مارنے لگے اور غیب دایر پر تڑپنے لگے کہ دفعہ اُنکا رخ قبلہ کیا ہے
 ہو گیا غیب نے اسکا شکر خدا کی درگاہ میں دیا کیا اور کہا الحمد للہ اللہ ہی جعل دجی نحو الہیۃ بعد
 ان کسی مشرک نے غیب کے سینہ پر نیزہ مارا جو اُنکے سینے سے پار ہو گیا وراُنکی زبان پر لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ کہ توحید پڑھتے رہے نیزہ کو اس ملعون نے اُنکے جسم میں اسی دھرم
لچھڑا دیا کہ اسی حالت میں کلمہ گویان دار دنیا سے دار آخرت کو کون کیا اور شہادت کا جہنم
کے میدان میں نصب کر دیا رضی اللہ عنہ وارنماہ۔ باقی یہ بحث کہ خبیث کسکی ضرب سے توحید پڑھ
خرب اخیر ضارب تین شخص ظاہر ہوتے ہیں ۱۔ عقبہ بن حارث بن عامر نوفلی ۲۔ ابو مسرہ عبد ربی
۳۔ ابو مسرہ عقبہ بن حارث نوفلی اُن لوگوں میں ہیں جنہوں نے خبیث کو برہمیاں ماریں تھیں وہ ہمہ
سلام قبول کرینگے کہتے تھے کہ واللہ میں نے خبیث کو قتل نہیں کیا میں اسوقت لڑکا تھا ایک شخص
بنی عبد العار سے جسکا نام ابو مسرہ تھا میرا چھ بیکڑ کر بچے پر رکھا اور میرا ہتھ پکڑے رہا اور اپنے ہاتھ کے
نور سے خبیث کو برہمی مارتا تھا نا انیکہ وہ قتل ہو گئے جب وہ برہمی مار چکا اپنے ہاتھ برہمی سے علیحدہ کر دیا
اسوقت کفار پکار کر کہنے لگے اے ابو مسرہ ابو مسرہ نے بڑی برہمی ماری اُسکے بعد ابو مسرہ نے خبیث کو
نیزہ مارا کہ اُنکی پشت سے پار ہو گیا اور نیزہ اُنکے جسم میں بدستور چھا رکھا جبکہ خبیث توحید اور رسالت
کے مقرر رہے یعنی جب تک خبیث کی جان باقی رہی اور وہ کلمہ توحید پڑھتے رہے اس بیان سے ابو مسرہ
ضارب اخیر یا یا یا یا جی واللہ اعلم۔

عقبہ بعین غیر منقوط مضموم وقاف ساکن و بار موحده مفتوح اور آخر میں تاد تائیت بن حارث
بن عامر بن نوفل بن عبد مناف القرشی النوفلی اہل حدیث اسی کی کنیت ابو سروع قرار دیتے ہیں اور یہی
کہتے ہیں کہ ابو سروع عقبہ بن حارث کا بھائی ہی چنانکہ عسکری کے نزدیک یہی صواب ہے اور بعض کہتے ہیں
کہ ابو سروع عقبہ بن الحارث کا مادر می بھائی ہے۔ اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ ابو سروع ہی خبیث کا
قاتل ہی جسکا نام عقبہ بن الحارث بن عامر تھا۔ اور وہ عبد اللہ بن الزبیر کے عہد خلافت میں فوت ہوا اور
ابو سروع و نوفلی وہی عقبہ ہی عند اکثر اور بعض نے کہا کہ ابو سروع عقبہ بن حارث کا بھائی ہی اُسکا نام حارث
تھا اور وہ ہر ذریعہ مکہ مسلمان ہوا۔

ابو سرو و عم بین غیر منقوط مفتوح و کسور دراز غیر منقوط ساکن اور و او مفتوح اور عین بے نقطہ و آخر میں تار تانیث اور یضم راز و سکون و او بھی سنایا ہی۔

روایت ہے کہ جب خبیب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اُنکو اُسی طور کفار نے سولی کی لکڑی پر چھوڑ دیا تاکہ اُنکے قتل ہوئی خیر عرب میں نقشہ اور مشہور ہو جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کون شخص خبیب کو سولی سے اُتار لاسکتا ہے کہ جنت کا حقدار ہووے زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود اُٹھے اور کہا کہ ہم یا رسول اللہ یہ لکڑی دونوں مکہ کو روانہ ہوئے مکہ پہنچے تو دیکھا کہ خبیب کی داغ اُسی طرح تر قازہ پر گویا وہ آج ہی کے روز جان بحق ہوئے ہیں اور وہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے جس سے انہی ٹپک رہا ہے حال آنکہ خبیب کو شہید ہوئے چالیس دن گزر گئے تھے زبیر نے اُنکو اپنے حوڑ سے پر

نہاں کی تو سپنے بہت کی تیاری کا حکم دیا۔ بوذرغفاری یا تمیل بن عبد اللہ شہی کو نصیحت قرار دیکر خباب
سید لولیا علی مرتضیٰ کو حضور دار مہاجرین اور سعد بن عبد وہ کو علم بردار، انصار اور سیدنا عمر فاروق کو
مقدمہ الجیش و زید بن حارثہ کو سردار میمنہ اور عکامہ بن عثمان کو امیر پیسہ مقرر فرما کر فتح فلفرموج
شہنشاہ نبوت پناہ منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔ لشکر اسلام میں تیس گھوڑے تھے دس مہاجرین کے
اور انچھ دو گھوڑے حضور کے خاصہ تھے۔ الزار ۲ طرف اور تیس گھوڑے انصاریوں کے۔ ماسوا
مجاہدین کے بہت متناقض بطع دینا ناخواندہ مہمان کے طور لشکر کے پیچھے لگ پلے جیسے شیر کے پیچھے گیدڑ
لپکتے ہیں۔ زید بن حارثہ عبد اللہ بن ابی سول اور زید بن الصلت سب کے سرغنہ تھے۔ راستہ میں
ایک جاسوس بنی مصطلق کا ملا، اسکو آنحضرت صلعم کے روبرو صوبہ نے پیش کیا، آنحضرت صلعم نے
اُس سے دل بنی مصطلق کا پوچھ اُس نے صاف جواب نہ دیا، کہا کہ میں بنی مصطلق کا جاسوس ہوں اپنے اسکو
اسلام کی دعوت دی تو اُس نے انکار کیا اسی سے وہ قتل کیا گیا اس جاسوس کے قتل ہونے سے مخالفوں پر
بہت اسلام غالب آئی، امدادی فوج اُنکی منتشر ہو گئی صرف بنی مصطلق حارث کے پاس رہ گئے ہر گاہ
لشکر اسلام سرزمین بنی مصطلق میں پہونچا فریقین ایک دوسرے کے مقابل آئے بنی مصطلق نے اپنے
نشان غنوان کے ہاتھ میں دیا آنحضرت صلعم نے سیدنا فاروق کو فرمایا کہ پہلے ان لوگوں کو دعوت اسلام
کی دوتا کہ انکا جان و مال محفوظ رہے حضرت فاروق نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی مخالفوں نے یہاں
قبول انکار کے ساتھ پیش آئے مسلمانوں نے یکبارگی اُن لوگوں پر ہر کیا، غنوان نشان پر درختی ہو گیا
بوقتادہ کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکے علاوہ دو کافر اور بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے تھیں
لیجک نکلا دو ہزار اونٹ، دو ہانچ ہزار بکریاں اور دو سو عورتیں مسلمانوں کے ہاتھ لگی مہجے گئے
رہ (جویریہ) بنت حارث بن ابی ظرار ہیں جو اسلام قبول کر کے بیدار و راج طرات میں تھیں
رضی اللہ عنہا اور مسلمانوں سے ایک شخص نے شربت شہادت نوش کیا بیٹھے۔

پشام بن صباہ بن لہم صادمہ اور دو ہارموجہ کے درمیان الف اور آخر میں تا دنا بیت بن سرن
بن سیراکنی الیشی آپ کی شہادت میں راویوں کا اختلاف ہے مگر بن ہندہ اور ابن ہوقی نے بالاتفاق
کہا ہے کہ وہ غزوہ بنی مصطلق میں مارے گئے آپ جنگ بنی مصطلق میں کافروں سے خوب لڑے کسی مارے
نے بنی عوف بن مالک سے آپ کو دھوکے میں قتل کر دیا رضی اللہ عنہا۔

من غزوہ کے سفر میں دو مہلے سخت پیش آئے جنکا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ کر دیا اہل بیت
اور انصار کے شکر یعنی ۳ انگ مائے مدیقہ رضی اللہ عنہا۔

پچھوان شہد

شہد رخصدق کے ذکر میں خندق مغرب پر کندک کا بعضی کھائیں یا کھادان اسکو غزوہ خندق میں

کہتے ہیں کہ اس غزوے کے وقت مدینے کے گرد حسب نحو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور
بکرم جناب رسالتا علیہ وسلم کماوان کھودا گیا تھا اور اسکو غزوہ اعراب بھی کہتے ہیں
کہ اسکا نام مشرکان قریش کے ساتھ اُنکے ہم قوموں کے سوا دیگر گروہ اعراب کے بنی اسلم و بنی شمع
و بنو نضیر و بنو فزیرہ و بنو عطفان وغیرہ مع اپنی اپنی جماعتوں کے شامل تھے۔

سبب اس غزوے کا یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہودی بنی نضیر و بنی شمع جنکی بکرم جناب رسالتا
علیہ وسلم اپنے گارڈن سے نکالے گئے تو وہ لوگ اطراف و جوار میں متفرق ہو گئے اور انکی
بنی اخطب اور سلام بن شکم اور ابو الحقیق وغیرہ مع اپنے توالیدی کے نوح فیہ بن حبیسہ وہ رات
و نوح فیہ بن حبیسہ کہتے تھے کہ کسی طور پر مسلمانوں سے بددین آخر کار ان عقل کے اندھوں کو یہ بات
سوچنی کہ ہمارا رہب فاسق سے گئے جا کر بلین و مہمہ سے کاحانی دشمن ہر اور انھیں سے حسد سے
مدینہ چھوڑے اور اُسکے ذریعہ سے قریش سے ملکر اُنکو مسلمانوں کی جنگ پر اور بھارت چاہتے چنانچہ بنی
اخطب بین سردار اپنے چرگے کے لیکر گئے اور وہاں پہونکر بوسیلہ ابوسفیان بن ہشام بن ابی
ہشام سے ملاقات حاصل کی بوسفیان نے اُنکے آنے کا سبب دریافت کیا جس پر اخطب نے کہا کہ
وہ لوگ مجھ سے ملنے آئے ہیں کہ مجھ کو اٹھا کر پھارت کی نسبت کئے ہوئے ہیں کہ میں نے
انکو ساتھ دینا بوسفیان تو پہلے کا جا بجا تھا وہ دیون کی باتوں نے اور بنی اسلم و بنی شمع نے

میں نے انکو ملے دینا مجھ میں وہی آدمی بنا دیا رہا ہر جو مجھ کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے اور ہماری
عداوت میں ہو دیون نے کہا کہ پچاس قریشی خنکر اپنے ساتھ بعد میں لے چکے ہیں انھوں نے
ہو یا وہاں سے اور مذہب کو اس کام میں کیا دیر تھی و کسکا انتہا تھا سب یکدل ہو کر تبعہ میں آئے وہاں
اسیون کو امیر کی دیوار سے لگا کر بے رحمی کے ساتھ دیون کی عداوت پر ایک رکھنے گئے وہاں کی حالت
زندگی دست کش ہو گئے بعد اسکے بوسفیان نے یہودیوں سے کہا کہ ہم کبھی کی تعبیر سے ہیں وہاں
مذہب کے لئے بڑے کوہان والے ادنت زنج کرتے ہیں حاجیوں کو کمانا پانی کھلائے پڑے صلہ رحمہ ہمارا
کام ہے اور اپنے ہر گون کی پیروی میں دیون کی پوجا کرتے ہیں مجھ نے ایک بیادیر سے دیکھا تھا لوگ
ایک ایک ہو کر دیون سے کون دیون بہتری ہو دیون نے خنکر سے دست زنج
ہوئے ہیں کہ کہتا تھا راطق بہت پرستی مجھ کے دین سے اچھا ہے انھوں نے ہر سے علیحدہ ایک
مذہب کے رہے جب قریش سے یہودیوں کو موافق اپنے مقصد کے پایا سامان جنگ کا درست کرنے لگے
تو انھوں نے ہر گون کی پیروی میں دیون کی پوجا کرتے ہیں مجھ نے ایک بیادیر سے دیکھا تھا لوگ
ایک ایک ہو کر دیون سے کون دیون بہتری ہو دیون نے خنکر سے دست زنج
ہوئے ہیں کہ کہتا تھا راطق بہت پرستی مجھ کے دین سے اچھا ہے انھوں نے ہر سے علیحدہ ایک
مذہب کے رہے جب قریش سے یہودیوں کو موافق اپنے مقصد کے پایا سامان جنگ کا درست کرنے لگے

تین سو گھوڑے تھے جمع کیے اور ہر سے باہر نکل کر رہا اور کفری جھنڈ جو دار اندود میں رکھا تھا عثمان
 ابن عفان کے ہاتھ میں دیا اور وہ ان سے کہنے لگا کہ مرا نصرانی پر پونے تو قبیلہ اسلم۔ انجمن۔ بنو فزارہ۔
 انصافان جماعت کثیر کے ساتھ قریبیوں سے ملے اس وقت ہزار جنگی کی فوج ہوئی تو ان لوگوں نے
 مدینہ کا رخ کیا۔ جب جناب رسالت پناہ کو قریشیوں کی آمد کی خبر معلوم ہوئی آپ نے سرداران مہاجر اور
 انصار جان نثار سے مشورہ کیا تو ہر ایک نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جیسی جسکو سوچی اور عرض کیا
 ایدہ جو اسے حضور قدس و اعلیٰ کی ہودھی محسن ہی۔ عبد اللہ بن ابی نے عرض کیا کہ میں نے
 باہر جانا خلاۃ مصیبت ہی اس معروض کو اکثر صحابہ نے پسند کیا سلمان فارسی بوسے عجم میں دستور رہی
 کہ جب کوئی غنیمت کسی شہر پر چڑھتی کرتا ہی مردم شہری گرد شہر کے زمین کھود کر مورچے قائم کر کے غنیمت
 امقابلہ کرتے ہیں اس تدبیر کو مجھے پسند کیا اور خندق کھودنے کا سامان مہیا کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 امداد الہی پر ہر دساکر کے عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور خود بدولت و اقبال میں ہزار
 مجاہدوں کے ساتھ مدینہ سے نکل کر دامن کو دہ سلع و جود مدینہ سے متصل ہی اپنا فرودگا مقرر فرمایا مدینہ
 کا شہر نیاہ کہیں مضبوط و مستحکم کہیں گڑا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اشارہ سے
 صحابہ کرام نے خندق کھودنی شروع کی اور آپ نے ہر ایک صحابی کو دس گز یا چالیس گز زمین خندق کھودنے
 کے لئے تقسیم فرمائی کہ وہ ہمہ تن خندق کھودنے میں مشغول ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھودنے اور
 مٹی کی ڈھولائی میں صحابہ کی امداد فرماتے تھے کہتے ہیں کہ سلمان فارسی جو بڑے قوی و سیکل تھے اکیلے
 دس آدمیوں کے برابر کام کرتے تھے ہر روز پانچ خندق کھودتے جسکا عمق پانچ گز ہوتا تھا اور حصہ ہر روز
 اور نصار خندق کنی میں علیحدہ علیحدہ معین تھا اسلئے دونوں فرق چاہتے تھے کہ سلمان ہمارے شہر
 ہوں اور رکھتے تھے کہ سلمان مناصلمان ہمارے غول میں ہیں جب مہاجرین اور انصار کی تکرار
 اسات میں بڑھتی نظر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا فیصلہ کر دیا اور فرمایا کہ سلمان مناصلمان ہیں۔
 یہ خبر سلمان کو اسی روز سے یہاں تک کہ اس کے لیے حاصل ہوا۔

اس وقت بوجہ شدت سردی اور قحط مانا کہ صحابہ کرام کو مشقت خندق کنی سخت کایات رسان تھی
 تو بھی ان لوگوں نے اس کام کو چھ روز میں تمام کیا۔ ادھر ابوسفیان مع جماعت نذول پڑے تھے وہ
 جی بن اخطب سرخیل مفسدین سے کہا کہ یہودی ترقیبہ طہر کے ہم ٹھہر ہیں اگر وقت تو نکو چوڑ توڑ
 لگا کر پہوڑا دے کیا اچھی بات ہے جی ہولاء میرا کام ہی چنانچہ یہاں سے تخریب و تباہی کے شیطانی
 اس کام کا بیڑا اٹھایا اور قبیلہ بنی قریظہ میں آئے پہلے تو کعب بن سعد بن ابی سہل کے پاس
 دیکھ کر قلعہ کا پھانگ بند کر دیا پھر اسکی منت و سماجت پر ہزار ہزار دروہ کو لا توایا۔ اس لو
 بڑی پھٹکا رہتائی اور کہا کہ اسے اخطب کے بیٹے تو چکر پنا منحوس منہ دیکھا ہے آیا تو وہی ہے جس نے

بنی نضیر کو بلائے وطن کرایا اور ان کو در در بھٹکایا وہی کام ہا۔ سہ ساتھ بھی کیا جاتا تھا یہی بنی نضیر نے
کہا میری بھی دو بات سنے پھر جو تیری خوشی ہو کرنا۔
کعب کو کیا کہتا ہے۔

حسی میں تیرے لئے عزت ابدی در سعادت سرمدی کا پیغام لے آیا ہوں۔
کعب وہ کیا ہے۔

حسی سرداران قریش اور روسائے عرب دس ہزار کی جمعیت سے یہ عہد کر کے آئے ہیں کب تک
محمدؐ کے یاروں کو نیست و نابود کر دینگے اپنے گھر دکھو وہیں بنائینگے ان کے خوشی ہے کہ بنی قریظہ بھی ہمارے
شامل ہوں تو کیا اچھی بات ہے۔

کعب یہ فوج وہ ابرہہ بن جہل بن امیہ کے چچا کے پوتے کا یونہی نہیں بلکہ محمدؐ ہی کے ساتھ رہنے سے شاید
قریش اپنا منہ لیکر اپنے گھروں کو واپس جا دیں اور اپنے گھر جائیے محمدؐ اور ان کے یاروں کے ہاتھ سے ہم ذلیل و
نوار ہوں ہمارا گھر بار چھوٹے ہم ہاں سے جائیں زن بچے لوٹے می غلام بنائے جائیں۔

حسی تو دیت شریف اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر ایسا ہوگا جو تو کہتے ہو میں تیرا ساتھ کھڑا ہوں تو کجا جو معاہدہ تیرے
ساتھ ہوگا وہی میرے ساتھ الفرض حسی نے چنی چیری باتیں سنا کر کعب کو شیشے میں ڈنار لیا نقص
اکابر عہد نامہ رسالت کو پھاڑ کر اسکی دھیان اور ادب تب حسی کا دل ٹھنڈا ہوا دل بھی حاصل ہوئی
وہ بتا ہوا اور بوسفیان کو مرده سنایا وہ پھولا نہ سہا یا ہر گاہ آنحضرت صلیو کو بنی قریظہ کی برکت
نہی خیر معلوم ہوئی اپنے زبیر بن العوام کو بغرض نفیث حال بنی قریظہ کے پاس بھیجا زبیر نے وہاں پر
کہ وہ فی الحقیقت مشرف ہو گئے۔ اماں جنگ کی تیاری میں کوشش کر رہے ہیں آنحضرت صلیو نے نظر
نہ محبت سعد بن عبادہ۔ عبد اللہ بن رواحہ۔ خوات بن جہیر۔ سعد بن معاذ کو ان شہرہ جہنم کے پاس

بجایا چاروں صحابہ نے نصیحت آمیز باتیں ان لوگوں سے کہیں وہ کب منہ نہ اٹکے سر پر شامیت
اسوار تھی انکی ہاک۔ اسی کے بغیر نیتا رہیں تھی سعد بن عبادہ نے بحالت غصہ منہ نہ اٹکے لوگوں کو
تہا بل میں استعمال کیا ادھر سعد بن معاذ انکا غصہ فرو کر لیکر باتیں کرتے رہے۔ تھے جب بنی قریظہ نے
اسی بات کو بغوش دل نہ سنا تو پھر وہی صیغہ واپس آئے اور حضرت رسالت پناہ کے حضور میں وہاں کی کیفیت
من وعن گزارش کر دی آپؐ فرمایا حسب اللہ و نعم الوکیل۔ اس تمام میں مشرکوں کے شکریوں کی
بتائیاں دیکھائی دیں وہ سنا منے گئے مالک بن عوف۔ عقبہ بن حسیب۔ اسد و غطفان و خزاعہ کی
امت ایک بالائے وادی سے جو ہمیشہ کے پورے واقع ہوتے تھے اور قریش اور بنی کنانہ راوی زمین سے
میں تھے ان لوگوں کی اکثریت اور رکت دیکھ کر مسلمانوں کے دل پہل گئے اور انھیں خیرگی کرنے لگے
ان لوگوں کو دیکھ کر وہ راوی رتو رتو ہوتے رہے ان کے کذب ہے اسکو دیکھ کر کعب و ہر

اور یہ غوغائے کھائے گئے کیونکہ عرب میں یہ ایک نیا طریقہ جنگ کا اُنکے نہیکنے میں آیا آخر میں مشرکوں نے
 اسلحہ نونہ میں سرہ کیا جنگ شروع ہو گئی مابین سے تیر اور پتھر چلنے لگے کھار اپنی اپنی باری ڈرنے
 لگے اور حضرت صلعم کے بیٹے ہاشمہ کیستہ کر رہے تھے ان کے خندق تھلی دور اصحاب جان نثار کہہ لگو
 ایہ موقع ہستے تھے کہ وہ خندق پر اتر آویں صرف ایک مقام پر خندق پورے طور سے درست نہ تھی
 کچھ حصہ درست تھا کثرت صلعم بذاتِ خالہ فرماتے تھے۔ اس غزوہ میں ہوائی سردی غلہ کی گرائی
 بتلگہ تھی وہ بہو کو دیکھ سے صلی بن کو ان کی تکلیف تھی ہر روز جنگ کا گردہ مشرکوں کا جنہیں عمرو بن وہب
 لکیر بن ابی جبل۔ سیر بن وہب۔ نائل بن عبد اللہ۔ ضراب بن الخطاب وغیرہ جو چنے ہوئے دلیران
 عرب تھے خندق کے کنارے ایک جگہ تنگ دیکھ کر گھڑوں کو اینڈنگ کر ایک جہت میں خندق کے
 اس پار آ موجود ہونے خالد بن الولید و ابو سفیان وغیرہ مع قبیل غطفان و کننہ و فزارہ لب خندق پر
 صف بستہ کھڑے تھے عمرو بن وہب عرب میں بڑا ہی پہوان اور بہادر مشہور تھا وہ لوگ اسکو ہزار مرد جنگی
 کا مقابلہ جانتے تھے اور دیکھتے تھے وہ ایسا ہی تھا کہ ہزاروں میں ہاتھ مار کر کل دسے غزوہ بدر میں
 سخت زخمی ہو کر بچ گیا تھا جنگ وہ من کسی وجہ سے شامل نہ ہوئے اس پر ہونہ میں تلافی مافات کے لئے
 قبائل کے ساتھ بیلا آیا اور گویا کہ زمیندان میں انہم مقابلہ طلب کیے لگا مجاہدین اسکی بہ درمی سے
 آگاہ تھے اسکو دیکھ کر سیا خشک ہونے لگا کسی سے مدین خون باقی نہ تھا انہیں سے کوئی اسکے مقابلہ
 کو نہ اُٹھ پھر حضرت صلعم نے فرمایا کوئی ہو جو اس شریک شہر دفع کرے کسی نے جواب نہ دیا حضرت سید المرسلین
 فوت بازو سے مصطفیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں و سرہون آپ مشرف فرما
 رہے پھر اُسے اپنا مبارک زلب کہا تو جنہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور صلعم سے اجازت مانگی جائز
 و صل نہ تھی تیسری مرتبہ عمرو بن وہب نے کہا کوئی تم بھوں میں میں مرد ہیں جو میدان جنگ میں ہوں
 سامنے آئے اب علی مرتضیٰ بیاب ہو کر جاتے تھے خواہ نگار ہونے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اذیت
 یا علی نزدیک آؤ یا علی آپ حضور صلعم کے نزدیک گئے تو اپنے اپنی تلوار ذوالفقار اُلو عنایت فرمائی
 اور ہاتھ اپنی دست فاسر سے اُنکے سر پر باندھا اور آسمان کی طرف اُٹھا کر فرماتے لگے یا خدا یا عیدہ بن
 الحارث کو بدر میں و حمزہ بن عبد المطلب کو احد میں تو نے مجھ سے لے لیا وہ اسکو مجھ سے جدا کر دیا یا علی
 یہ دو عم زاد میرا ہی ذل و ذل ساری شرف و شرف میرا سر دے اس کے بعد حضرت علی پیادہ اپنے گھوڑے
 مقابلہ کے لئے پہلے اور وہ گھوڑے پر سوار چلا آنا تھا حضرت علی نے اسکو روک دیا اور اپنے گھوڑے سے
 اُترا کہ تو کہتا ہے جو شخص مجھے دو چیز کی درخواست کرے تو میں ایک درخواست اسکی ضرور قبول کرتا ہوں
 عمرو بن وہب ایک ہی میرا مقہور ہے نہرت علی نے کہا دو بات کا تجھ سے خواہش کرتا ہوں اسلام و دنیا
 و دنیا سے لے لوں سے بڑائی نکلوں کہہ دوئے کہ اسلام قبول کرنا میری درخواست ہے

اور پھر اپنے مین کی عورتوں میں بھی اپنی مذہب پوری کئے پیچھے جانے کا نہیں مین سے ناراضی
 کہ جب تک محمد سے بد رکھا بد نہ لیا ہوں اپنے سر میں تیل نہ لگاؤں گا حضرت علیؑ نے فرمایا جیکہ اپنے قول
 پر ثابت نہ پا اور میری دو باتوں سے الگ بھی تو نے منظور کی اب میرا تیرا فیصلہ جنگ سے ہو گا مردوں
 وہ ہنس کر کہنے لگا اسکا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ عرب کے دیسوں میں سے کوئی بہادر یہ درخواست مجھے کرے گا
 یہ ایک نئی بات ہے جو تم سے سنتا ہوں تم اپنی جگہ کو واپس جاؤ تم تو صاحب زادہ ہو ابھی اتنے نہیں ہونے
 کہ مردوں کے مقابلہ میں جنگ کے لئے کھڑے ہو علاوہ اسکے میرے اور تمہارے والد ابیطالب کے یہاں
 دوستانہ اور برادرانہ تھا میں نہیں چاہتا کہ تمہارا خون میرے ساتھ بہ پڑے حضرت علیؑ نے کہا اگر تو ایسا
 نہیں چاہتا نہ سہی میں تو چاہتا ہوں کہ تیرا خون میں نہ گرے اور نہ وہ بن دیر شکر جل بھیں گیا غضبناک
 اپنے گھوڑے سے اتر کر اسکے پاؤں کاٹ ڈالے جسے کوئی غیر کی بہشت کوئی کی غرض سے اپنی ناک کاٹ
 ڈالتا ہی۔ پھر عمر و نے اپنی تلوار میان سے کھینچ کر حضرت علیؑ پر سخت حملہ کیا اپنے سپر سر پر رکھ لی اسکی تلوار نے
 سر کاٹ کر سر مبارک پر توڑا اثر اپنا ہو گیا یا توحید رکھ کر زخمی شیر کی طرح اُس وہاں خصلت پر آ پڑے
 اور ایک ہی وار ذوالفقار سے اسکا سر اُتار کر اسکے جسم ناپاک کو ہلکا کر دیا اور با واد بلند اپنے کبیر کی بیان
 آنحضرتؐ نے اُکی دار نہ کر لیا کہ علیؑ نے عمرو بن دعوقل کیا بعد الدین ضراب بن الخطاب اور ہیرہ بن جب
 دونوں نے باہر تھیں کا قصد کیا تھے مین کی طرف متوجہ ہوئے ضراب توحید رکراہ کی صورت ہی دیکھتے فرار کو قرار
 پر ترجیح دیکر چھو جو گیا مشرکوں نے اُس سے پوچھا کیوں بھاگتا آ رہا ہے وہ بولا موت مجھ پر ہے وہاں کھڑی ہے
 تو کیوں نہ بھاگوں۔ ہیرہ بن وہب تھوڑی دیر تک مقابلہ میں ٹھہرا مگر وہ بھی ذوالفقار کی آنچ برداشت
 نہ کر سکا اپنی زہ بھینکی اور لہا ہوا۔ نوفل بن عبد اللہ مخزومی صفت جنگ سے بھاگا اور گھوڑے سے
 خندق میں جا کر مجاہدین اُسکو سنگسار کرنے لگے وہ چہیا کہ اس سے تو قتل ہی کرنا بہتر ہے علیؑ مرتضیٰ
 خندق میں کودے اور ایک ہی وار ذوالفقار سے اُس کو دو کر دیا۔ عثمان بن جبیر عبد رسی زخمی
 ہو کر مکے کو بھاگا وہیں اُسکو سبالت زخم ملک الموت نے گرفتار کر کے مالک دار و نہ جہنم کے سپرد کیا
 کہتے ہیں کہ زبیر بن العوام نے مین جنگ میں عکرمہ بن ابی جہل اور ہیرہ بن وہب کو ایسی ڈانٹ
 بتائی کہ وہ دونوں بد خواہ بھاگے ہیرہ کی زہ اور عکرمہ کا بھالہ گر گیا بھاگتے کی سنگوٹی پہلی زبیر نے
 زہ اور بھالہ اٹھا لیا۔

روایت ہے۔ کہ ابوسفیان بعد قتل عمرو بن ود اور نوفل کے ایسا بھاگا کہ منزل عقیق تک کہیں نہ
 ٹھہرا۔ انرض جب علیؑ مرتضیٰ نے عمرو بن ود کا سر حضورؐ کے زیر قدم ڈال دیا اپنے فرمایا مبارک زہ علیؑ من
 ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم اللہ کہ کل صحابہ کرام کو خوشی حاصل ہوئی
 صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما نے اُنھیں حضرت علیؑ کے سر کا بوسہ لیا عبد اللہ بن مسعود مارے خوشی کے

نور محمد بن عبد بن علی، سکر مسعودی کا رشتہ ہے۔
 روایت ہے کہ کسی روز اس کے دو بھائیوں نے جہاں سے وہ نکلتا تھا وہاں سے اس کے
 بھائیوں کی رہا کر دیا یہ حرف خندق سے تروتا رہا ہے اور اس سے وہ عین یہودی قریشیہ ان
 لوگوں کے ساتھ شامل تھے جس سے تمام تکلیفیں ہٹ گئیں اور وہ اس کے ساتھ رہے۔
 یہ وہ تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹنے کے لئے وفادار رہا اس فوج ہو کہیں جو وہ ہوتے آتے تھے۔
 اس نے بکرم نذیب رسالت اب دن کی پھر سہ پہر ترقیب ہوا تھا پڑا علی محمد بن اسحاق کہنے ہیں کہ بروز
 خندق مسعودیوں کو سخت مشکل پیش آئی کہ وہ لوگ نہ آئے تھے مگر نہ وہ نہ آئے تھے سپہ سالار
 سے ایک عجیب ظاہر کیا یعنی نعم بن مسعود بن مسعود بنی اشجعی جو مشرکوں کے ہمدوش تھا اس کے
 دل کو غصے سے بھرا کر کے اس میں نور ایمان بکھریا وہ خود آنحضرت معلوم کے نور میں حاضر آیا اور پند
 سپہ سالار سے کیا کہ تو جید و تصدیق رسالت کے بعد عرض کرنے کا کہ انکے بھائی دوسری قریشیوں
 ہی قریشیہ تھے کوئی میرے سامان ہونے سے نہ خوف نہیں ہی میں ہر طرح کی تدبیر اور کامیابی کر سکتا ہوں
 بعد اسے لایز ان جیسا حضور فرماؤ بیٹے دیباہی کرو گنا اپنے فرمایا کہ تو کفار کے درمیان غزوہ الیست ہی
 ان کی ناعت منبشر ہوں وہ نعم نے عرض کیا بیتک یہ کام کر سکتا ہوں اگر حضور و اللہ مجھے اجازت
 ہے کہ دیون کہ جو میرے دل میں آوے وہ ہوں آئے نعم کو اجازت دی اور فرمایا الحمد للہ خذ رعتہ
 اب عیسیٰ بنی قریش کے پاس آئے۔

نعم بنی قریشیہ کو معلوم ہی جیسی محبت مجھ کو تمھارے ساتھ ہے۔

بنی قریشیہ بنو بنو بنی معلوم ہی۔

نعم قریشیوں اور غطفان محمد سے لڑنے کو آئے ہیں۔

بنی قریشیہ یہ بھی معلوم ہی اور ہم اکیلہ کو آئے ہیں۔

نعم تمھارے دور کے درمیان کیا نسبت ہو جس سے دور رہتے ہیں۔

بنی قریشیہ کو قریش اور غطفان ہم سے دو کے رشتہ والے ہیں مگر محمد تو ہم دونوں کے دشمن ہیں جب
 وہ قابو پاویں گے ہم دونوں کو چھوڑینگے۔

نعم قریشیوں اور غطفان کا مطلب حاصل ہوا نہ ہوا کسی نہ کسی روز اپنے لیے وطن اس جاسی تھا رہا رہا
 تو یہیں محمد کے زیر سایہ رہیگا۔

بنی قریشیہ پھر ہم کیا کریں۔

نعم تم قریش کا ساتھ چھوڑو محمد اور محمدیوں کی عدوت کا رہو نہ کھولو۔

بنی قریشیہ محمد تو قریش سے ہاتھ پارے ہیں ہم کو کیا کرنا ہے۔

نعم تم نے تو محمد سے عہد کیا تھا وہ عہد کہاں ہے محمد سے تم نے کسی دھوکے ساتھ عہد شکنی کی ہوگی
ذرا اپنے دل میں سوچو کاش قریش نے اور میرے سے تنگ ہو کر بلا اصول مقصد اپنے دشمن کو داپہ
گئے تم تو یہیں رہو گے۔

بنی قریظہ آپ سچ کہتے ہیں۔

نعم پھر محمد در اُن کے یا تم سے کہا برتاؤ کریں گے۔

بنی قریظہ محمد اور اُن کے یا ہم سے عہد شکنی کا بدلہ لینے ہم کو قتل کریں گے ہمارے زن بچوں کو گرفتار کریں گے۔

نعم یہ بات تمہارے ہی سوچنے کے لائق ہے اور جو ہونا ہے وہی تمہاری زبان سے نکلتا ہے۔

بنی قریظہ ہم آپ کے ممنوع منعت ہیں اپنے ہمارے اوپر بڑی مہربانی کی اور حق دوستی کا جیسا چاہئے اپنے
اداکیا آپ کوئی تدبیر آپ ہی بتا دیں۔

نعم میری رائے ہے کہ اولاً بنی غطفان کے چند سرداران کو بھید حفاظت اپنے قلعہ کے اپنے پروردگاروں
پر محمد سے جنگ کرنے میں قریش اور غطفان کا ساتھ دو۔

بنی قریظہ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

نعم شاید قریش اور غطفان بلا حصول مقصود واپس چلے جائیں تو تمہارے پاس جو چند سردار غطفانیوں کے
موجود رہیں گے اس حالت میں اگر محمد تمہارا قصد کریں گے تو غطفانی اپنے سرداروں کے چلنے کے لئے ضرور تمہاری
مدد کریں گے محمد کے ضرر سے تم کو بچا دیں گے۔

بنی قریظہ تو ریت شریف کی قسم تمہارا کتنا قرین صواب اور سخن ہے ہم ایسا ہی کریں گے سرور
اُس سے تجاوز نہ ہوگا۔

جب نعم بنی قریظہ کی طرف سے مطمئن ہوئے تو سرداران قریش کے پاس آئے۔

نعم میرے اور محمد کے عداوت کا حال درمیرے اور تمہارے درمیان جو خلوص ہے تم کو معلوم ہوگا۔

قریش تم کو معلوم ہے اس کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

نعم ایک خبر میں نے سنی ہے وہ تم سے کہن چاہتا ہوں۔

قریش کہو وہ کیا ہے۔

نعم شرط یہ ہے کہ اس خبر کو پوشیدہ رکھو خصوصاً بنی قریظہ پر کسی طور سے ظاہر نہ ہو۔

قریش ہم تمہاری خبر کو دل میں رکھیں گے کسی سے نہ کہیں گے وہ کیا بات ہے۔

نعم بنی قریظہ محمد سے عہد شکنی کر کے دشمن ہیں اُن کا ارادہ ہے کہ چند سردار قریش اور غطفان کسی جیل سے
بہ قید میں کر کے اپنی عہد شکنی کے جرم میں محمد کے ورور دشمن قریش کے طور اُن کو کھڑا کر دیں تاکہ محمد

سے لڑیں اور محمد بھی سبقت پر رہی ہیں۔

قریش اس میں تخت ہی کیا رائے ہو۔

انعمہ مہدی رات بر کر رہی قریشہ تمہارے سرداران میں سے کسی کو طالب کرین انکے دینے سے انکار کرو
ہوئی شریف اور وضع تھا رائے پاس نہ دے۔

قریش ہم یہی کر رہے جو تم نے ہم کو صلاح دی۔

ہر کاہ نعمہ کی دھمکی قریش کی جانب سے بھی ہوئی وہاں سے غطفان کے پاس آئے اور جو باتیں قریش
سے کہیں ان سے بھی کہیں اتفاق وہ روز جمعہ تھا جب کہ نعم نے یہ کار سازی کی بعد اس کے رات کو
موسفیانہ بنی قریش کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم کو یہاں پرے ہوئے بہت دن ہو گئے، آدمیوں اور مویشیوں
کو نہایت ہی تکلیف ہو رہی ہے بہتر ہوگا کہ آج ہی رات کو جنگ کی تیاری ہو یہ علی الصبح ہم اور تم
بہ اتفاق مجھ سے جنگ کریں۔ بنی قریش نے جواب پیغام ابو سفیان کو کہا کہ کلہ یوم شنبہ ہی شنبہ کے روز ہم
کوئی کام نہیں کرتے ہم سوقت تمہارے ساتھ ہو کر مجھ سے لڑینگے جب تم چند سردار و اشراف اپنے قبیلہ کے
ہم کو سپرد کرو گے شاید محاصرہ میں طوالت ہو ورنہ تم اگر العود، حذلکہ اپنے وطن کو چلتے ہو اور ہم کو
مجھ کے دشمن چھوڑ دو وہ ہم پر پڑیں تو ہم کسکو پکارینگے اگر تمہارے سردار ہم سے مل جاتے تو وہ
لوگ ہماری مدد کریں گے۔ قریش نے جب بنی قریش کا جواب سنا انکے کان کھڑے ہوئے کئے لگے جو بات نعم نے
کہی وہ سب سچ ہے بعد اس کے قریش نے بنی قریش کے پاس کہلا بھیجا ہم کیکو تمہارے سپرد کریں گے اگر تم کو
ہمارے ساتھ ہو کر مجھ سے لڑنا ہی تو، چھاؤ نہ ہم اپنے وطن کو جانے کے لئے تیار ہیں یہاں تم ہو اور مجھ ہیں۔
بنی قریش قریش کا جواب سن کر کہنے لگے واللہ جو کچھ نعم غطفانی نے کہا وہ سب راست ہے کم و کاست ہم
بہ گز مجھ سے جنگ نہ کریں گے قریش اور بنی غطفان بنی قریش کی گفتگو سنکر واپسی پر آدہ ہوئے۔ تدبیر نعم غطفانی
تو کارگر ہو گئی اب تقدیر یزدانی بھی سنئے۔ جابر بن عبد اللہ انصاری راوی ہیں کہ جناب رسالت اللہ نے
قبل از ہجرت کفارناہنجا رہتیں روز پہم مشرکوں کی ہزیمت کے لئے دعا فرماتے رہے آخر بروز چہار شنبہ
آپ کا تیرہ بدھت ابابہ باری اللہ مرسل لریاح عزائمہ نے بادعیا کو فرمایا اس نے لشکر کفار میں
نیزہ ڈال دیا نہایت سرد اور تیزی کے ساتھ ہوا چلنے لگی ایسی تندھی آئی کہ دشمنوں کے خیمے اور کھنگلے
ورنگے کچھ گئی دیکھیں چوٹوں پر اونندھی ہو گئیں فرشتوں نے ذیروت کی منہن کاٹ دیں میخوں کو
انکار دیا دشمنوں کے دل میں خوف و رعب مچ گیا ان کی آنکھیں نہ دھکی ہو گئیں سوئے سمجھ گئے اور کوئی
تدبیر انکو نہ سوچی ہوٹ پھٹ کر رہ گئے اپنی اپنی راہ لی چند اس بار میں قرآن مجید نازل ہوا کہ
مور دکرہ نعمۃ اللہ علیکم وعلیٰ اولادکم وعلیٰ کل مسلم وعلیٰ کل مسلم وعلیٰ کل مسلم وعلیٰ کل مسلم
اللہ ہدایہ عملوں نصیرا ابن کثیر بنی تفسر میں لکھتے ہیں اگر ذات ہرکات رسول القلیں کو ارحم الراحمین
رحمۃ اللعالمین قرار دیتے تو اس ہوا کو کئے درمید دعا دے سخت تر کر دیتا۔

موسیٰ ابن زکریا بن اخیل بن ہرون بن میر

یہا کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارث بن دہ بن النضر بن لانی بن الخزرجی النجاری البہدی
بن زید بن کعب بن کعب بن ہرون بن خندق شہید ہوا۔ ہنسی سے بخت۔

۱۔ طفیل بن مالک بن خنسا بن سنان بن عبید بن مدی بن غنم بن کعب بن لانی بن الخزرجی البہدی
بہدی البہدی بن حنک بن حنک بن آپ کے جسم پر تیرہ زخم لگے تھے جو نہ مل ہو گئے مگر خندق کی لڑائی
میں بقول بن ابی حاتم آپ نے وحشی بن حرب کے ہاتھ سے شہادت نوش کی یہی اللہ عنہ
طفیل بن ہرون بن میر

۲۔ سلیم بن یثرب بن ثعلبہ بن کعب بن عبید بن لانی بن حارث بن دینار بن النجار بن الخزرجی النجاری
بہدی البہدی بن کعب بن کعب بن ہرون بن خندق شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور بعض کہتے ہیں کہ آپ نے ہرون بن
شہادت نوش کیا ہے چنانچہ شہدائے جنگ احد میں بھی آپ کا ذکر آیا ہے واللہ اعلم سلیم
ہرون بن میر

قریطہ بن مضمون وراے بے نقطہ مفتوح ویا رثناہ تہیہ وظائے منقوط وراے تانیث ہرون جمینہ
یہو دخیہ سے ایک قبیلہ کا نام ہے

اساتوان مشہد

غزوہ بنی قریظہ کے ذکر میں بنی قریظہ کی عمدہ شکنی کا ذکر غزوہ خندق میں ہو چکا ہے ان مرد دوسرے
نہا خسراں آل کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہوا اللہ صلوات اللہ علیہ بہت قریب غزوہ خندق سے منظر و مسرور
دار السلام مدینہ پر سکینہ کو واپس تشریف لے آئے وہ ہم اظہر کو گرد و غبار سفر سے نہ پاک کہنے گئے
سبز پاک دھو رہے تھے اور مجاہدین جنات بھی اپنے گھروں میں جا کر تیار رکھوں بیٹھے تھے کہ فوج جبریل میں عم
سخت رہوار پر سوار شمشیر برہنہ شکل و جید کلی منہ شہدائے قریب اگر کھڑے ہوئے تو انکو ام المؤمنین
عائشہ بعدہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اس فوج کے ساتھ ہی بہر شعل
ورہا مل جاتی کے لڑو غبار کو روائے مہیا ک سے جہڑنے لگے اور کئے یونہی اعمال پر جہڑنا عم
کے کہہ کر اللہ تعالیٰ اپنے غفور وود بھی تک فرشتوں نے اپنے تیار رہیں گئے اور اسے تیار کردے اللہ تعالیٰ کا
حکم دیکھ آپ نے وقت بنی قریظہ کی طرف تشریف لیا وہیں انسانی ناکہ ٹپک کر مارنے والی ہر جہڑی کوئی دشمنی کے اندر کہ
جو یہاں تیار ہو رہا تھا اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال سے فدا کر دیا وہیں مذکور و سب تیار ہوئے چنانچہ بلان و بین
پاکانہ لکھنے لگا اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ جو سوار ہوا وہاں اسباب رسالت کا بے حد ہوا وہاں تھی
کو نشان شہیدی حوالہ کے فرمایا کتاب کردہ مہاجر و انصار کے لیے ان کی تیار کی تیار ہوئے تھے

فرزند کو بیکر کسی طرف کو جسے جہیز یہ درخواست بھی انکی باہر گاہ بنوئی میں منظور ہوئی بنائش واپس گیا
در حکم بنوئی سے یہود کو آگاہ کیا وہ سب خیر اور در حیرت ہو گئے کعب بن سعد سردار بنی قریظہ نے اشرف
بنی نولم کے بھائی کی کہنے جی بن، خطب سرگروہ بنی نضیر بھی موافق اپنے وعدہ کے پہلے ہی سے وہاں
موجود تھا جب ساری قافل مجتمع ہوئی۔

کعب اے سرداران یہود سجدہ اتم سب جانتے ہو کہ محمد رسول خدا اور پیغمبر آخر الزمان ہیں مگر ہلوگ برا جس
پسربیان نہ لائے، ورنہ انکی تصدیق کی باتیں کاموں سے ایک کرنا چاہئے۔
یہود وہ کیا ہیں۔

کعب ایک یہی کہ محمد پر ایمان لے آؤ انکی فرمان برداری کرو تا کہ تمھارا مال و متاع اور تمھارے بال بچے
اور تمھاری جانیں محفوظ رہیں۔

یہود و ہم اپنا دین آبائی چھوڑینگے، ورنہ تو ریت شریعت پر کسی دوسری کتب کو ترجیح دینگے۔
کعب دو بیکر غوثوں اور بچوں کو اپنے ہاتھوں قتل کر کے قلعہ سے باہر نکلا اور مسلمانوں سے لڑو
اگر تم غلبہ ہوئے تو ہل چکے تمھارے تمھارے بعد ذلت و خواری ستیج جائینگے اور اگر تم غالب آئے تو
نورث و برکت کے بہت ہو جائینگے۔

یہود نے کسی گناہ کے قتل کرنے سے کیا قندہ ہوگا در کون سنگدل اس کام پر رضی ہوگا کلاپنے جگہ پر لڑو
قتل کر کے کوئی صفت حاصل کرے۔

کعب تیسرا کام یہی کہ آج شہر کی رات ہی مسلمان لوگ ہماری طرف سے بے خطر ہونگے رات ہی کو
پیشہ بھوت چھین انکو زیر و بردہ رہیں۔

یہود و شہر کی بزرگی ہم یہو مکر باطل کر سکتے ہیں ہم سے لگے لوگوں نے شہر کی تعظیم نہیں کی وہ مسخ ہوئے
میدان بنائے گئے الغرض۔

یہود بنی قریظہ نے شہر ہو کر حضور میں جناب مسائب کے التجا کی کہ ابو لہب بن المذراوسی کو کہ
ہمارے حلیف اور دوست ہیں ہمارے پاس آئے کی ہمارے ویجئے تو ہم لوگ اپنے کام میں اسے مشورہ
دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی سند قبول فرمائی ابو ہبہ قلعہ میں گئے یہود انکا استقبال کر کے بڑے اکرام
درمے کے ساتھ روانہ کر کے انکی عورتیں، ورنہ کے، ابو ہبہ کے گرد آ بیٹھے اور اپنا مال اور دیکھنے لگے
ابو ہبہ کو بت پر جمع آیا سرداران بنی قریظہ نے جب ابو ہبہ کو ہم دل پایا تو اسے کہنے لگے کہ اس میں آپکی
کے سے ہر ایک ہر ایک ہر ایک کے قلعہ سے اتریں یا نہیں ابو ہبہ نے کہا ہاں اور اپنی حلق کی طرف
اپنا رخ نہ کرنا اپنے تم لوگ قتل ہو گئے، ابو ہبہ کو اپنے فعل سے کمال ندامت حاصل ہوئی اور شہرانا
پسربیان چھین لگے کعب بن سعد نے کہا تم کو کب ہوا وہ یوں سے یہی ہے خدا اور اس کے رسول کی خیانت کر

یہ ہنر دوتے ہوئے قلعہ سے اترے گریہ و زاری نے اُن پر ایسا غلبہ کیا کہ اُنکی ڈاڑھی آنسوؤں سے
 تر ہوئی اسی شرمندگی کے باعث آنحضرت صلعم اور عباہ سے نہ ملے اور ہر ہی سے مدینہ کا راستہ پکڑا اور
 مسجد نبوی کے ستون سے اپنے تئیں مضبوط باندھا اور سب کو کہہ دیا کہ مجھ کو کوئی نہ کھولے مگر نماز کی وقت
 جب تک میری توبہ اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے بندھا رہوں کہتے ہیں کہ وہ پندرہ روز تک بندھے رہے اُنکی
 ڈاڑھی اور اُنکے منہ میں خرمار کھ دیتی اُسکو کھالیتے جب رسول اللہ صلعم نے اُنکا حال سنا فرمایا اگر ابولہب
 پیسے ہی ہمارے پاس آتے تو ہم اُنکے لئے خدا سے آمرزش مانگتے اب اُنکو ہم بھی نکھولینگے جسک حق تعالیٰ
 اُنکی توبہ قبول فرمائے گا پندرہ روز بعد ابولہب کی توبہ قبول ہوئی وحی نازل ہوئی اپنے اُسکا ذکر ام سلمہ
 سے کیا وہ کہنے لگیں کیا میں یہ خوشخبری ابولہب کو سنا دوں اپنے فرمایا ہاں ام المؤمنین ام سلمہ نے
 اپنے حجرے کے دروازہ سے ابولہب کو خوشخبری سنا دی ابولہب نے کہ کوئی مجھ کو بندھے رہا کرے
 حضور ہی اپنے دست خاص سے مجھ کو رہا فرماویں آنحضرت صلعم نے ویسا ہی کیا۔ آخر کا مجبور ہو کر
 بنی قریظہ قلعے سے اترے تو محمد بن مسلمہ نے حکم آنحضرت مردوں کی مشکیں باندھیں اور عبداللہ
 بن سلام نے عورات اور اطفال اور اسلمہ وغیرہ کا تعلیقہ کیا پندرہ سوتلوارا اور اسی قدر دہال و تین
 سو ذرہ اور سات سو پچاس عورتیں اور رہ کے شام میں آئے اثاث البیت اور برتن کثرت سے اور دنٹ
 و رہ بکریاں چوپائے وغیرہ مویشی بیشا سب ضبط ہوئے۔ اب ایک معاملہ اور پیش آیا وہ یہ کہ مکرر
 انصار بنی اوس کے چند اشخاص نے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو
 منظر لطف و احسان میں بنی نضیر کے حق میں جو ابن ابی کے حلیف تھے اپنے احسان کیا کہ اُنکی سفارش
 سے سارت حرم ذرہ پوش کی جان بخشی کی بنی نضیر کو چھوڑ دیا بنی قریظہ ہمارے حلیف ہیں نقص عمدہ سے
 وہ سب شرمندہ اور بشتیان ہوئے ہماری عرض ہی کہ اُن پر بھی حضور احسان کریں اور اُن کے جرم
 سے درگزر فرماویں آنحضرت صلعم نے بنی اوس کی استدعا کا کچھ جواب نہ دیا جبکہ وسیون نے اپنی
 درخواست پر صراحت کیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اس معاملہ میں حکم تفکر و تدبیر
 تو کھو گیا عذر ہو گا تم اُسکے حکم ہونے پر راضی ہو گے اوسویون نے عرض کیا یہ بات ہم کو بسیر و چشم
 منظور اور قبول ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جس کو میں حکم مقرر کیا پاتا ہوں وہ سعد بن معاذ ہیں جو
 مسلمہ حد کریں اُسکو فریقین تسلیم کریں اوسویون نے کہا بارہا اس داعین بعد اسکے آنحضرت نے کسی کو
 یہیر دیا کیا کہ سعد بن معاذ کو حاضر لاوے اس سعد بن معاذ بسبب زخم خندق کے اپنے گھر میں رہ گئے
 نے چنانچہ لوگوں نے سعد کو دراز گوش پر سوار کیا اور روانہ ہوئے بنی قریظہ کے سفارشی آگے بڑھ گئے
 ہی بن سعد بن معاذ کو آئے اور کہے گئے یا ابا عبد اللہ بنی قریظہ ہمارے ہتھیار سے پورا اسنے حلیف اہل و عیال
 میں اور اُنکے احسان ہم سب پر ہیں تمکو بھی معلوم ہے رسول اللہ صلعم نے اُن لوگوں کے فیہ رہنے

مقرر فرمایا ہے ہم آپ سے جتنی میں کہ بنی قریظہ کے احسانوں کو فراموش نہ کیجئے گا سنت کی
 وہ زمانہ گزر گیا زمانہ جاہلیت کے عہد کو اسلام نے توڑ دیا جب سعد مبلس قدس کے قریب آئے آنحضرت
 سے حضار محفل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا قوموا المسید کہو اٹھو اپنے سرور اس کے لئے عہد جاہل اور انصار خراج
 اس خیال سے کہ سعد بن معاذ اُسے نہ تھے نہیں اُسے بنی عبد الاشمل جو سعد کے ہم قوم تھے اُٹھا اور
 انکو سواری سے ڈاکر محفل نبوی میں حاضر کیا تو وہاں ایک گروہ اوسیون کا جو محفل قدس میں پناہ لے کر
 ہمالہ کے تھے موجود تھے اُس گروہ والے کہنے لگے اسے ابو عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کارروائی پندرہ روز
 کی تھی یہ قبضہ اختیار میں دیدی ہی ہمالہ کے حقوق سابقہ کے انکی نسبت طریق شفقت اور احسان کا
 برز و زمر ہی سعد نے جواب دیا کہ اگلی باتوں کو جانے دو اب عہد اور مواثیق اللہ تعالیٰ اور اُس کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمہر واجب تعمیل ہیں جو رائے میں دو گنا اسپر تمکو راہنی ہونا چاہئے ہو کیا کہتے ہو
 اوسیون نے کہا بیشک ہم تمہاری رائے پر راضی ہونے اسکی پابندی کریں گے بعد ازاں سعد بن معاذ نے
 بحال ادب و تعظیم سر جہا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اوسی تو میرے فیصلہ پر اپنی رضامندی
 سے ہر کرتے ہیں بندہ ان حضور کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جو تمہاری رائے ہوگی وہی میرا حکم ہے سعد نے
 کہا میری رائے یہ ہے کہ بنی قریظہ کے مردان جنگی مارے جو دین اور زن بچے ان کے نوڈ می غلام بنائے جاوے
 ان و متاع اسکا مسلمانوں میں تقسیم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سنکر فرمایا اسے سعد تمہنے وہ فیصلہ کیا ہی جو
 اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اوپر حکم دیا ہے اس کے بعد جناب رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی قریظہ
 کے مردوں کو اسی طاح مشک بستے چلو اور اسامہ بن زید کے گھر میں مجبوس کرو اور ہر کون فرعون
 کو رہ نہ بنت لیا رت خزیرہ بخاریہ کے گھر میں زیر نگرانی رکھو جب وہ قیصری مدین میں پہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کئی ڈھیر خرے کے لئے رو برو رکھوا دیا کہ وہ لوگ اسکو کھائیں وہ مشک بندھے تھے سو جہ سے
 قیدی جو پایوں کی طرح خرے کے ڈھیروں سے لگ گئے اور منہ سے اٹھا کر خرے کھانے لگے بات ہوئی
 تو وہ لوگ تو ریت پر پڑنے لگے اور آپس میں ایک دوسرے کو ثابت قدمی کی وصیت کرتے جاتے تھے
 علی عبد جہ کہ آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی حکم تجویز کر کے ایک گدھا گھوڑا سے جہا پھر قریب احبار الزیت کے
 جو مدینہ میں باز رہنے کی جگہ تھی گدھا گھوڑا گیا تب قیدیوں کو غول غول کر کے اس گدھے کے پیچ لایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رتبہ فرمایا کہ علی مرتضیٰ اور زبیر خواہی رسول خدا انکو جہنم کا راستہ بتاویں دو دن چھوڑ دو
 بنی انی تو یمن نکال کر گڈھے کے کنارہ پر ان ملعونوں کی گردن مارنے لگے اُسے خون بہا کر ہر گھم
 حبشی بن الخطیب مفسد و مردار بنی نصیر کی باری آئی وہ دست بستہ حضور کے رو برو پیش کیا بہا اپنے
 دھس سے فرمایا اسے خدا کے دشمن کیا بھلو خدا کے ذلیل و رخوا رہیں کیا آخر کار تو میرا قیدی بن جی سے کہ
 ہنسی و جھٹکا کا مزہ چکھنے و لہز میرے لئے بھی ایک وقت مقرر تھا کہ اُس سے میں تجوڑ نہیں کیستے

تھا یہی عداوت پر میں اپنے نفس کو ملا مت نہیں کر سکتا لاکن من خذل یخذل میں اپنی ذات کا خون نہ
 تھا خدا نے آپ کو فتح دی تو اسکا کچھ اندیشہ نہیں اس طرح کے مصائب اور بلیات نبی اسے ایل پر پڑھتے
 آئے ہیں آج میں دنیا سے جدا ہوا ہوں کہ تم مجھ سے ہو اور میں بے شہد ہوں اور میں
 ہوں انحضرت معلوم نے اسکا فرمایا حیدر کر اسے میان سے ذوالفقار نکالی جی سے کہا یہ سے کتب ذوالفقار
 جاوین حضرت علیؑ نے فرمایا یہ کام آسان ہی پھر جی نے گردن مجھ کی حیدر کر اسے ذوالفقار بھلائی اور اس کو
 اسفل اسافلین کی طرف روانہ کیا اس کے بعد کعب بن اسد سردار بنی قریظہ کو آپ کے سامنے لے آئے
 تو اپنے فرمایا ابن اسید بن جلاس کی نصیحت پر تو نے عمل نہ کیا کہ تم کو فائدہ ہوتا ہے تم کو میری
 متابعت کی نصیحت کی تھی کعب نے جواب دیا کہ ابوالقاسم تو ریت کی قسم اگر یہودی نکلتے کہ کعب بخون قتل
 مسلمان ہو گیا ہی تو میں بیشک آپ کی تصدیق کرتا اور آپ کی خدمت بجالا کر گیا کروں یہودی کی خدمت میں
 نے مجھے روک رکھا اس لئے یہودی کے دین پر جان دیتا ہوں اپنے فرمایا اس کو بھی اس کے باؤں
 کے پاس ہو پڑا وہ بھی قتل ہوا اس روز تمام دن دونوں صاحبوں نے بنی قریظہ کو قتل کیا یہ
 اشخاص باقی رہ گئے تو مشعل کی روشنی میں ان کی زندگی کا دن شام صحت سے بدل دیا ان قتلوں
 کی تعداد میں علانے اختلاف کیا ہے چار سو چوبیس سو نو سو تک تعداد ان کی بیان کی گئی ہے واللہ اعلم۔

روایت ہے کہ منجہ اسیران بنی قریظہ کے ایک بوڑھا یہودی زیریں میں ہاٹھا گئے یہ وہی جنت بکاش
 ثابت بن شماس کے ساتھ کسی قسم کی بھلائی کی تھی چنانچہ زیریں کو بے ثابت کو وہ بات یاد دلائی تو ثابت
 انحضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور زیریں کے احسان کا ذکر کر کے عرض کیا کہ میں اسکا بدلہ چاہتا ہوں
 اگر حضور پسند فرمادیں تو زیریں کو مجھے بخش دیں اپنے ثابت کی التماس منظور فرمائی ثابت نے اس کی برائی کی
 انوشجری زیریں کو سنائی زیریں نے کہا جو بوڑھا آدمی اپنے زن و فرزند سے جدا ہو کر زندہ رہا تو کیا مزہ رہی
 زندگی سے پاسے کاغذ چہ حظ برد خضر از عمر جو دان تنہا ثابت نے یہ بات بھی حضور میں جا کر عرض کی
 اپنے فرمایا کہ اس کے عیال و اطفال آزاد کر دے جاوین حسب الحکم حضور والا اس کے مال بچے
 اس کو سپرد کر دے میں نے پھر زیریں نے ثابت سے کہا کہ جس بوڑھے عیال دار کے پاس ایک جہنم ہو وہ کیوں
 بسر اوقات کر سکتا ہے انحضرت نے اس کا مال و متاع بھی اس کو بخش دیا تب اس پر جہان پدہ نے
 ثابت سے ہدایت کی۔

زیریں کعب بن اسد ہمارا سردار کمان ہے۔

ثابت وہ مارا گیا۔

زیریں حبیب بن اخطب لڑائی کی آگ بھڑکانے والا کمان ہے۔

ثابت وہ بھی قتل ہوا۔



رہسیر نہ شہ بن قیس ہمارا ایلی کہا۔

نمازت سننے بھی مددگار راستہ پکڑا۔

رہسیر دیگر اشرف اور مہاراجا بنی قرظہ کمان میں۔

نمازت وہ سب جنم کو سہ پاسے

رہسیر نہ اکی قسم دوستوں کی بدائی موت سے زیادہ فح ہی۔

نمازت بیشک سچ کہتے ہو۔

رہسیر میری خواہش ہے کہ بیوض حق سابق مجھ کو بھی میرے یاروں سے ملا دے۔

نمازت تیری خواہش پوری کرتا ہوں۔

چنانچہ نمازت نے زبیر بن ہاطا کا ہاتھ زہیر بن العوام سے ہاتھ میں دیدیا انھوں نے اُس مردود کو ایک ہی

دھبہ دے کر رہا کر دیا۔ اس کے بعد بنی قرظہ کے مال غنیمت سے شتر گھوڑے چکر آئے انھوں نے

اس نے ان میں تقسیم کر دیے اور نجدیوں سے رہبانہ بنت عمرو کو اپنی ملک یمن میں شرف اختتام بخشا

اور بقیہ مال و نجدیوں کو نصف نصف کر کے ایک نصف سعد بن عبادہ کو سپرد کیا اور ملک شام کی طرف

روانہ فرمایا اور دوسرا نصف انس بن عقیل کو حوالہ کر کے سزیر میں بنی غطفان کی طرف بھیجا اور دونوں شخصوں

سے فرمایا کہ ان کے بد میں زہیر گھوڑے لے آدین انھوں نے ایسا ہی کیا یعنی اچھے اچھے رہ گئے

گھوڑے لے آئے ان کو آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کے درمیان بغرض جہاد مقرر رکھا اور جنس سے

ایک احمد مسلمانوں کو تقسیم کر دیا۔ اب سعد بن معاذ کا تیردہا نشانہ اہانت پر لگا وہ مجروح جنگ خندق

جیت لیتے ہوئے تھے ناگاہ ایک بکری دوڑتی آپ کے جسم پر ہو کر گزری اُس کی کٹھری زخم پر پڑ گئی

زخم پھٹ گیا خون اُس کا نہ ہوا جب وقت نزع کا آپ کو نچا آنحضرت صلعم تشریف لے آئے اور سعد کا سر

اپنے زانوئے مبارک پر رکھ کر فرماتے لے الہ العالمین تیری راہ میں سعد نے زحمت اٹھائی اور تیرے

رسول کی تصدیق کی و تحقیق اسلام کو ادا کیا خداوند اُس کی روح کے ساتھ ویسا ہی کرے یا کہ اپنے

دوستوں کی روح کے ساتھ کرتا ہی سعد نے آپ کی آواز سکر آنگو کھولی اور السلام علیک یا رسول اللہ

کہہ کر اپنے زانوئے مبارک سے علیحدہ کر لیا آنحضرت صلعم نے اُن کو اُن کے گھر بھیجا اور ایک ساعت بعد

جبرائیل امین عم آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کے صحابہ میں کسے وفات پائی ہے آسمان کے دروازہ

اُسکی روح کے لئے کشاہ ہو گئے عرش اعظم مل گیا آپ نے فرمایا ابھی میں سعد کے پاس تھا انکو عالم سکرات

میں چھوڑ آیا ہوں پھر آنحضرت صلعم سعد کے گھر گئے اُنکی تجیز و تکفین فرمائی یاروں نے جنازہ اٹھایا بقیہ کو

لے گئے آپ کے جنازہ کے ساتھ شتر ہزار فرشتے تھے۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے اُن کی قبر کو درہا شہ

اُس میں سے مشک کی بو آتی تھی۔

قرنہ کی بین النش سے مروی ہے کہ جب سیدنا ہذا اٹھایا گیا منہ نقیص میں سے کوئی کئے رکھا گیا ہی نہ تھا۔
 مرنے کا آنحضرت معلوم نہ فرمایا کہ اُس کا ہنا زہ فرشتہ اٹھا لے ہوں اس کے سوا آپ کے فضائل کے ہر اور
 شے میں بہت کثرت سے مذکور ہیں رضی اللہ عنہ۔

کہ شہادت خلد بن سوید کا جو اس غزوہ میں شہید ہوئے

خالد بن سوید مخزومی زبیر آپ کا نسب یہ ہے ملا بن سوید بن نعلیہ بن عمرو بن مہربان بن
 امر، الفاس الاثمداری الخزرجی الحارثی العقیلی البدری لاحدی القندی آپ بر وقت مولدہ بنی
 قریظہ زید دیوانہ قاصد سایہ میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت یہودیہ نے جس کا نام بنہ تھا چلی کا چہرہ آپ کے
 اقلہ کے، وپستے کانگ دیا اُس کے صدمہ سے آپ کا سر بھٹ گیا آپ شہید ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے حق میں کہ ان بہ اجر تہمد بن رضی اللہ عنہ پھر وہ عورت بنی قریظہ کے
 مردوں کے ساتھ قتل کی گئی سوا اُس کے اور کوئی عورت بنی قریظہ کی ماری نہیں گئی چو اذان کا عیشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ایک عورت بنی قریظہ کی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں یہی تھی
 نا کہ کسی نے باہر سے آواز دی کہ فلا نہ کہاں ہے وہ عورت بولی میں یہاں ہوں پکارنے والے نے
 کہا یہ رہا ہر کل وہ اُسی طرح ہنستی کہ کھلائی اُٹھی اور کہا کہ مجھے قتل کرنے کے لئے بولاتے ہیں میں نے
 اُس سے کہا کہ عورتوں نے نہ قتل کرنے کا دستور تو نہیں ہے تجھ کو یہ اختصاص کیونکر حاصل ہوا اُس نے
 کہا کہ یہ ایک یہودی بنی قریظہ کی جو وہ ہوں سوائے رشتہ زوجیت کے ہم دونوں میں بہت عاشقانہ
 تھی جب میرا وہ بڑھ گیا میرے شوہر نے کہ اگر محمد میرے چاچا ہو پاؤں گے تو مردوں کو قتل اور عورتوں کو قتل کر کے
 بوٹی بنا دینگے میں نے کہا کہ افسوس وصال کا زمانہ غریب منقضى ہوئے والا ہے وہاں فراق ہوئی کہ
 تیری ہوائ میں زندگی مجھ کو خوش نہ ویلی میرا شوہر بولا اگر تو شیخ کہتی ہے تو ایک جماعت مسلمانوں کی
 یہودیہ قلعہ سایہ میں بیٹھی ہے چلی کا یا ت اُن کے وپر ڈال دے شاید کوئی دشمن سے مر جائے گا تو تجھ کو
 بد میں سہاں قتل کرینگے میں نے ایک چھری سے پھینکا وہ خیال کے سر پہ پڑا وہ مر گئے اُن کے قتل میں
 مجھے قتل کرنے کے لئے بولاتے ہیں۔ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ قتل کی تھیں کہ مدت ہوئی اُس کا ہنسنا ہلکا رہا
 کہ قتل قتل مجھ کو نہیں ہوتا۔

آٹھواں مشہور

آٹھویں قرادہ نامہ کے نام مشہور ہیں قروا قاف ورا اء منقوطہ دونوں مفتوح اور آخر میں وال
 اء منقوطہ یا دونوں حرف اء کے قفہ مرقا قاف مضبوط اور او مفتوح فومی قرو ایک آٹھواں مشہور

جو مدینہ منورہ سے ایک دن کی مسافت پر پہنچا۔ وہ میل کے فاصلہ پر قریب سرزمین بنی عطفان کے واقعہ پر
 غائب ہو گیا۔ منقرضہ دریا میں دربار موعودہ منورہ آخر میں تارنا نیت قریب مدینہ طیبہ کے ایک جنگل واسطے
 کاٹنے لگے۔ وہ گدہ بن آدمیوں وغیرہ کے غمر محفوظ تھا۔ اس غزوہ کو کوئی لغزوہ ذمہ، قزو کوئی غزوہ
 اذمہ کہتے ہیں۔ وہ جس کی یہ کہ آنحضرت صلعم کی اذمتیان کبھی غائبہ اور کبھی ذی قردین ہوا۔ قریب
 اذمتیان تو موافقہ کے پیرا کرتی تھیں یا یہ کہ واردا ت غزوی کی مقام غائبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلعم
 و اس نے غارت گرد کا قتل ذی قرد تک فرمایا بہر حال آنحضرت صلعم کی بیس اذمتیان دو دہا
 قریب زندگانی ابو ذر غفاری اور اس کا بیٹا۔ اور ابو ذر کی زوجہ لیلیٰ جنگل میں چراتے تھے کہ عینیت بن
 حصین فراہی شب چہار شنبہ ماہ ربیع الاول سن چھ ہجری کو پالیس سواروں کے ساتھ آکر ڈاکہ پہا اور
 اذمتیان بن ذر غفاری کو قتل کر کے اذمتیان کو ہانک لیا اور زوجہ ابو ذر کو بھی لے گئے، اس کی تفصیل سلتہ
 بعد الاوع کی روایت میں ہے۔

سلمۃ بن الاکوع سلمی۔ آدمی ہیں کہ ایک روز میں ابو لہب انصار می کے گھوڑے پر سوار علی الصباح
 رہنے سے بہر نکلا اور میرے ساتھ ربیع مولی رسول اللہ صلعم تھے ناگاہ وقت طلوع آفتاب کے عینیت بن
 حصین فراہی مع چند سواروں کے چراگاہ میں جہان رسول اللہ صلعم کی اذمتیان چرتی تھیں ڈاکہ پہا
 اور چر داے کو قتل کر کے بنش اذمتیان شیردار آنحضرت صلعم کی ہانک لے چلائے حال دیکھ کر میں نے
 اپنی سواری کا گھوڑا ربیع کو دے کر کہا کہ بلند جا کر آنحضرت صلعم کو اس واقعہ کی اطلاع دے اور میں ایک میلے پر
 چڑھ گیا۔ وہ تین مرتبہ یا جب کا بکا کر کہ پھر میں تیرکان کو اس سمت و نیروں کے پیچھے دوڑا جب قریب پہنچا
 تو ان لوگوں کو تیرا مارنے لگا۔ وہ ہریر ایک کو زخمی کرتا تھا اور اس جنگل میں درخت بکثرت تھے بسبب کوئی
 سوار میرے قصد کرتا میں درختوں کی آٹھ سے اٹھ کو پھرتا تھا جب وہ میرے ہاتھوں سے تنگ ہوئے تو آنحضرت صلعم
 کی اذمتیان جھوڑ کر میرے دوہرے دوہرے میں سے اذمتیان کو مہینے کی جانب ہانک دیا پھر میں
 کا فروں کے پیچھے دوڑا اور اٹھ کو تیرا مار کر عاجزا اور پیشان کر دیا وہ اپنے نیرے اور پادریں بھینکتے ہلے تھے
 تاکہ میں ان نیروں کے اٹھنے سے من شغول ہوں اور ان کی جنگ سے باز رہوں مگر میں ان کے نیروں
 اور پادریں پر پھر پھر کا چھپا لے جاتا تھا چند غم تیس نیرے اور تیس پادریں میرے ہاتھ میں اب تک
 جو سخت دوسری کافروں کی مدد کو پہنچی ان میں چند آدمی میری طرف متوجہ ہوئے میں پر چڑھا گیا
 اور پیچھے پھر کر دیکھ کر سو یاں، سدم درختوں کی ادھل میں دیکھائی دے سب کے ہاتھ احریم ہندی
 ان کے پیچھے بوقتہ شمسوا اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود ہندی بطور ہراول رہے تھے اور
 ان سب کے پیچھے سواروں کا ہر چڑتا تھا کفر سوار ان سلام کرتے دیکھ بھگے احریم نے اٹھ کا تائب کیا

پھر انکی گردنوں پر ارتداد سوار ہوا اسلام سے پرستش ہو کر دغا بازی پر گرنے ہوئے ایک روز علی اصباح
 سب کے سب متفق ہوئے اور پندرہ اونٹ لٹاس آنحضرت صلعم کا ہانگ لے چے حنفیہ سے یہاں تک
 پہنچے وہیں وہ سب یثیار پر پھر پڑے اور انکو گرفتار کر لیا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تھکے روز بخین
 کا شہر پہنچے جس کے صدر سے یثیار شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم نے اس امر کی خبر
 سن کر کرڑ بن جا بر فہری کو مع بیس سواروں کے انکے تعاقب میں روانہ فرمایا وہ ان ملعونوں کے پیچھے
 گھوڑے دوڑاتے پلے جاتے تھے راستہ میں ایک عورت اونٹ کا شانہ لئے ہوئے تھی اس سے پوچھا
 تو لے یہ کہاں پایا اسنے کہا میں ایک قوم کے پاس پہنچی جو ایک اونٹ ذبح کر چکی تھی اس میں سے ایک
 شانہ انھیں نے بچھو دیا ہے اور وہ سب اسی پڑاؤ پر جو آگے سے گاہرے ہیں کرناہے وہاں سے دو ہزار
 انکو گرفتار کر لیا اور انکی مشکین باندہ لین ایک اونٹ وہ ذبح کر چکے تھے بقیہ اونٹ ہٹوا لئے ورسکے
 رہنے لے آئے آنحضرت صلعم اسوقت غابہ میں تشریف رکھتے تھے کرڑ بن جا بر ان مرتد لوٹیروں کو سبیل
 لے کر غابہ کی طرف روانہ ہوئے وہ میں آنحضرت صلعم سے ملاقات ہوئی اور حکم الہی انما جزاء الذین
 یحاربون اللہ ورسولہ الا یزائل ہوا پھر آپ کے حکم سے ان مرتد لوٹیروں کے ہاتھ پاؤں کاٹ گئے
 اور انکی آنکھوں میں سداۃ پھیری گئی وہ اندھے کر دئے گئے پھر وہ سولی پر چڑھائے گئے بعض بہت
 میں آیا ہے کہ نزول آیا کریمکا بعد سنراپی مجرموں کے چوہا ہی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے پھر کسی کی نگاہیں
 سداۃ پھیرنے کا حکم نہیں دیا۔

ایسا کہ نوکی ملک توپ کے ریتے والے آنحضرت صلعم کے حلقہ کوششوں میں تھے وہ ناز کو تاملی
 ایکاں کے ساتھ نجوش اسلوبی پڑھا کرتے تھے ایک روز آنحضرت صلعم نے انکو ناز پڑھتے دیکھا تو وہ بڑے
 اطمینان اور سکون کے ساتھ نہ پڑھ رہے تھے اپنے انکو غلامی سے آزاد کر دیا تو وہ آنحضرت صلعم کے
 دانت چرایا کرتے تھے جبکو عربوں نے شہید کیا جیسا پہلے مذکور ہوا ہے۔

عکس نظم میں بے نقطہ و سکون کاف آخر میں لام ایک گروہ ہی فیضا ہے۔

عربیہ میں غیر منقوٹ مضموم و سکون را بے نقطہ و کسرون و یا تختانیہ مشدہ آخر میں تا دانیث فلم ہی
 ایک قبیلہ کا ہی ہے۔

گیا رہوان مشہر

سرینہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سرینہ بغرض تجارت بھیجا گیا تھا جب وادی اعقری میں
 جو ایک گاؤں ہے مدینے کے قریب جانب شام ماہ رجب سن چھ ہجری میں زید بن حارثہ موضع مذکور
 ہو کر گذرے کفار بنی فزاعہ مزاحم ہوئے تو دونوں فریق میں جنگ ہونے لگی کچھ کفار مارے گئے اور

بیت مسکن کا فروان کے ہاتھ سے قتل ہوئے ازاں بعد۔

حور و بن عمرو بن مرو، منی اللہ عنہ بن اور زید بن عارضہ زہنی زندہ رہے۔

ابارہوان مشہد

غزوہ خیبر کے ذکر میں خیبر غار نقطہ دار و بار ساہ تھیہ و بار موعده آخر میں۔ غیر مقلوبہ ہوزان
جہد و سرزمین شرب میں ایک خطہ ہی جو اپنے قلعوں اور تختہ لہر اور منہرہ کے ساتھ مشہور اور معروف
ہند سے آٹھ منزل کے فاصلہ پر بجانب شام واقع ہے۔ ارباب سیر سمجھتے ہیں کہ سن سات ہجری میں
جب جناب رسالت صلم سفر حدیبیہ سے واپس تشریف کے لئے بیت روزہ تک
مدنیہ منورہ میں رونق افروز رہے بعد ازاں بمقتضائے ارشاد ربانی وعد کہ اللہ معہ کسیرہ
ناخذ و نہاکلا یتہ سرداران مہاجر و انصار و دیگر صحابہ کبار سے فرمایا کہ ہم جنگہ خیبر کی تیاری کریتے
او کوئی شخص بیعت عظام دنیاوی ہمارے ہمراہ نہ جاوے جسکو محض بیعت جہاد و نہ ہو وہ ہمارے ساتھ
چلے یہ خبر سنتے ہی منافقین اور یہود مدینہ کی چھاتی پر سانپ بوٹنے لگا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے
جو یہ مسلمانوں نے بنی قریظہ و بنی نضیر سے کیا ہے وہی معاملہ خیبر یوں کے ساتھ کریں گے۔ خے و صفا
میں کے رہنے والے یہود نہایت ہی مسلمانوں پر غضبناک ہوئے جن یہودیوں کے کہ جس سہول
قرضہ ارجحے ان یہودیوں نے واسطے ایصال زر قرضہ کے مسلمانان مقروض پر سخت بیعت عینان
کردئے جس سے مسلمانان مقروض کاناک میں دم آگیا چنانچہ ابو شحم یہودی کا عبد اللہ انصاری
اس کو تنگ کرنا اور عبد اللہ کا وعدہ کرنا کہ بعد فتح خیبر تیرا قرضہ دو گنا اور ابو شحم یہودی کا آشت ہونے
پر یہی کہن اور آنحضرت صلم کے حضور میں مستبث ہونا اور آنحضرت صلم کا فرمانا کہ عبد اللہ کا
قرض داکرے پھر عبد اللہ کا اپنے تن کے کپڑے فروخت کر کے یہود نہ کو رو دینا اور بعد فتح خیبر
عبد اللہ کا ایک لونہ می یہودی حصہ میں بانا جو ابو شحم یہودی کی بیستہ دار بختی اور اس لونہ کی کو
بو شحم سے منہائی قیمت لیکر فروخت کرنا تبصریح تمام کتب سیر میں مرقوم ہے۔ ہر گاہ ساہان جہاد صحابہ
جان اٹھارنے تیار کر لیا آنحضرت کے مبالغہ بن علفہ غفاری و مدینہ کی قذاقت پر پھوڑا۔ ورنہ خود بدولت
چودہ سو دہان غازی و دو سو گھوڑے جنہیں تین گھوڑے فاصلہ شریف کے تھے اور بیچارہ شوم
ہمراہے کر مینے سے باہر رونق افروز ہوئے عکاشہ بن محض اسدی کو مقدمہ الحیشرت مقرر فرمایا اور عبد اللہ
بشر انصاری و سی اشملی کو پیش سواروں کے ساتھ یہود طلبہ آگے کو روانہ کیا۔ علمہ بن لطفہ بن کعبہ
یہ در کسی دوسرے صحابی جلیل القدر کو میسر نہ ہو سکا کہ فرما کر بڑی شان و شوکت کے ساتھ خیبر
رو نہ ہوئے وہ عبد اللہ بن ابی سلول متفق نے یہود خیبر کے پاس پہنچا کہ تمہیں مع غزوات

تم یوں پر آئے ہیں پوشیا ہو ہو اور مکولارم ہی کہ رہے ہیں کوئی دقیقہ فرو نہایت ہوئے
 میدان میں دل مکول کر مسلمانوں سے بد و خیر یوں سے مخبر متفق کا پیغام سننے ہی امام بن ابی قحافہ
 و ہودہ بن قیس وغیرہ کو اپنے ملیفون بنی غطفان وغیرہ کی طرف بطلب آمد اور انہیں کہہ تو وہ لوگ
 چار ہزار کی جمعیت لیکر یہودی کی مدد کو روانہ ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر سیارہ باریک کر
 کہ وہ سب راستے ہی سے اپنے گھروں کو واپس گئے یہودیوں نے اپنے سردار سلام بن مشکم سے
 مشورۃ کیا کہ ہم لوگ میدان پکڑ کر محمد سے جنگ کریں یا قلعہ میں رہ کر یزید بن سلام نے کہا جو رستہ چاہیں
 بن ابی سہول کی ہر وہی راستے میری بھی یہی قلعہ میں رہ کر لڑنا گویا اپنے کو آپ ہی قیہ ہی بنا دینا ہی
 چو کہ ارادہ الہی سب ارادوں پر غالب ہوتا ہی یہود مغضوب علیہم نے سلام کی صلاح پر سلام یہودیوں
 یعنی سلام کی رائے پر عمل کیا قلعہ ہی کے استحکام اور درستی میں مشغول ہو گئے پھر باہر نکلتے ہی دست
 نیابتی مگر یہ ہزد کیا کہ چند سواران مسلح قلعہ کے باہر بغرض خبر رسانی فوج خطر موج رسید کے تعینات
 کر رکھا تھا فادریہ کی قدرت کاملہ دیکھنے کے لائق نہ تھی یہ بخت موریوں پر خوب غفلت کو
 سوار کر دیا وہ ایسا سوئے کہ صبح تک نہ بگے جس وحشت ہی ان میں باقی نہ رہی مرغ تیرے بھی ان
 بن مریدان کو بچا دیا جب صبح ہوئی قلعہ کے یہود دسترخواب غفلت سے اٹھے اور حواج نہ دیکھنے
 کہ جسکے نو دیکھا کہ لشکر سدوم کے ماتم مرگ مفاجات کے انکو گھیر لیا ہی فوراً اٹھے یوں پھرب
 ورنہ آواز نہ بگرنے لگے و انتہ محمداً و ابیہش آنحضرت صلعم نے انکا حال دیکھ کر فرمایا خیر ان
 انرا سبب احسن صلاحتہم میں جب سلام بن مشکم کو خبر ہو وہ دشکریظہ لیکر سلام کی
 امداد پہنچی اُسے قوم سے کہا اگر چہ تمہیں پہلے میری صلاح پر عمل نہ کیا تو اب بھی کچھ نہیں گیا رہنے
 میں کوشش کرو جنگ میں مارا جان جان و دال سے پاتہ کھٹا قید ہو کر ذلیل و خوار ہونے سے بہتر ہی
 بن بیکہ یہود نے اڑائی پر کہ میں باندہ ہیں اور اپنے ہاں بچوں کو مع سب مال خود نوشت کے قلعہ ماتم
 اور قلعہ صعب میں پہنچ کر خود باطن مقبرہ و مقابلہ اسدم قلعہ لظافہ میں محتوی ہوئے سلام بن
 مشکم وجودیکہ احسن لاحتہ نے اسکو بڑا ہن کر دیا تھا وہ بھی قلعہ نطاہ میں داخل ہوا اور قبل از فتح
 قلعہ اُسے قہر و دینج میں جا کر تباہی مہ کر دیس بد ہوا دیہ آنحضرت صلعم مسلمانوں کو خبریں دینے
 گئے اور فرماتے تھے اگر تم لوگ میرے کر و گئے یا اہل کے ثواب اخروی تھے رہے ہر تہوے کا اہل اسلام
 نے جنگ شروع کر دی کافروں پر تیرے کیلئے لگے جوتہ کفار کے اسلامی لشکر میں تھے مجاہدین
 اہل بیتہ دن کو قول شیعہ غلبہ تو بقا ہے تو غلبہ کافروں پر مارتے تھے اسی انما میں
 کہ نہ میں بنی النقی نے بد مذہب سے پہون محمود بن مسلمہ انصاری کے سربراہ ایک تیرہ تھے
 اڈال یہ وہ شہد ہوئے رضی اللہ عنہ دکر آسے کا فتنہ اللہ تعالیٰ شہدائے خیر کے ساتھ ہو گا ایک

شریک محاصرہ نہ ہو سکے۔ اس پر روز کی کو ایمان مہاجرین و اشراف انصار سے اتنی پوری ہو گئی
 اسلامی نشان اُس کے حوالہ فرماتے اور اُس کو جنگ کے لئے روانہ کرتے قلعہ قمو صحن نسبت و غیر قلعوں کے
 زیادہ ترشک اور مضبوط تھا اس کا منہ توچ ہوا۔ جل نظر آیا۔ ایک روز سیدنا عمر فاروقؓ کی باری آئی آپ
 نشان اسلام لہا تو دین لئے ہوئے مع مجاہدین قلعہ کے قریب پہونچ کر بہت کچھ کوشش کی مگر فتح کا چہرہ
 آئینہ مراد میں دیکھائی نہ دیا دوسرے روز سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے نشان اسلام اٹھایا اور گروہ بہادر کو
 ہمراہ لیکر کفار کے مقابلہ کو شریعت کے لئے سخت لڑائی فریقین سے ہوئی اُس روز بتی طلب برآی نہون
 دوسرے روز پھر سیدنا فاروقؓ مع مجاہدین جان باز کے زرنگاہ کو اشریف فرما ہوئے اور بعد شمس
 مزید بلا فتح واپس آئے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز یہود کی جماعت سے مرحب پہلوان مسلمانوں کے مقابلہ کو
 کراہہ بڑا بہادر روز اور سخت پیر تیرا نہ اڑ تھا اُس روز مرحب دوزخ پہنچے و رد و تلوار لٹکائے اور
 وہ عمر سے سر پرمانند تھے خود اُس کے اوپر گئے ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے جسکی بوئی تین من کی وزنی
 تھی بجز چرمٹا ہوا مسلمانوں کے مقابلہ میں آیا اُس روز انصاریوں کے سردار سعد بن حبہ اور
 مہاجرین کے سپہ سالار سیدنا فاروقؓ تھے ادھر مسلمان حرب کی ہیئت کذائی اور اُس کا ٹٹو دیکھ کر
 ہودے اور اُس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوئے مرحب کی ہمت بڑھی وہ مسلمانوں کو اُس کے فرو دگا دنگ
 ہٹا لایا اسوقت محضرت صلعم بذات خاص مع صحابہ موجودین یہود کے مقابلہ کے لئے اُٹھ کر آئے بڑھے
 محمود بن مسلمہ انصاری اور کئی صحابہ شہید اور سعد بن عبادہ کے بھتیجے زخمی ہوئے۔ محمد بن مسلمہ اپنے
 بھائی محمود بن مسلمہ کو یہ دیکھ کے مالول خاطر ہوئے اور آنحضرت صلعم سے عرض کرنے لگے کہ بھائی سارو
 مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھا آپؐ فرمایا کہ یہود بھی آج کی سی فیروزی آئندہ ہم پر نہ پاویں گے
 صبر کرو حق تعالیٰ کا وجہ وعدہ خود یہود پر فتیاب کریگا۔ اُس رات کو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کل
 کے روز ایسے شخص کراغیر فرار کو نشان دوزنگا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو فتح کریگا
 روایت ہے کہ جناب سیدالاولیاء قوت بازو سے مصطفیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بوجہ بخون شوق
 وقت روانگی لشکر طفریکر آنحضرت صلعم کے ہمراہ اُن کے مدینہ میں رہ گئے تھے مگر آپؐ کو آنحضرت صلعم
 کی جدائی خصوصاً ایسے وقت میں درد چشم سے زیادہ تر کلیف دہ تھی اور اس جدائی میں درد چشم
 نے اور بھی ترقی کی آپؐ کو آنحضرت صلعم سے جدا رہنا پسند نہ آیا اُسی حالت میں آپؐ نے دنگاہ جبر کو
 اردن ہوئے اور منزل مقصود تک جس طرح ہو سکا پہونچ گئے۔ سہل بن سعد ساعدی راوی ہیں
 کہ جس شب کو رسول اللہ صلعم نے عطائے نشان کی نسبت گفتگو فرمائی اُس رات کو تھامی صبا کر
 میں بل چل پڑ گئی ایک دوسرے سے کہتے تھے دیکھئے نشان فتح کس کو عطا ہوتا ہے اور ہر مقرب ہر گاہ
 نبوی اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ نشان فتح مجھی کو میگاہے

بن درویش پر تنگ در پیدار، اس پر صاف قریش اس پر کھنکھایا ہوا کہ مہر علی بن ابیطالب مراد نہیں ہو سکتے
 کہ انکی کجی، ان میں شہدہ صی بہ قریش کی ملکوتی مرضی کے گوش زد ہوئی تو آپ نے فرمایا
 لا یسرون فی الدنیا ولا فی الآخرة، عجبت الغرض صبح ہوتے ہی بہادران فیروز تنگ سلطان
 ان سے کہہ کر دو دولت برپا کر دی۔ اور ہر شخص خیالی پیدا ہوا اپنے دل میں پکارا تھا کہ یہ دولت
 میری ہے، گئی سعد بن ابی وقاص آنحضرت صلوات کے موجد میں دو راہوں سے اور فوراً اٹھ کھڑے
 ہوئے، ان میں سے کہ شاید آنحضرت صلوات کی نظر مبارک میری طرف متوجہ ہو اور مجھے کو نشان فتح عطا
 فرمادیں، سیدنا محمدؐ فرمود کہ یہ یارو میں امانت پسند نہیں کرتا مگر آج کی۔

یہ کہہ کر ہر شخص سے صلوات خیر شریف سے باہر تشریف لے آئے فرمایا علی بن ابیطالب کہ ان میں
 خدا رزق دے، ہر طرف سے بول اٹھے، انکی تکفین اشدت درد کرتی ہیں کہ وہ پاؤں رکھنے کی جگہ
 نہیں پا رہے، سیدنا فرمایا انکو کوئی جا کر لے کر اسے سلیتہ بن ابی کوع فوراً اٹھے اور امیر دستگیر کا ہاتھ
 پر سے ہونٹھو، یہ کی خدمت میں حاضر کر دیا آنحضرت صلوات نے فرمایا علیؑ نزدیک آؤ پھر آپ کا
 سے نہ ہونٹھو مبارک پر رکھ کر لعاب دہن شریف ان کی آنکھ میں لگا دیا، آشوب چشمہ ببارا آپ نے
 ان میں کھول دیا، یہ عمر بھر آپ کو وہ عارضہ نہیں ہوا بعد ازاں آنحضرت صلوات نے نشان فتح حضرت
 سید الاولیاء خیر کشتا کے ہاتھ میں دیا اور اپنی زمرہ پنهانی ذوالفقار انکی کمر سے لگا دی اور فرمایا جاؤ
 فتح کر دینا، امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مانے کب تک جنگ کروں اپنے فرمایا جب تک
 وہ سب توحید خدا و رمی ہی رسالت کی تصدیق نہ کریں حضرت امیر نے کہا یا رسول اللہ میں نے لڑو گا
 تا نیکو وہ میرے مثل بنے، سلطان ہو جاوین حضرت امیر آگے بڑھے جب قلعہ موص کے قریب آئے
 وہاں ایک ڈبیر پتھر دن کا تھا، سپر اپنے نشان محمدی کھڑا کر دیا ایک یہودی بالائے قلعہ سے بولا اے
 صاحب انسان کن بن ابی کعب، یہی حضرت امیرؑ نے کہا میں ہوں علی بن ابیطالب وہ اپنی قوم کو باواز
 بلند بکرا رہا، یہی نوریت کی غم سب مغلوب ہوئے الغرض جنگ چھڑ گئی سب سے پہلے عمارت برادر
 مرحب پہلوان آگے بڑھا، اسے دس سونوں کو شہید کر دیا، ادھر امیر خیر کشتا کے جسم میں بگ بڑھی نے
 حرکت کی آست عمارت کو ایک ہی ضرب سے جہنم کا راستہ بنا دیا، اب مرحب پہلوان اپنے برادر بزرگ
 جہنم نذر کے بارہ لینے کی غرض سے مع توابعین رجز پڑھتا ہوا قلعہ سے باہر آیا تو کوئی اس کے مقابلہ کیلئے
 نہ تھا، خیر کشتا جب کے مقابلہ کو اٹھ کھڑے ہوئے وہ آپ پر وار کیا ہی چاہتا تھا کہ آپ امیر
 سفت ہو جاتے، یہ ایک ضربت ذوالفقار اس کے سر پر لگی تو سپر اور خود اور دستار کو کاٹی ہوئی
 تو اس میں تک پہونچی، مرحب مردود و پارہ ہو کر مر گیا۔

بعض ابن سیرین نے کہا کہ جب محمد بن سید انصاری نے اپنے برادر محمود بن مسلمہ کے عیوض میں قتل کیا

روایت ضعیف اور قابل اعتبار نہیں شاہ مردان کے ہاتھ سے مدب کا ماہا تاجع پر والہ اعلم
بالصواب اسکے بعد سب مسلمان یہودیوں پر ٹوٹ پڑے کشتوں کے پتے زخمیوں کے ڈھیر لگا دیے
سات سردار یہود کے شاہ مردان کے ہاتھوں ہاتھ جنم کو راہی ہوئے بقیۃ السیف بھائے بناب میر نے
انکا تعاقب کیا اس اثنا میں کسی مخالفت نے آپ کے ہاتھ پر ضرب لگائی تو دست مبارک سے دھال گریں
اسکو دوسرا یہودی اٹھا کرے بھاگا آپ نہایت خشمناک ہو کر قلعہ کی خندق پر چاند گئے اور قموں کے
دروانے پر جا ہوئے اسکو اٹھا کر بجائے سپر استعمال کرنے لگے پھر اسکو اپنے پیچھے ہٹی بانٹتے
فاصلہ پر پھینک دیا سات شخص زور آور مسلمانوں نے چاہا اسکو اولٹ پلٹ دین اور اس کے پھر
چالیں آدمیوں نے اسکو اٹھا یا تو اسے بھی بٹھ دے گا۔ جب یہودیاں خبر نے در قموں کی حالت دیکھی
سب کے سپشستہ رہو گئے ناچار قلعہ کے اوپر سے الامان الامان کی جھنڈیاں ہانسنے لگے حضرت
امین نے باشارہ رسول اللہ صلعم کے اسکو امن شرط پر امان دی کہ ہر شخص ایک بار شرمندہ کر باہر
نکل جائے اور کل مال و متاع از قسم نقد و سلاح وغیرہ مسلمانوں کے لئے چھوڑ دے دین و رک کوئی
چیز نہ چھپا دین اگر کوئی چیز چھپا دین گے اور پھر ظاہر ہوگی تو امان بھی ان کی نہ اُن کے ایمان
کے سلب ہو جائیگی۔

روایت ہی کہ جب سید الاویا خیر کشاف فتح نصیب رسول اللہ صلعم کی خدمت کو روانہ ہوئے
جناب رسالت آپ صلعم نے خیمہ شریف سے باہر قدم رنجہ فرما کر آپ کا استقبال کیا اور کنارہ شفقت میں
لیکر آپ کی پیغیا فی چومی اور فرمایا رضی اللہ عنک ورضیت عنک حید۔ کراہ پر رقت نے غلہ کیا آنحضرت صلعم
نے سبب گریہ دریافت کیا آپ نے عرض کیا یہ خوشی کا روزا ہے اور میں خوشی و رندان کیون نہوں جب کہ
اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول مجھے راضی ہو اس سے زیادہ کون خوشی ہوگی رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اے علیؓ میں اور میرا خدا اور اُسکے سارے فرشتے تم سے راضی ہیں۔ بعد فتح قلعہ قموں کے شوجوش
چار سو تلوار ایک ہزار نیزے پانچ سو کان کے علاوہ بہت مال اور اسباب برآمد ہو کر ضلعی میں آیا
جو حسب دستور تقسیم ہوا۔

روایت ہی کہ جب قلعہ نطاۃ فتح ہوا تھا اسوقت کنانہ بن ابی الحقیق نے جو فرمان روا اس قلعہ کا تھا
ایک اونٹ کی کھال کا تھیلہ بنا کر اس میں پیاز و زہر و زہر و زہر ہر بھر کر مسلمانوں کے خوف سے
کسی ویرانہ میں دفن کر دیا تھا اور خود بشمول یہود قلعہ قموں میں آ رہا جب قلعہ قموں فتح ہوا اور
آنحضرت صلعم قلعہ کے اندر تشریف لے آئے کنانہ کو دیکھا تو اس سے پوچھا وہ خزانہ کہاں ہے جو اسکے
والوں کے اشیاء و مرچہ نہ سے تیرے باپ نے جمع کیا تھا کنانہ اور اس کے تابعین بولے ہوا تھا سم وہ
سب رٹائی میں صرف ہو گیا کچھ باقی نہیں بچا اپنے فرمایا اگر بعد ازین وہ مال ظاہر ہوگا تو سمجھا راخون

مسیح بوجہ بیگانہ ذاتی نہ بلکہ انہوں نے کہا بیشک ایسا ہی ہونا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا
 مہدیؑ اور سیدنا فاطمہؑ رضی اللہ عنہما وغیرہم صلی اللہ علیہم وسلم القدر اور دس یہود سرغنہ کو اس معاہدہ میں
 گواہ قرار دیا۔ اس اثنا میں ایک یہودی نے کنانہ سے کہا ابھی اچھا ہی جو کچھ یوسف صلی اللہ علیہ وسلم بتلا دے وہ بتا تھا تم
 کو حق تعالیٰ سگاہ کر دیگا تو پھر تم کو سوائے دولت اور رسوائی کے کیا حاصل ہوگا اور بہت اُسکو سمجھایا لیکن
 عتقہ سے ہمیشہ بنایا یہ شہوت موت اُسکی گردن پر سوار تھی کنانہ نے کچھ خیال نہ کیا اب دیکھئے اللہ تعالیٰ
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاسے دینہ بذریعہ اہام یا کسی شہر کے بیان سے بتلا دی اپنے زبیر بن العوامؓ سے
 چند مسلمانوں کے جاسے دینہ پر روانہ فرمایا وہ وہاں گئے اور مال بہ فون لکھو دلائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کماز کو محمد بن مسلمہ انصاری کے سپرد کر دیا کہ وہ اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے عوض میں اُسکو قتل کریں
 انہوں نے اُسکی گردن مار دی پھر آئے بقیہ یہود کو مع زن بچے کے آزاد کر دیا اور فرمایا کہ وہ سرزمین
 خیبر سے نکل جاویں وہ سب روئے گزشتہ سے عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس سرزمین
 کا مالک کر دیا ہے تو مزدوروں کیرون کی ضرورت ہوگی ہماری التجا یہ کہ وہ ہمیں کو مزدوروں میں
 رکھے رہیں ہم انکے باغوں کھیتوں کا کام کریں گے ہم کو ملکیت سے کوئی تعلق نہیں ہو و مردود ہوئے
 ہی منصوب علیہم کا تمغا پہن چکے تھے اب حضرت علیہم السلام الذلۃ والمسکنتہ کے عنوان پر
 ناپرساں مہمان کے طور پر پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کا خمیر سرا سر ترحم تھا اور تاج ماسر سلطان
 الاسحۃ للعالمین فرق مبارک پر رکھے تھے فرمایا کہ جو زمین یہودیوں کی ہے اُسکی پیداوار سے
 نصف بیت المال میں داخل کریں اور نصف اپنے کام کی مزدوری میں لیا کریں جب تک ہم جاپہن
 یہ حکم نافذ ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے
 اس وقت سے اب تک اللہ تعالیٰ نے یہود کو کسی مملکت میں ملکیت نہیں کی نہ دی وہ لوگ تجارت
 اور نوکری سے اپنی شکم پر ہی کرتے ہیں غیرون کی سلطنت میں خانہ بدوش دست فروش ہو کر بد وقت
 کرتے پھرتے ہیں یا کسی بادشاہ کی رعایا ملکہ بگوش ہیں یہ ان کے اعمال کی سزا ہے یعنی نکل نہیں ہم
 در تحریف کلام الہی وغیرہ وغیرہ بد اعمالیاں جسے کتب سیر اور تواریک میں مملو ہیں۔ ان مزدوروں
 نہ رہ مسلمانوں نے شریعت شہادت نوش کیا اور ترانہ یہودیوں نے جہنم کے دروازہ پر دستک
 دیکر اسفل السافلین میں داخل ہوئے۔ بعد فتح خیبر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
 مع اپنے ہمراہیوں کے حبشہ سے اگر بمقام خیبر زمین بوس خدمت نبوی کا شرف حاصل کیا
 تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی خوشی کے ساتھ ان سے ملے اور فرمانے لگے میں آج کے روز
 کس کس بات کی خوشی مناؤں خیبر کی فتح کی یا برا در عزیز جعفر کے آنے کی بقیہ حال آپ کا یہ
 موتہ میں انشاء اللہ مذکور ہوگا۔

ذکر اہم المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا

صفیہ بنت حبیب بن اخطب بن ثعلبہ بن عبد بن کعب بن ابی قبیص قبیلہ یہودیہ صفیہ سے
 ورنہ صفیہ سباط لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے ہیں اور لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی
 میں ہارون بن عمران برادر موسیٰ علیہ السلام تھے انھیں کی ذریات میں یہودیہ صفیہ بنت
 سے صفیہ ہیں اور آپ کا نکاح سلام بن مشکم کے ساتھ بعد ازان کنانہ بن لقیط بن کنانہ بن
 کے ہوا جب کنانہ جنگ خیبر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوا منجھد اسے دن کے صفیہ ملی کر لیا
 ہو کر تین تو جناب رسالت اب معلوم نے انکو شرف آزادی بخش کر اپنے محل سے مشرف فرمایا جب کہ موت
 صحیحین میں بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موجود ہے۔

ذکر زہر کلاب نے یہودیہ کا آنحضرت صلعم کو

زینب بنت حارث یہودیہ نے سنا تھا کہ آنحضرت صلعم بکری کے دست اور شانے کا گوشت رغبت
 کے ساتھ تناول فرماتے ہیں اُسے ایک حلوان بیچ کیا اور اُسکے دست اور شانے کو زہر آلود کر کے
 کباب بنا لے۔ آنحضرت صلعم بعد فتح جانا زہر پینچے صحابہ کرام سے باتیں کر رہے تھے کہ ناگاہ زینب یہودیہ
 کباب زہر آلودہ اور روٹیاں مع دیگر نان خورش کے لے آئی اور آپ کے رد پر روٹیاں اپنے فروا
 یہ کیا ہی اُسے کھایا یا القاسم آپ کے لئے بدیہ لے آئی ہوں اپنے ہم لوگوں پر برا احسان کیا ہے کہ ہماری
 جان بخشی فرمائی آنحضرت صلعم نے صحابہ حاضرین سے فرمایا بسم اللہ کھاتے جاؤ اور اپنے ایک فقرہ
 شریف میں رکھ کر تھوڑا مضع فرمایا تو صحابہ نے بھی ہاتھ بڑھایا پھر فورا اپنے فرمایا جو فقرہ جسے ہاتھ میں ہو
 وہ اسکو پھینک دے یہ گوشت زہر آلودہ ہی گوشت مجھے کتنا ہے کہ میں زہر آلودہ ہوں پس جسکے ہاتھ
 میں جو فقرہ تھا اُسے پھینک دے یا مگر اشیر ابن البراء خزرجی جنھوں نے فقرہ منہ میں رکھ دیا تھا وہ اپنے ہاتھ پر
 انکا ذکر بجا دین تحریر ہو گا پھر آنحضرت صلعم نے زینب یہودیہ کو بلا کر پوچھا کہ تو نے غذا چھپی ہے
 مگر اُسکو چون ڈرا کر دیا یہودیہ نے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہاں اُسی گوشت نے مجھے کھانے
 زہر آلودہ ہونے کا یہودیہ نے قسم بیان کیا مجھے منظور ہوا کہ میں آپ کو آراء و ن آپ صدق ہیں یا زینب
 اگر آپ سچے نبی ہو گے خدا ہی آپ کو میرے فعل سے آگاہ کر دے گا اور اگر جھوٹے ہیں تو آپ کی موت
 نبی قوم کو مشرودہ سناؤں گی اور خدا تق آپ سے خلاصی پاوے گی اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں اور
 آپ کو وصار سے نہ میں مجلس قدس کو گواہ قرار دیتی ہوں کہ میں دین اسلام میں داخل ہوئی ہوں اس
 عورت نے کلمہ شہادت پڑھا تو آنحضرت صلعم نے اُس سے درگزر فرمایا اور بعض کا قول ہے کہ اسکو قتل

عبد مصفر عبد

سلمۃ بفتح سین غیر منقوط و کسر لام و میم مفتوح اور آخر میں تارتانیت اور بحالت نسبت نام
اسکا مفتوح ہو جاتا ہے۔

جد بفتح جیم و دال غیر منقوط مشدود

نطاة بنون مفتوح و ط غیر منقوط بعد اس کے الف اور آخر میں تارتانیت نام ہی ایک تھوڑا
قلبت خیبر سے۔

شق بفتح شین نقطہ دار وقف مشدود نام ہی ایک قلعہ کا منجملہ قلعہ خیبر کے۔

تاعم بنون و الف و عین غیر منقوط مکسور و آخر میں میم خیبر کے قلعوں میں سے ایک
قلعہ کا نام ہے۔

ذکر شہداء و خیبر رضی اللہ عنہم

اسلم حبشی بعن لے اسلم را عی لکھ ہی ان میں دونوں وصف تھے یعنی وہ جہشتان کے
رہنے والے اور بکریان چراتے تھے آپ کا اسم نقطون سے خالی تھا جس طرح آپ کا باطن بولتہا
و فتح پاک و صاف ہو گیا پھر وہ مصداق اور ہوزن اکرم کیون نہون۔ کہتے ہیں کہ آپ عامر ہودی
کے غلام تھے اسنے آپ کو بکریان چراتے کا کام سپرد کر دیا تھا قبل اس کے کہ غازیان اسلام قلعہ
انہ کے دروازے پر پہونچ کر جنگ شروع کریں اسلم نے قلعہ والوں کو دیکھا کہ وہ سب سچے ہو رہے
ہیں تب انھوں نے قلعہ والوں سے پوچھا تمہارا کیا ارادہ کیون تیار رہی کرتے ہو ان لوگوں نے
کہا ہمارا ارادہ یہی ہے کہ اس شخص سے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے جنگ کریں اس بات کے
سننے ہی اسلم کے دل میں عجیب حالت پیدا ہوئی فوراً اسکا دل بھر گیا بکریان کون چراوے اسلام
کی سی اُنکے گلے پڑی وہ بکریان ہانکتے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے
اے محمد آپ کس بات کے ساتھ دعوت کرتے ہیں آپنے فرمایا توحید الہی و انہی رسالت کی
گو اہی کے ساتھ اسلم نے کہا کس طور آپنے فرمایا کہہ انشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ
نے فوراً کلمہ شہادت پڑھا او عرض کیا یا رسول اللہ یہ بکریان بطور امانت میری سپردگی میں
ہیں میری نیت میں ہے کہ اُنکو انکے مالک کے پاس پہونچا دوں آپنے فرمایا بکریوں کو لشکر کے
پاؤں لپیچ کر اُنکو پانک دے اور تھوڑی کنکریاں بکریوں کے پیچھے پھینک مایہشیک اللہ تعالیٰ
بجھکے اس امانت سے بری الذمہ کر دیجئے اسلم نے ویسا ہی کیا تو بکریان بھاگ کر اپنے مالک کے گھر
پہونچیں میں بکریان عامر ہودی کے مکان میں آگئیں اُنکے پیچھے چرواہے کو نہ دیکھا

تو وہ جو کہ اسلم مسلمان ہوئے، انھیں اسلم تمہارا لیکر بہت جنگ میں مسلمانوں کے ساتھ داخل ہوئے
 ورنہ یہ کہہ رہے ہرگز نہ یہ شہادت کو پہونچے مسلمان، لکھو اٹھا لائے اور کسی خیمہ میں رکھ دیا اور
 انھیں اس سے جناب رسالت صدمہ کو خلاص دی تو اپنے فرمایا عمل ذلیلانہ و اجرا کثیرا تنو اکام
 آپ وہاں وہاں رہی بہت پانی۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ اسلم کا مال شکر خود بہ دولت اس خیمے کے
 میں شہرہ بنے تھے اور سر مبارک خیمہ کے اندر لیو کر فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس
 خیمہ کو بستی کا اکرام کیا، سکو بہشت میں پہونچا دیا میں دیکھتا ہوں کہ دو حور اس کے سر پر بیٹھی
 ہیں۔ شامی نے اپنی کتاب المسباب میں لکھتے ہیں کہ اسلم حبشی بر وز خیمہ مسلمان ہو کر نہ گئے دشمنوں سے
 بڑے اور شہادت کا درجہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا ان معہ الاذن ہر وجہ
 من الحور بعدین یہاں آکر ایک وقت کی بھی نماز پڑھنی نصیب نہ ہوئی تھی کہ اس خیمہ کو پہونچے سبحان
 اللہ یہ کسی بندہ نونہی ہے کہ بستی کہاں حور عین یہ اسکی قدرت کا مد کا ظہور ہے ادھر کلہ شہادت پڑھا
 اور شہادت شہادت کا مزہ چکھنا اسے غفلت کرتے نہیں لگتی بار۔

۲۔ ربیعہ بن کثم بن شمیمہ بن عمرو بن لکیز بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی
 آپ مہاجرین و خلفائے بنی عبد شمس سے اور صحابہ بدر سے ہیں آپ کو طارث یہودی نے بغیر قتل
 برس قتل نہ دین شہید کیا رضی اللہ عنہ۔

ربیعہ واسے غیر منقوط مفتوح واباسے مودہ مکسور واباسے دو نقطہ زیرین ساکن و عین غیر منقوط
 مفتوح و تار تائیت کنیت آپکی ابو زید تھی۔
 التکم ہمزہ و کوف و تار مشدہ و میم بر وزن اکرم۔

خزیمہ فائے منقوط اور ایسا ہی زابعد اسکے یابے دو نقطہ زیرین اور میم و تار تائیت تصغیر خزیمہ
 کنیت اسکی، بواسد تھی اسی نے پہل بت کو کعبہ میں نصب کیا تھا۔

۳۔ سلیم بن ثابت بن وقش الانصاری الاوسی آپ صحابہ احد اور خندق سے ہیں بقول ابن کلبی
 خیمہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

سلیم بر وزن زبیر۔

۴۔ طلحہ غیر منسوب بقول ابن اسحاق خیمہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۵۔ اوس بن عایذ الانصاری بقول ابن عبد البر خیمہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۶۔ اوس بن قاعد یا بن فاکہ انصاری اوسی بن عمرو بن عوف سے ہیں ابن اسحاق
 نے آپ کو شہداء خیمہ میں لکھا ہے رضی اللہ عنہ۔

۷۔ اوس بن قتادہ انصاری بقول ابن اسحاق خیمہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

عبد اللہ بن حبیب بن وہب بن سیم بن نمیر بن سعد بن لبث بن بکر بن عبد مناة اللہی
 الکنا فی حلیف بنی اسد کے ہیں بقول ابو نعیم اور ابن منذر ذیقرہ بن حبیب بن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ
 امام واقدی کہتے ہیں کہ عبد اللہ اور اس کے بھائی عبد الرمان پسران حبیب غزوہ احد میں
 بدرجہ شہادت فائز ہوئے۔ ابن حجر نے اسباب میں لکھا ہے والاولیٰ یعنی ابو نعیم وغیرہ کا
 قول بہت ہی درست ہے۔

حبیب بار اور دو باب موصوفہ کے درمیان یا ثنائیہ بر وزن زبیر۔

عادی بن مرہ بن سراقہ بن جب بن عدی بن الجعد بن العجلان البیلوی حلیف انصار برون
 خیبر آپ کے بیٹے پر برچھا لگا آپ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ۔

عادی بفتح عین و کسر وال دونوں غیر منقوط اور آخر میں یا ثنائیہ مشددة۔

عمارہ بن عقبہ بن عارثہ الکنا فی البغاری بہ قول ابن اسحاق خیبر میں شہید ہوئے
 رضی اللہ عنہ۔

عمارہ بضم عین غیر منقوط و ميم مفتوح مخفف و الف و را غیر منقوط اور آخر میں تانث۔

عقبہ عین غیر منقوط مضموم و کاف ساکن و بار موصوفہ و تانث۔

الاعرج بن مرہ بن سراقہ الانصاری الاوسی بقول ابو عمرو آپ خیبر میں شہید ہوئے
 رضی اللہ عنہ۔

اعرج عین مضموم و را ساکن دونوں غیر منقوط و وا مفتوح و تانث۔

مرہ ميم مضموم و را غیر منقوط مشددة مفتوح و تانث۔

القلیل (مصر) ابن النعمان الانصاری السلی بقول ابن اسحاق آپ خیبر میں شہید ہوئے
 رضی اللہ عنہ۔

محمود بن مسلم بن مسلم بن خالد بن عدی بن مجذع بن عارثہ بن الخزرج بن عمرو بن مالک
 بن الاوس الانصاری الاوسی عارثہ بن محمد بن مسلمہ کے بھائی اعدی خندقی حدیبی میں آپ نے

بروز خیبر سخت جنگ کی شدت جنگ اور حرارت ہوا اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ٹھک گئے قلو

ناعم کے سپہ میں اس خیال سے کہ وہاں کوئی دشمن نہ ہو گا بیٹھ گئے تو نیند ان پر غالب آئی

سو گئے کنا بن الحقیقی یا مرحب پہلوان نے قلو کے اوپر سے ایک چھڑکے سر پر پکڑے یا پھر کہا

پیغام جس تھا وہ آپ کے خود پر پڑا اس کے صدر سے آپ کی پیشانی کی کھال منہ پر آئی انکو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگے لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے اسکو اسکی جگہ پر لا کر کمرے کی پٹی
 سے باندھ دیا محمد بن مسلمہ انکی حالت دیکھ کر افسردہ خاطر اور حول کرے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عورت کا دوسرا چہرہ ہو بصورت اول عام رسمہ کے چہرہ اور بصورت دوم بھائی ہو۔ یہ
نقشہ منسوب یہ ہے۔

الأكوع السلي

عمر

ہر گاہ انواع نے بموجب رواج باہلیت عمرو کی زوجہ یعنی مادر سلیہ سے نکاح کر لیا اور اُس کے بطن سے
عامر پیدا ہوئے تو دونوں برادر مادری قرار پائے اور چچا ہونا عامر کا شجرہ سے ظاہر ہے واللہ اعلم۔
۱۵۱ مسعود بن سعد بن قیس بن زید بن عامر بن زریق الانصاری الخزرجی الزہری صحابی ہے۔
اور احد سے ہیں بقول ابو نعیم آپ جنگ خیبر میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ مگر واقعہ می کہتے ہیں کہ وہ
بیر معونہ میں قتل ہوئے واللہ اعلم۔

تیر جوان مشہور

مصر یہ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلال (بنیم جیم و تکفیف لام) یا خلد بن یثیع خاضے نقطہ دار
و شہید لام بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن لعب بن الخرج الہ نصاریٰ الخرجی البدی رضی اللہ عنہ
۳ مصر یہ تین آد میون کا جسے سرگردوہ بشیر (بروزن امیر) تھے بنی مرہ کی جانب شہید بن
سان ہجری میں بھی لایا اور بنی مرہ قریب موضع فدک رہتے تھے جب بشیر مع ۱۰ پند گردوہ کے متوج
کے متصل پہونچے بنی مرہ کے چرواہے سے بنی مرہ کو دریافت کیا چرواہے نے کہا وہ سب جنگل میں ہیں
بشیر نے خالی میدان پا کر بنی مرہ کے مویشی زمین پر لپکا لے چلے بس میدان میں بنی مرہ و مویشی
ہوا کہ انکے مویشی مدینہ کی طرف بے جاتے ہیں تو وہ ایک جگہ پر جماعت پیکر مسلمانوں نے انہیں روک دیا
اور راتوں رات مسلمانوں کو راستے میں گھیر لیا مسلمانوں نے تیر دن خدا کی پوری عبادت میں مسلمانوں
ترکش میں تیر باقی نہ رہے کفار نے مسلمانوں پر یکبارگی حملہ کر دیا سخت جنگ ہوئی، انہیں اسلام
پیر ایمان بشیر بن سعد شہید ہو گئے رضی اللہ عنہم مگر انکے نام معلوم نہیں۔ بشیر رضی اللہ عنہ کو دس آٹے
فدک ایک گاؤں ہمدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر۔

چو دیوان مشہور

مسریہ الحرم ابن ابی العوام السملی رضی اللہ عنہ - رہنما ذی الحجۃ سنہ ۱۰۸۵ھ

وہاں کا عامل قتل ہو کر رہ گیا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 حارث مقدم موت پر پہنچا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 حارث نے کہا میں فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 موت کا عامل تھا اس نے حارث کو گرفتار کر لیا۔ حارث نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 کہیں قتل نہیں ہوا۔ ہاں کہہ کر بھڑک اٹھا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 حارث مقدم موت پر پہنچا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔

یہی کہہ کر سلام و سکون ہو کر کمر بستہ ہو کر گئے۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 انگریزوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو ان کے قتل پر ہوا نیکی خبر پہنچی آپ نے یہ سنتے غلط
 ہو کر صحابہ کو زیادہ جنگ شہید کی۔ آپ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 حارث نے کہا میں فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 اقدس میں پیش ہوئی دہان انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرما کر بیٹھے اور سب گاہک آپ کے گرد آئے
 تو اپنے فرمایا کہ یہ بن حارث کو بھٹکا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 یا رسول اللہ مجھ کو ایسی امید نہ تھی کہ آپ یہ فرما دیں گے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 شکوہ معلوم نہیں کس بات میں تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھٹکا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 ہوں تو فرما دیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں جس سے وہ بھاگتا ہے۔
 انفرادی اور گروہ بھی شہید ہو جائیں تو سب مسلمان اب رہیں۔ ان نشانوں سے آپ کا تعلق ہے۔
 اس ویرانہ میں ایک یودی جو درہان میں تھا اس نے لگا لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نافر
 کیا ہی ہے سب سے پہلے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھٹکا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 تھے اگر وہ قتل نہ ہو جاتے تو میں بھی بھٹکا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 کہنے لگا اگر اوقات میں ہی ہوتا تو میں بھی بھٹکا۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 بیشک سچ ہی ہے۔ یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔
 اسلام کی دعوت کو اگر وہ دعوت قبول کریں پھر وہ اللہ تعالیٰ پر بخیر رہیں گے۔
 ان کے ساتھ ساتھ اور ایک تشریف لے گئے۔ ان سب لشکر کی صحت بہت خراب تھی۔
 ان کے ساتھ ساتھ اور ایک تشریف لے گئے۔ ان سب لشکر کی صحت بہت خراب تھی۔
 جنگ کر کے ان کو قتل کر دیا۔ ان کیون سے جو خلق سے ملو وہ اپنی عبادت گاہوں میں گوشہ گزین
 ہوں اور یہاں پہلی گولی مار کر اس کا گولہ بھٹکا۔

وہ بولا نماز پڑھ لو تم سے پہلے لوگوں نے بھی نماز پڑھی تھی مگر انہیں پڑی ہیں نماز سے انہوں نے کفر کیا
 نہیں ہوا غرض کہ زید نے دو رکعت نماز ادا کی تو کرایہ دہ کے قتل کر دیا۔ زید نے اپنے
 دونوں ہاتھ اور کھوپڑی کر لیا جو اراحمین کہا تو غیب سے ۵ ہند کی صدا سنائی دی کہ میں ہاں ہوں
 دیکھنے لگا اسی کو یہ پاپچر نکلی کر بٹ پر آمادگی نہ کی تو زید نے اپنی سپہا رحمہ اراحمین و پاپچر تو وہی
 کائنات کی ہند اقاتل کے گوش زد ہوئی۔ اسکا ہاتھ ایک تیسری مرتبہ قتل ہوا تیسری مرتبہ ہند
 زید کے مارنے کو ہاتھ اٹھایا تو زید نے اسکی داس سے دو اراحمین کو لگا کر ایک اس پر سواری کر دیا
 کو پڑا جسکے نیزہ کی بوئی ہندیت چل کر اور اسکی بی سے آگ کے شعاع بہا کتے آئے ایک ہی ہندیت
 کرایہ دار کو دو روز تک پہنچا دیا پھر وہ سوار زید سے کہنے لگا جب تو نے پہلے مرتبہ اراحمین کہا تو
 میں ساتویں آسمان پر تھا اور جب دوسری مرتبہ تو نے اراحمین کہا تو میں آسمان دینا پر پہنچا ہوا۔
 تیسری مرتبہ تیرے پاس پہنچ گیا۔

سعدی سینین وال غیر منقوطہ اراحمین الف مقصورہ ہوزن جلی۔
 عکاظ عین یہ مقصورہ اور کاف الف فاک منقوطہ ہوزن عرب ایک بازار کا نام ہے عرب جہلیت کی
 بازاروں سے سال بھر میں ایک مرتبہ وہ جمع ہوتا تھا ہر چار طرف سے بفرش خرید و فروخت آتے علاقہ
 اسکے عرب واسطے باہم اشعار غزلیہ پڑھتے تھے۔

اسم جعفر بن ابیطالب (عبد مناف) ابن عبد المطلب الشیبۃ الحجازی بن ہاشم دعو بن عبد مناف
 (مقبورۃ بن فہلی) (زید) القرشی المہاشمی۔ ابوطالب کے چار فرزند ابیطالب انس اولاد باقی نہیں
 عقیل بن جعفر علی المرتضیٰ ان چاروں کی ولادت میں دس دس برس کا تفاوت تھا یعنی طالب
 عقیل سے دس برس اور عقیل جعفر سے دس برس اور جعفر علی المرتضیٰ سے دس برس بڑے تھے
 جعفر جعفر رضی اللہ عنہ سابقین اولین سے دو بھائی ہیں قبول بن اسحاق پچیس مردوں کے بعد
 اور قبول یعنی کتیس مردوں کے بعد اپنے اسلام قبول کیا۔ ہجرت اول آپ کی مع اپنی زوجہ اسماء بنت
 عمیس کے جانب حبشہ ہوئی وہاں بہت روز اپنے قیام فرمایا شاہی بادشاہ حبش مع اپنے تابعین کے
 آپ ہی کے ہاتھوں پر مسلمان ہوا اور وہیں اسماء بنت عمیس کے بطن سے آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے
 عبد اللہ علی محمد زمانہ اسلام میں پہلے آپ ہی اس نام پاک سے موسوم ہوئے۔ مدح عاون۔ دوسری
 ہجرت آپ کی مدینہ منورہ کی طرف ہوئی آپ اپنی زوجہ اسماء بنت عمیس اور بیٹوں صاحب زادوں کے ساتھ مدینہ کو
 آئے مکہ جماعت ہر چہ پچیس آدمیوں کے ہمراہ تھے جن میں تیرہ مرد و چوبیس عورتیں سات لڑکے تھے ان
 دنوں آنحضرت صدام قلبیات خیبر کی قلعہ و مجمع کیلئے سرزمین خیبر میں تشریف فرما تھے جعفر نے جب آپ کو
 مدینہ میں پایا تو وہ خیبر کو روانہ ہوئے اور جس روز آپ خیبر میں پہنچے اسی روز خیبر فتح ہو گیا تھا جناب

ساتھین اولین سے منجملہ بارہ نقیبوں کے ہیں بدستور تادم الخندق ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ
 حاتم حکم سے مقداد بن اسود اور آپ کے وکیل بن جہاں بدی ڈاریائی
 ابابین ابن عباس اور اسامہ بن زید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم آتے ہیں۔
 اور تابعین میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن و عکرمہ و عطاء بن ہشام آپ سے وہ من مریل ہیں۔ یہاں تک کہ
 آپ والی شہر سلم کے نشیون اور شانداروں سے ہیں آپ ہی سے سب سے پہلے حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ سے یہاں تھی رسول اللہ سلم نے آپ کے حق میں فرمایا اھو لیسہ بنی ہاشم ہیں۔ یہاں تک کہ
 ہیں و ردیر تحت کرم اللہ تعالیٰ بن رواحہ پر کہ وہ دوست رکھتے ہیں ان ہاں کو جس کے ساتھ
 شہر کے رہنے والے ہیں کہ وہ تو کاتب گھر سے کہیں جاتے تو پہلے دروازے پر ہاتھ دے کر کہتے ہیں
 اب دین ہے آپ تو دوست کا پڑھتے رہتے ہیں ان سے کبھی فوت نہ ہوتا تھا و غزوات و ہجرت میں سب
 ساتھ رہا کرتے تھے اور سب کے پیچھے واپس آتے۔ آپ شہر انجمن میں سے ہونے لیاں حراش من شامت
 اور کتب پر ہاتھ کے ہیں جو رسول اللہ سلم ان میں رہا آپ کی محبت پر وہ کہنا کرتے تھے کہ گدایت کریم
 والشعر اعینہم الغاوت نازل ہوئی ہے اس میں وہ فسر و تفسیر کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
 مجھے بھی انجمن شاعروں میں شمار فرمایا تب اللہ تعالیٰ نے اے اللہ ان کو فہم و عمل و سعادت کے
 حکم سے شعراء مومنین صالحین کو مستثنیٰ کر دیا تو وہ فسر و دگی رفیع ہوئی۔ مرزا بانی معجم شعر ہیں کہتے ہیں
 کہ عبداللہ بن رواحہ شاعر زمانہ ہائیت اور اسلام میں شملت قدر و منزلت کے ساتھ شاعر ہائیت ہونے
 اور شاعر ہجیر رسول اللہ سلم کی شان میں لکھے ہیں۔ انا بحدہ شہد ہونہ از فردا ہی یہ شعر ہے

لو لم تکن فی آیات مبینہ	کانت یہ ہشتہ تنبیک بالبحر
-------------------------	---------------------------

منقول یہ ایک فقرہ حضرت معمر نے عبد اللہ بن رواحہ کو شہر حراش میں کہتے ہوئے یہ شعر سن کر
 الی تقریرت فیک الکیراعرفہ

واللہ یعلم ان ما تاملی البصر	انت الی من یحرم شہد
------------------------------	---------------------

یوم الحساب فقد انعمی بہ القدر

فثبت اللہ اناک من حسن	انیت مدی و نصراہ مدی نصر و
-----------------------	----------------------------

یہ اشعار شکر حضرت سلم کے و امت شہد ان سنا احد فقرہ ہاں شاعر ہونے سے تر برو
 ہوتے عبد اللہ کے حق میں ظاہر ہوا کہ باوجود کثرت سنا اور کثرت اپنی رعایت کے کام آئی کہ موت نہ دیکھ
 انجنت قد کتبہ بر بھروسہ کر کے ثابت قوم رسد انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب رسول اللہ سلم
 پارادہ اسے عمرہ القضاء مکہ میں داخل ہوئے عبد اللہ بن رواحہ آپ کے آگے آئے یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے
 صلوا بنی الکفار سیدہ فی الیوم نصرکم علی تاویلہ و نصرنا یریل الامام عن مقیدہ و ذیل الخلیل عن عبد
 سیدنا عمر بن الخطاب گو کہ اسکی تاب تھی سنتے ہی کہنے لگے ادب کر ادب کر اسے ابن رواحہ درم ہزار
 ہیں رسول اللہ سلم کے روبرو ایسے اشعار بڑھتا ہی حضرت سلم نے فرمایا اسے مگر اسکو منع نہ ہو کہ شعر پڑھتا

آپ ہی نے پیچھے سے آکر مسلمانوں کو ایمان دلایا، حتیٰ بذریعہ درویش مسلمانوں کے سوا دوسرے کو تو
 وہ سب میں بھی بہت کچھ ناک نہانک کی کہ مسلمانوں کو اس طرح دیا دین مگر موقع نہ پایا۔ سائوین سال
 عمری یا گھوٹن سال قبل قریش نے آپ کو دستہ شریف ہوئے بلکہ تفسیل خالد بن ولید
 سے ظاہر ہوئی کہ وہ کہتے ہیں کہ جن درویشوں نے آپ کو دی قعدہ سن چھتری میں رہا بہت اداست
 عمر کے کو وہ ہوئے اور غطفان کے میں رہے۔ دوسرے قعدہ میں رہے اور وہیں گئے
 آپ کے گئے سے آپ کے اور آپ کے قریب پہنچے تو میں نے کثرت معلوم تو مع صی کے بعد اعود
 پڑھنے دیکھ میرے دل میں آکا کہ چھ مورتیں رہیں۔ دیکھ کوئی حضرت ہو چائی چاہئے کہ یہی ہمت کے
 سمجھے یا یہی ندی دل میں سوچا کہ آپ اور آپ کے سوا کون ان اللہ قاسم ہی بیشک وہ اپنے دشمنوں پر
 غالب و پیگے اور عین کی فتح ہوگی اور ان سے قوت اور توت یا قی نری اب کب
 کرنا چاہئے خوشی کے پاس ہمیشہ کو بھی نہیں ماکت وہ بھی آپ کا مطیع و ذوات ہر دہر ہی قیصر و مگر کب
 میں جا کر عیسائیوں کو، ماکسی یود سے ملکر دین ہو دقتیہ کر دین اسی پس وہ میں تھا آخر میں نے
 اپنے دس میں تقریر کر لیا کہ اپنے ہی مریوم میں رہنا بہتری دیکھتے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے
 اور گردش زمانہ کا اونٹ کس کا میٹھا ہی بعد اس کے اب رسول اللہ معلوم وہ ذی قعدہ سن سات
 ہجری میں) وسطی اداس عمرہ اقصا کے گئے میں رونق فروز ہوئے تو میں روپوش ہو گیا میرا بھی
 ہوا و مید جو تختہ تار کے آج آنا نہ ہو سکا بہ خیر میں تلاش کیا نہ پایا تو وہ ایک خط میرے نام
 لکھا کہ کو دستہ کا مضمون یہ تھا کہ حضرت مقدس نبوی معلوم آپ کی نسبت فرماتے تھے کہ خالد
 صاحب قتل ہو وہ یہ نہیں کہ اسلام کی قیامت ہے شبہ ہے کہ وہ مسلمان ہو کر انی شہادت کو
 اتفاق بل اسلام تہ کوئی پر ظاہر کرے بیشک اس کے لئے بہر ہوگا سے برادنا آپ کے اور
 اس دوت جاوید کو حاصل کئے اب تک بہت بہرہ ہوا آپ سے فوت ہوئی ہیں والسلام ہر گاہ میں سے
 اپنے بھی لے کے خط کا ہموں منادائے رغبت اسلام نے میرے دل پر غلبہ کیا چنانچہ میں نے عزم باہزم
 کر لیا کہ اب دین پر حکایت کو چھوڑنا ہے مگر چاہئے کہ اس طریق پر طریق دور مسافر پہلے میں صفوان بن امیہ
 کے پاس گیا اور اس سے کہا اہا یہ ہے یونین دیکھتا کہ ہم ترک ایک لقمہ سے زیادہ نہیں رہتے اور
 دوت محمدی کے دسکے کا آوازہ غرب و عجم میں سن پڑنے لگا مگر تیری صلاح ہو تو محمد صلعم کی خدمت میں
 جا کر شرف اسلام حاصل کریں اور در حقیقت ان کا حرف ہمارا ہی شرف ہی صفوان نے میرے ساتھ
 سمیت رہنا اور کہا کہ اگر یہ ہے سو کوئی فریب میں باقی رہے تو بھی میں محمد کی فرمان برداری
 قبول کروں میں نے اپنے ساتھ اس کے ساتھ گیا اس کے اب بھائی رہیں رہے
 میں بعد ایں کے میں فکر میں رہا کہ میں نے اپنے لئے

دعوت ماما جانا بہت ہی باجمالت جنگ فرار کرنا اس بات سے مسلمانوں کے دل پر بڑی اثر پڑا وہ سب
 پھر کھڑے ہوئے اور باتفاق خالد دشمنوں پر چبے حمل کیا سخت جنگ ہوئی شام تک فریقین کش و
 کوشش کرتے رہے رات کو جنگ بند رہی تب ہوتے ہی خالد نے اپنا لشکر آستانہ کیا جنگی لوگوں کی
 وضع بدل دی مقدمۃ الجیش کو ساقیہ اور ساقیہ کو مقدمہ میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ کے مقام پر نہ
 دشمن فوج اسلامی کا تغیر تبدیل دیکھ کر گھبراہٹ اور سمجھ کہ مدد اسلامی آہو گئی سب کے سہ خوف و
 بے گہ خالد نے ہیکانہ قب کیا مگر کافر کافور ہو گئے خالد فوج کا پھر ریرا وڑاٹے ہوئے فوج کا گاہ کو وہیں
 آئے خالد رضی اللہ عنہ سے منقوں پر کاس روز آب کے ہاتھ میں نولواہرین لڑتے لڑتے ٹوٹے ٹوٹے
 دسویں نلو رخصتہ یا نیہ باقی رہی جس سے کافرون پر فتنہ اب ہوئے یہاں مدینہ میں آنحضرت معلوم
 کے روبرو نہ ہوا نہ کر کے جی ب اٹھا دیا آپ ہر ایک کا ان کیشم دیدہ سب کو سنانے جاتے تھے
 ایم ذہبا کہ بعد جہد کے ایک نلو وار نہ تھا کہ تاروں سے نشان اٹھایا اسکے ہاتھ پر بولی بیٹے
 خالد بن الولید نے فوج پائی یہی حصہ ہر پہ پہنات کے لقب سے مشہور ہوئے سوائس کے کسی موقع پر بھی
 آنحضرت معلوم نے خالد کے حق میں۔ غزوہ عید۔ لہذا سیف من سیوف اللہ فروہ ہی حضرت
 انعم کے ساتھ صرف فتح مکہ اور غزوہ حنین و رعت بن حاضر تھے سوا اسکے سر پر یدم غری اور سر پر
 بنی خزیمہ اور سر پر دوامۃ الجندل میں آنحضرت معلوم کے حکم سے امیر ہو کر گئے جسکی تفصیل کتب سیرت
 موجود ہیں۔ خبثہ اول جناب بو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتبہ ان کا قلع قمع فارس اور روم
 پر لشکر کشی و دستق کی فتح سیلمہ کذب کا قتل آپ کے ہاتھوں سے ہوا ملک شام میں امیر تھے حضرت
 انعم نے بسبب خالد کی خود دہائی کے انکو ہر ذل کیا پھر آپ نے ہر چند چاہا کہ خالد کوئی کام کریں وہ کاری
 کرتے نہ تھے اور ہمیشہ مسلمانوں کو جو دکی رغبت و راست رہے و ردل میں تمنا رکھتے تھے کہ کسی جنگ میں
 قتل ہوں مگر تقدیر الہی نے ان کو خاتمہ بہتر پوری کیا سن اکیس ہجری میں بعد خلافت حضرت
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ خمس یدنیہ منورہ میں رہن بقی ہوئے اور قبل از وفات وصیت کر گئے
 تھے کہ میرے بیٹے اور بیٹے رضی اللہ عنہ دیدہ اچا وے علامہ سنا یہ کا اس بات پر اتفاق ہو کہ خالکی
 ولاد میں نہ رہے باقی نہیں رہا نہ دنا الیہ راجعون۔

شہر ہوان مشہر

فتح مکہ معطلہ زاد اللہ شہر فی و تقطیع یہ وہ فتح ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین میں اور
 اپنے نبی پر اور بل پر اور ہم حرم و عزت دی اس نے مکہ کو نبوان اور مشرکوں کی بھارت سے
 پاک و صاف کیا یہ وہ فتح ہے جسکی سبب اللہ فوج فوج اسلامی اناطہ کے اندر داخل ہوئے اسکے بعد وہ

خست ہو گئی بامستی کے لئے کوئی تدبیر نہ کر لی نہ رو، ہر روز لشکر اسلام ہم لوگوں پر لوٹ پڑتا اس وقت
 کچھ بڑے کی ناچار ابوسفیان خود مدینہ میں آیا اور پہلے اپنی دختر ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہ
 کے لئے کھانا حضرت ام المومنین نے اپنا ہتھیلیٹ یا تو ابوسفیان براہ کعبہ گئے لگا اسے قرۃ العین مجسمہ
 اس فرش کو بچاتی ہو ام المومنین یوسف بن ہاشم انما مشرک ہوا انما مشرک ہوا انما مشرک ہوا انما مشرک ہوا
 سیدہ اظہارین واطلیسین کا ہی ابوسفیان نے کہا اسے میرے بیٹی تمہاری عادت تبدیل ہوئی ام المومنین
 نے فرمایا وہاں آپ اسے دانا در سردار تو ہو کر ملے کیون قبول نہیں کرتے تبوں کو پوچھتے ہو
 جو نہ دیکھیں نہ سنیں اسٹہ بدن کی کھلی بھی ورنہ نہ سکیں ابوسفیان جھپٹا کر باہر گئے اور حضور
 اقدس زری میں آئے علاج بہرہ تین کرنے لگے مگر کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا پھر حضرت صدیق و حضرت
 فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گئے وہاں کہا تھا بجز اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک آیت
 اور دونوں ان کے مطیع فرمان بردار بعدہ ابوسفیان سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کے پاس
 گئے اور بہت کچھ حاجت کی رشتہ دے فرمایا کہ میں عورت ہوں عورات سفارش کرنے کی جو زمین
 میری زمین رضی اللہ عنہما کو سپہلایا وہاں بھی گوہر مدعا نہ آیا وہ شیر خدا کے بیٹے سیدہ الابیہ کے
 نوادہ ابوسفیان ابیہ وہ حضرت خضال کے پیچھے میں کب آسکتے تھے بعد زمان ابوسفیان علی مرتضیٰ
 ہر روز اللہ و جہ سے وہی دودھ شہر دیا آپ نے فرمایا کہ تو کہہ دے میں نے دونوں طرف سے امن
 قائل کر دی اور اپنے گھر کو دیا ابوسفیان نے مجمع و مہم میں پکار کر ویسا ہی کہہ دیا اور مسجد نبوی میں
 ابرائیم سے عرض کیا کہ مجھے امید نہیں کہ آپ میری قیام کر ہوں امن کو توڑیں رسول اللہ صلی
 نے فرمایا کہ باوجود ایسی عقل و تفہیم کے اب ہر جب ابوسفیان کے من واپس آیا لوگوں نے
 رکھو چکیوں پر اوڑھ کر لے گئے کہ ابو طلحہ کے بیٹے نے تجھ کو خوب ہی ذلیل کیا جب ابوسفیان
 بیٹھ گئے ان کی نہ جہنم کے ہزار زن نہایت سنائیں بات و در بات سے کوئی خوری اٹھا
 رکھی یہاں حکم تھا تو ام حبیبہ سے کہتے تھے ہوا کہ غازیان جنگ آ رہی بدن حضرت لواء
 رہا ہی جنگ دست رتیا کرین و رفتہ حکم کے رہیں علاوہ اس کے احکام حاضری نہام نبی سلم
 سفار و طریق و حین و اجمع و سلیم و غیہ ہر بات کے ایون نبوت سے جاری ہوئے جہاں سب اپنی
 حالت دیکر سینے میں حاضر ہوئے بعض ان میں راہ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر غفاری
 کا زوم کو ہنیدہ منورہ میں اپنا حلیفہ قرار کر برزخ چار شہید دوسری بیویوں رمضان المبارک
 کی کوہنہ منورہ سے کچ کر کے ابوسفیان کے کہیں کے قریب نزد ان عبداللہ فرمایا وہ ذوی طہارت
 رہا ابوسفیان ام سلمہ رضی اللہ عنہما آپ سے سنا کہ میں خود کو وہ نہ تو میں لشکر طہارہ کے چار ہزارہ دیا گیا
 میں شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا

کہا افسوس تیرے مال پر یہ رسول خدا دس ہزار فوج لے کر آئے ہیں ابوسفیان نے گڑ گڑا کر کہا
 ہمارے لئے کوئی نذیر کرنی پر سنے عباس نے کہا یہ سچ ہے اسی حجر پر سوار ہوتا کہ میں تجھ کو ذبح کر دوں
 میں نہ جا کر تیرے لئے امان کا خواستگار ہوں چنانچہ ابوسفیان عباس کے پیچھے سوار ہو لیا عباس قوتاً نہیں
 کہ جب میں ابوسفیان کو اپنے پیچھے سوار کر کے لشکر کے اندر آیا جس قوم کی آگ کے قریب میرا گندہ تو
 اس قوم کے پرہ واسے گندہ ہے ہوتے اور کہنے کون ہی آیا بلا پھر ہب وہ مجھ کو پہانت تو ہی ملک
 میں بیٹھ جاتے اور کہتے حضور صلعم کے چچا جان حضور صلعم کے چچر پر سوار جاتے ہیں یہ کوئی بھٹے
 اقرض نکرتا ناگا کہ عمر فاروق کے خیمہ کے قریب پہونچا تو وہاں سب مقاموں سے زیادہ آگ میں ہی تھی
 حضرت ذر روق نے مجھ کو پہون کر کچھ نہ کہا جب انکی نظر ابوسفیان پر پڑی فوراً اٹھے اور کہنے لگے نوید
 دشمن نہ اکابر میں سے ہے سب تجھ جا رہی الحمد للہ اچھا موقع پا چکا آیا۔ اُسکے پاس ایمان ہی نہ میرے پاس
 اسکو امان فاروق یہ کہتے تھے شیر برہنہ میرے پیچھے چلے پستے تھے کہ مجھ سے پہلے آنحضرت صلعم کے
 حضور میں پہونچا ابوسفیان کے قتل کے لئے اجازت حاصل کریں مگر میں سوار وہ پیادہ کب پہونے
 پہونے سکتے ہیں نے حجر کو ایند گائی اُسے پہلے خیمہ انور میں پہونے لگا مگر فوراً میرے پیچھے ہی فاروق
 بھی آ پہونچے اور حضور سے عرض کرنے لگے کہ یہ ابوسفیان دشمن خدا ہی گر حکم ہو تو اسکو قتل کروں میں
 رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ ابوسفیان کو اہل دیکر میں اپنی پناہ میں لے آیا ہوں فاروق اُس کی
 گردن مارنے پر آمادہ ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ابوسفیان، مسلو تسلیم اسلام قبول کر سلامت
 رہیگا ابوسفیان بولالات وعزی گو کیا جواب دوں گا یہ سنتے ہی فاروق نہایت غضبناک ہو کہنے لگے
 کہ ابوسفیان اگر خیمہ حہار کے باہر ہوتا تو یہ بات نہ کہہ سکتا یہ تلوار اور تیری گردن ہوتی اسوقت
 حضور صلعم کی مجلس کا ی ظاہر ہوتا ہوں عباس نے کہا کہ اسے عمر ابوسفیان بعد منات کی اولاد سے
 ہے اگر نبی علی سے ہوتا تو آپ اسقدر مبالغہ نہ کرتے حضرت فاروق نے کہا آپ ایسا فرماویں جس روز
 آپ مسلمان ہوئے میں آپ کے مسلمان ہونے سے سقد خوش ہوا کہ اگر میرا آپ زندہ ہوتا اور مسلمان
 ہوتا تو مجھے اتنی خوشی ہوتی کہ بولتا کہ آپ کے مسلمان ہونے سے رسول اللہ صلعم خوش ہوئے عباس
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے تسلیں دی اور فرمایا کہ ابھی رات ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں رکھو
 صبح اسکو لے آنا چنانچہ عباس میں حسب الحکم حضور صلعم ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں لیتے اور علی الصبح
 ابوسفیان کو حضور میں حاضر کیا آنحضرت صلعم نے ابوسفیان سے کہا کیا بھی وہ وقت نہیں آتا کہ تو مانے
 سوا اللہ تعالیٰ کوئی معبود رائق پرستش ہے کہ میں ابوسفیان بولا میرے ہمان باب آپ پر فرمان
 دن آپ کے کریم و صمد و صمد رحم سے مجھے یقین ہو کہ سو سے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں پھر آئے
 وہ وقت نہیں آیا کہ تو میرے کہ میں رسول خدا ہوں ابوسفیان پس و پیش کرنے لگا

جس نے کہ یوں دیر کر رہی، سزا میں روئے روبرو ابھی آتے ہیں انکی تلوار اور تیری گردن ہوگی
 یوسفین نے کہا: اللہ کا اللہ دان ٹھوڑا ہوتا، مٹھ بھڑکے، برائے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حضور میں عرض کیا کہ ابو سفیان سردار اپنی قوم کا ہی فخر و شرف کو دوست رکھتا ہو اس کے ساتھ کوئی غمناک
 نہ رہے کہ وہ لوگوں کے درمیان سرفراز ہو وہ اپنے فرمایا میں داخل دوسری سفیان نہوا میں دوسری
 ہی سلام چھو: میں من اخلق ما فیہ فہو امن ومن دخل المسجد الحرام فہو امن اس کے بعد
 یوسفین جہالت بکثرت کو دیکھ کر دوسرے گیا: ہاں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا کہ دنیا
 کی طرف سے مجھے غمناک نہیں بہا، وہ کہہ جا کر فرزند ہو جاوے، اپنے فرمایا بہتر ہی کہ وہ یوں ابھی جگہ رکھو
 جہاں سے تمام شکر گذرے، کہ وہ قادی لشکر سلامی کو دیکھے اور ہنسٹ انکی اس کے دل میں بیٹھا تھا۔ وہاں
 نے پیچھے سے ابو سفیان کو پکارا تو وہ ڈر گیا اور کہنے لگا: اے نبی! شتم کوئی فریب تھا اسے دل میں آیا تھا
 نے کہا نہیں بلکہ اہل بیت نبوت کبھی فریب نہیں کرتے میں چاہتا ہوں کہ تو کسی جگہ ٹھہر کر امتہ لعلی شام کے
 لشکر کا مدد کرے کہ کہنے مرد جان باز کیسے کیسے ہتیار فدا کے دشمنوں کے لیے مہیا کر رہے ہیں چنانچہ
 اب اس نے ابو سفیان کو ایک تنگ راہ میں لاکر کھڑا کر دیا جو جوق شکر اسلام آنے لگا ابو سفیان ہر گروہ کو
 ہاں میں سے پوچھتا تھا کہ یہ کون ہیں عباس ہاں ہر ایک کو جانتے جاتے، ابو سفیان نے اب کو دیکھ کر کتاب ہاں کو نے
 کوئی کام نہیں اٹھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری باجاہ و جلال نمودار ہوئی آپ تادہ قصوہ پر سوار تھے
 ایک طرف آپ کے یار فارہ صدیق اکبر و دوسری طرف اسید بن حنفیر جلوریز سعاد تھے، ورتب دونوں ہاں ہاں
 ہاتھ کرتے جاتے تھے اور سب مہاجر اور انصار باوقار بعضے پیدل در کوئی سوار مسلح و کھنڈ اس کے کٹھن ہوتے
 پہلے جاتے تھے جب ابو سفیان نے لشکر اسلام کو اس شوکت و شان سے دیکھا اسکی آنکھیں تلوار کی گہرے جہاز
 تیرے پیچھے کا ملک بہت بڑھ گیا عباس نے کہا: اے ابو سفیان! اب تک تو اسکو ملک کہتے ہو، اب اسکو ملک کہتے ہو
 نہیں بلکہ نبوت و رسالت ہی کہتے ہیں اس روز سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انہاریوں کے ساتھ تھا
 ہوئے ایک ہزار انصار جان شام کے ساتھ ابو سفیان کے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے آج کا دن قتل
 و خون ریزی کا ہی آج کا دن وہ دن ہے کہ اہل حرم کی حرمت بچائی جاوے اور قریش زبیر و خوار ہوں
 پھر سٹھ گروہ انصار کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اس گروہ اس و خزیج آج، وہ کا بدلہ دشمنوں سے لے لے لے
 ابو سفیان نے باؤال بلند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور گئے رگایا سوال اس صلعم اپنے اپنے کے
 قس کا حکم صادر فرمایا ہر ارشاد ہوا نہیں یوسفین نے کہا کہ سعد بن عبادہ تو کہتے ہیں ارشاد ہوا ہے
 خطا ہوئی جو، یسا کہا بلکہ آج کا دن مانی کا دن ہے، آج وہ دن ہے کہ شام غالی قریش کو تباہ کر دے دنیا
 کی کائنات تعالیٰ فائز کعبہ کی بزرگی کو زیادہ کرے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ
 حضرت علی نے سعد سے علم لیکر ان کے بیٹے قیس کے حوالہ کر دیا ہر گاہ کہ کامی لشکر اسلام ابو سفیان کے دور سے

سلا نقار کو موگر دیا مگر برا ہوا اسما عیسا السلام کی تصویروں کو دیا ہی رہنے دیا جب تک حضرت معلوم
 کعبہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اور یہ دونوں تصویریں دیکھیں تو حضرت فاروق سے فرمایا کہ میں نے
 آپ کو تصویروں کے مشابہت کے لئے حکم دیا تھا حضرت فاروق نے عرض کیا براہ ادب انکو نہیں مٹا کہ
 اپنے فرمایا، انکو بھی مٹا دو پھر اپنے رفیقان منگو کر وہ تصویریں دھوا دیں اور سب کے والوں کی مطالبات
 معاف کر دی آپ کی یہ مہربانی دیکھ کر بعض انصاریوں کے دل میں خیال گذرا کہ حضور والہ اپنے قوم
 اور قبیلہ کی طرف مائل ہوئے، دور وطن، صلی کی طرف راغب ہو گئے تو حضرت معلوم کو انصار کا خیال
 آتا معلوم ہر گز اپنے انصاریوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ بیسایتم میری نسبت خیال کرتے ہو سو میں
 ابھی ایسا کر دینگا میں خدا کا بندہ اور اسکا پیغمبر ہوں میرا جیسا تمہارا ہے ہی پس ہوگا مینہ میل کرتا ہے
 اور وہی ہر مسکن و وہی میرا مدفن ہے انصار جان نثار یہ کلمات ترجم آیات سن کر روئے لگے تو
 آنحضرت معلوم نے انکی تسفی فرمائی

فتح مکہ کے شہیدوں کا ذکر

ابو جہش الاشعر بعض نے حبیش بن الاشعر لکھا ہے حال آنکہ اشعر آپ کا لقب ہی۔
 حبیش بن رجاہ غیر منقوط و بار موحده و یا دقتا تختانیہ و شہین منقوط مصغر بن خالد بن سعد بن حبیب
 بن احرم بن نمیر (قاس و بار موحده و یا دقتا تختانیہ و شہین غیر منقوط مصغر بن حرام بن حبیش بن
 حبیب بن عمرو غازی کنیت آپ کی ابو صخر ہی آپ ام مہجد کے بھائی ہیں ام مہجد وہ عورت ہی جس کے
 خیمہ میں وقت ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے یا غار مدینہ کے پہلے اور اس سے دو دھماگے
 تو اس نے ایک بوڑھی بکری پیش کی پورا قصہ اسکا کتب سیر میں مذکور ہے۔ موسیٰ بن عقبہ فہرست میں
 حبیش بن خالد بن سعد بن رجاہ مشرکوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۱۲ کریم بن جابر بن جہل بن لامب بن حبیب بن عمرو بن سہیل بن محارب بن فہر القریشی القرظی
 آپ قبل از قبول کرنے اسلام کے مشرکوں کے سرگروہ تھے ایک بار اپنے مہینہ کے نواح میں
 لوٹ مار کی تو آنحضرت معلوم نے ان کی تلاش کے لئے خود تکلیف اٹھائی، وہ مقام سفران تک تشریف
 لے گئے مگر کریم بن جابر با تھ نہ آئے، انکے اسی کو غزوہ بدر اولیٰ کہتے ہیں پھر کچھ دن بعد کریم کے
 مہینہ ہو گئے آنحضرت معلوم نے ان کو قوم عینین کے مقابلہ میں امیر سریرہ کر کے بھیجا چاند کریم نے
 ان لوگوں کو گرتا کر کے حضور میں حاضر کر دیا۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابوالاسود اور ابن اسحاق
 وغیرہ نے کہا ہی کہ منجملہ ہجرا بیان خالد بن الولید کے کریم بن جابر اور حبیش الاشعر بن رجاہ شہید ہوئے
 رضی اللہ عنہما۔

اَلْخَارِجَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اعزہ حسین باہر نکلا اور یہ دونوں روزانہ حسین ایک مجلس عروہ میں
دور سے کھڑے تھے۔ قتل کے روز وہ کونز و ہوا زن بھی ملے ہیں جو کہ
گروہ ازن و روز سے تعلق ہیں۔ سزا کے بعد بھی ہوئے تھے۔

مردان ازین در میان که به این باب
مردان ازین که بزرگتر و ده وی عربیان کاپی حسین یث کریم بطول بین ده سب جوانان بن
استخوان بن کا مده من قیس بن عبدلک بن ایاس بن مضرکی و ماد بین بن جوهره

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم أئمة المرسلين وأوصيائه الكرام

تعمیل از این بعین غیر منتظره و بدو مقامه تختیه نام ای قصبه اس کا الناس نبون مشد و محتما۔

وہ جن میں اللہ تعالیٰ نے نازیوں کی امداد ملائکہ کے نازل کرنے سے فرمائی ہے
 قہر میں مواظبت کثیرہ تحقیق مدد کی تمھاری اسے مسلمانوں اللہ نے بہت لڑائیوں میں

اور وہ لڑائیوں بدر - بنی نصیر - بنی قریظہ - خندق - حدیبیہ - خیبر میں - دیوہ - حنین - اذا جمعتکم کنگرہ
اور بروز حنین جبکہ عجب میں ڈالا تمکو متحد رہی بہتایت نے - حنین کی چڑھائی میں کثرت فوج اسلامی

کی دیکھ کر کسی صحابی وارستہ مزاج نے کہا کہ تیرا ہم مقلوب نہ ہونگے آنحضرت ﷺ نے یہ بات پسند فرمائی
چنانچہ یہی دھماوہ چین مسلمانوں کو شکست دے موندھ دیکھا یا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلول
خروج

تفن عہد کو پیش پس محمد رمی کثرت کے علیہ دشمن سے کسی خبر کو دور نہ کیا اور نہ کھانا کھانا
ابا رحبت سے دلجو رہا اور تنگ ہو گئی تیرہ زین جنہن کی باوجود بی کشادگی کے پھر تم پھر چلا
پھر پھر سے ہوئے دشمنوں سے جب یہ حالت مسلمانوں کی آنکھوں سے صدمہ دیکھی تو اپنے بھائی عباس

من عبد المطلب کو جو بنو نضیر سے تھے فرمایا انکو کہ وہاں جاتے ہیں حضرت عباسؓ کے حبیب ہنگیر و ننگو
ملکا۔ تو وہ ہنگوٹ چمکے اسی درمیان میں کہ حضرت صلعم نے ایک مشت خاک زمین سے

اٹھ کر کہ فردن کی طرف پھینکی تو کوئی دشمن نہ بچ بسکے آنکھ اور مونہ میں وہ خاک نہ پڑی ہو جس سے
وہ سب بریشان ہو کر رہ گئے تو مسلہ لون کو دل جمعی سے حل ہوئی تیرا خدا اللہ سکینہ علیہ السلام

وہی المؤمنین و انزل جبریل علیہ السلام کہ اللہ نے تمہیں کو اپنے رسول و مہتمم
پیدا فرمایا اللہ نے شکر دن کو جو تمہیں عین بکھاتا تھا، نکو اور وہ لشکر فرشتوں کا تھا جو مفسد
کے ساتھ تھے اور یہ اللہ کا ہاتھ تھا جو دونوں مؤمنوں کے درمیان شکستے اٹھائی

تقدادیں ہزار ہا گئے ہزار ہا سواریاں بیان کی گئی لغرض و عذاب الدنیا کفر و اذندہ عجزاء

[illegible]

کثرت فوج اسلام اور قوت دشمنوں کے دیکھ کر کہا کہ آج کے روز ہم مغلوب ہونگے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 آگوار گدی وراثت تھی اس لیے اس کو پسند نہ فرمایا یہی وہ پہلی رنغز وہ جنہن میں مسلمانوں کو پہلے
 ہی شکست سے مقابلہ کرنا پڑا۔ مالک بن نوید سردار ہوازن نے پہلے ہی سے اپنا لشکر وادی جنین میں
 جمع کیا تھا اور کچھ فوج گدڑ چھوڑ دی تھی۔ وہ میں پہنچا دیا تھا کہ ہر گاہ لشکر اسلام ظاہر ہو دفعۃً انہر حملہ
 کریں۔ ادھر لشکر اسلام فوج کے ترکہ دار ہوا۔ ہوازن نے ہی جنین کے وادی کونشیب کی راہ سے
 روانہ ہوا چونکہ رات تک ہمتی نہ رہ سکا ایک دفعہ غیر ممکن نظر آیا اسلئے لشکر اسلامی متفرق ہو کر کئے
 راہوں سے وادی جنین میں داخل ہوا۔ خالد بن الولید بنی سلیم کے مقدمۃ البھیش تھے جب کہیں گاہ کے
 برابر آئے ہوازن جو کھاتہ میں لگے تھے رفتہ رفتہ بارہ می کر کے بنی سلیم جنہن اکثر آدمی خالی ہاتھ تھے
 بھاگ گئے انکے پیچھے قریش نو مسلم کا روہ تھا وہ سب بھاگ نکلے انکی دیکھا دیکھی اور دن کے بھی پانچوں
 اٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دلدل پر سوار رہا اللہ اسلئے الی ایہ الناس فرماتے تھے مگر کون
 سنا تھا بلکہ قریش نو مسلم کا سینہ ہنوز برکینہ تھا یہ وہ باتیں زبان سے نکالنے لگے ایک بد بخت بولا
 کہ محمد ہی ایسا بھگائے ہیں گویا سمندر کے کنارے پر بھی نہ ٹھہریں گے۔ کلدہ بن حنبل برابر مادر می صفوان
 بن امیہ کہنے لگا آج کے روز سارا سر محمدی باطل ہو جائیگا پھر کسی نے صفوان بن امیہ سے کہا کہ تجھے
 خوشخبری سناتا ہوں کہ محمد اور انکے یار بھاگ نکلے صفوان نے اس کے جواب میں کہا فظلا عہ فالت
 اللہ تیرا موخہ توڑے اگر کوئی قریشی ہمارا مالک ہو تو بہتر ہی اس سے کہ ہوازن ہمارے مالک بنیں
 نقصہ جب بھاگنے والوں نے نہ سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبرد گاہ میں ٹھہر گئے اس وقت چند اشخاص میان بار
 آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے جنکی تعداد میں اختلاف ہی کوئی سو کوئی اسی کوئی بائیس کوئی چار شخص
 کہتا ہی جن میں تین نبی ہاشم اہل قوت بازو کے مصطفیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ علیہ السلام آپ کے چچا حضرت
 عباس بن عبد المطلب علیہ السلام یوسفیان بن الحارث بن عبد اللہ بن مسعود ہزلی۔ اول و دوم
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت آگے سے کرتے تھے سوم دلدل کی باگ پکڑے تھے چہارم بالین جانب
 کے محافظ تھے۔

بعض روایت میں آیا ہے کہ علاوہ چار اشخاص مذکورین کے فضل اور قہم دونوں فرزند حضرت حمزہ
بن عبد المطلب کے اور جعفر بن ابی سفیان بن الحارث اور ربیعہ بن الحارث واسامہ بن زید وحمزہ
بن ام ایمن و عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب و عقیل بن ابی طالب بھی اس روز ثابت قدم رہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ لشکریان اسلام متفرق ہو گئے کفار پر حملہ کرنے کے لئے سواری کو ایتر
لگائی تو ابوسفیان بن الحارث نے سواری شریف کی باگ پکڑ لی اور عباس بن عبد المطلب نے
رکاب پکڑ کر آگے بڑھنے نہ دیا اس وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ارا اللہ لکھ

وانا ابن عبد المطلب یہ فرمانا آپ کا کمال تھا اعلیٰ و ذہنیت دہاوری یہ دلالت کرتا ہے۔

حق تعالیٰ نے اسے سکینۃ علی رسولہ آپ کی تابت قدمی و جرات ذاتی پر والی چونکہ حضرت عباسؓ میں بلند آواز تھی آپ نے ان سے فرمایا کہ میرے پیارے ان کو پکار دو چنانچہ حضرت عباسؓ یا امیر المومنین یا اصحاب السمرۃ یا اصحاب السورۃ البقرۃ کہہ کر پکارا تو سب عباسؓ کی آواز سن کر لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف اسباب و رست جس طرح شہد کی فحیان امیر النخل کی طرف دوڑتی ہیں پھر وہ سب کافرون سے لڑنے لگے آنحضرت صلعم سواری سے اترے اور ایک مٹھی خاک دست پاک سے اٹھ کر دشمنوں کی طرف پھینکا اور مناسبت الوجوہ کہتے ہوئے سواری پر سوار ہوئے کوئی دشمن باقی نہ رہا جس کی آنکھ اور مونہ میں وہ خاک نہ کسی ہوق و ہراس میں نہ رہت اور کتنے لنگہ سر ہاں اسی بات پر مشیر ہی بعد اس کے کل ہوا زنی کا ذکا نور ہوئے سلامی فتح کا پھر ہر ادا نے لگا۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد اللہ بن عبد المزی بن عبد الدار القرظی امیر ری انجلی ابھی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب سوارانہ صلعم کے ساتھ ایک جانت تاش کی زمین کو روانہ ہوئے تو میں بھی ان سب کے ساتھ اس اراد سے ہوا تھا کہ پرگاہ مع کہ خین میں دونوں شکر طلبا وینکے شاید پیچھے پیچھے صلعم کے قتل کے لئے موقع ملے اور بعض اپنے باپ اور بھائی کے ہم رنگ احمد بن ابی اسد کے پیچھے صلعم کو قتل کروں اور اس وقت کو بظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا مگر میری دلی نیت یہی تھی کہ اگر کامیاب و غنیمت صلعم کے مطیع اور ہاں بردار ہوا دین تو بھی میں اس کی تابعداری کروں گا الغرض جب طرفین میں لڑائی چھڑ گئی اور مسلمان لوگ بھاگ نکلے اس وقت پیچھے اپنی سواری سے اترے میں نے اپنے ہاں میں کہا کیا ہی موقع ملے گا یا پھر میں اپنی تلوار میان سے نکال کر ان کے دائیں طرف سے آیا تو عباسؓ بن عبد المطلب کو دیکھا پھر میں آپ کے بائیں طرف بھاگا تو ابو سفیان بن الحارث کو پایا جب دونوں طاعت مطلب براری نظر آئی تو آپ کے پس پشت سے تلوار رنیکا ادا کیا تاکہ ایک شعلہ آتش میرے اور آپ کے درمیان ظاہر ہوا قریب تھا کہ وہ شعلہ مجھ کو جلا کر خاک کر دے چنانچہ اس شعلہ کے خوف سے میں نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا پھر اسکے بعد آنحضرت صلعم سے میری طاقت لگ کر رک اٹھ کر فرمایا شیبہ میرے نزدیک آج میں حضور کے قریب گیا تو اپنے دست مبارک پر سے سیخ پر رکھ کر فرمایا یا خدا یا شیبہ کو شہر شیطان سے بچا فوراً اسے تاش سے میرا خیال تاش سے دل سے دور کر دیا وانشہ اس وقت سے آنحضرت صلعم مجھ کو میری آنکھوں پر رکھ کر کہتے تھے کہ یہ ہے دیکھ لیجئے لگے بعد ازاں حسیہؓ کو حضور اقدس وہی سوار کافرون پر لڑنے لگا۔ اسی وقت میں نے صلعم کی ڈھال نیالیا ویرداں میں کھینچا کہ اگر اس وقت میں آپ سے اتر کر ہوتا نہ ہو سکتا تھا کہ میں اس وقت سے قتل نہ کرتا جب کل دشمن ہر گز سے آنحضرت صلعم اسے خیمہ میں لے

نہ یوں آئے ہیں یہ سب سہ قذیر ہیں داخل ہوتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا ہے یہ سب کفرانہ آقا
نے ترسے لیکن بہتر ہی میں سے جسکی تو خوشی کرتا تو پڑیں نہ اپنی مفذرت کی امتداد کی آسپاس
پر ہر امتداد

قتل ہو کر ایک مشرک بیکام ہو جو اس اور وہ پر بہادر سفک یہاں مشہور تھا وہاں عرب سے
کوئی سے مقابلہ کے لیے میرن جنگ میں قوم نہ بٹا اور نہ کوئی اس سے ساتھ ہا تہ جرات کا ستین
و غری سے نکال سکتا نہ وہی ابو جردن پر روز خیبر رشت پر سوار شراب غرو سے مست رہ کر پڑتا
ہو یا ہزار طلب کرتا آیا دہر شکوت سلام کے مقابلہ میں پہلوئی کر کے ناکا ہنگ وریا ہونا
سب ثابت مہد الاویا علی مرتضیٰ رہی لہذا نہ جھنگر کے مقابلے کے در ایک وادہ الفقہ سے
اس سرگردہ اشرا کو دارالبوار تک پہنچا دیا مسکتہ ہیں کہ اس جنگ میں شتر کا فرخا سر جہنم پر ہو
وہاں مسنون کے شربت شہد دست نوش ہو گیا و ریت والی و مویشی اور قیدی غازیوں سے ہاتھ
کے جکا کر انشا را متہ آئندہ آئینگے۔

فردہ حنین میں چارویں بی رضی اللہ عنہم رتبہ شہادت سے فیہ ہوئے ازان جملہ۔

۱۔ ایمن بن ام ایمن بن - ابن سعد اور ابن مندہ نے کہا کہ نسب نامہ اس طرح لکھا ہے - ایمن بن عبید
بن زید بن عمرو بن ہلال بن ابی الحارث بن قیس بن ذکوان بن ساعہ بن غنم بن عوف بن الخزرج آپ
ام ایمن (برکتہ) والی کعدلی اس حضرت صلعم کے بیٹے اور سامہ بن زید بن حارثہ کے مادری بہائی ہیں ام ایمن
کے نام سے مشہور تھے متصل ذکر اسکا عنقریب آئیگا حضرت صلعم کے حضور میں آپ مظہر برداری
کی خدمت سے سر فراز تھے اور منجملہ ان آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہیں جو ہر فرد حنین رسول اللہ صلعم
کی خدمت میں ثابت قدمی کے ساتھ حاضر رہے اباس بن عبد المطلب علی بن ابیطالب
عبد الفضل بن عباس ام ایمن بن ابی ہریرہ بن عبد المطلب علی بن ابیطالب
ابو بکر صدیق علی بن ابی طالب ام ایمن بن ام ایمن بن ابی ہریرہ بن عبد المطلب علی بن ابیطالب
ابو بکر صدیق علی بن ابی طالب ام ایمن بن ام ایمن بن ابی ہریرہ بن عبد المطلب علی بن ابیطالب
ابو بکر صدیق علی بن ابی طالب ام ایمن بن ام ایمن بن ابی ہریرہ بن عبد المطلب علی بن ابیطالب

ذکر ام ایمن

آپ کا اصلی نام برکتہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن ہریرہ بن عبد المطلب بن ابی ہریرہ بن عبد المطلب
صلعم کی بہن تھیں کہ وہ عبد اللہ بن عبد المطلب وادہ رسول اللہ صلعم کی کنیزک حنین میں کو
لہ غنم بن مسعود نے روایت کیا ہے وہ شرف تہذیب سے مشرف ہوئیں۔ آپ کے فضائل احادیث میں ہیں
حضرت صلعم فرماتے تھے ام ایمن میری بہن ہیں عبد میری بہن کے ورا کثر آپ صلعم ام ایمن کے ہر تشریف

یہودیوں نے شعی کے تہا کر کے باب او طاس روانہ فرمایا۔ اس سر یہ میں یوموسیٰ شعی
 یومادی کے جی، زہیر بن العوام اور سلمہ بن الکوع وغیرہم صحابہ جلیل القدر و زہر واک
 وہ مرید بنے گئے۔ جب غازیان کفر شکن و عامس میں پہنچے مخالفین مفرور نے لڑائی شروع
 کر دی مرفین سے بہت آدمی کام آئے۔

ابن عامر امیر مدینہ شیبہ بن یوسف رضی اللہ عنہ۔ یومام کی شہادت میں راوی مختلف بیان ہیں۔
 ابن سیرین سے در کید کہ یومام شعی کے مدد میں دشمن کا فراتے عوسب برادہ تھے اور ان کے
 زہر واک کو کھل گیا اور ابو عامر قبل از قتل ہر ایک کو اسرام کی طرف دعوت کرتے جب وہ انکار کرتا
 تھا کہ میں علیہ السلام کو جہنم کا رہتہ تیار ہے۔ منوان اپنی نوبت میں بولا، علیہ السلام علی ابو عامر
 سے کہ میں نے جو کیا یا تم سے کیا مریت۔ نے فرصت پر کر یومام پر ہاتھ ساف کیا اور سلطان ہو گیا۔
 کہنے لگے کہ میں نے اسکو دیکھتے تو فرماتے ہاں شریک بن عامر (شرید بن ورن و معنی طریقہ دیکھو کیا ہوا)
 ایک بہت بڑا کہ یومام کو ہار شہ بن حشم کے دونوں بیٹوں علاؤ الدین نے تیروں سے شہید کیا ہوا
 ابھی روایت یہ ہے کہ عبداللہ بن قیس بن سلیم بن سفار (ابو موسیٰ شعی برادر زاوہ ابو عامر)
 نے ہمارے جیب ہم رنگ جنین کے بھگیر وان کے پیچھے دوڑے اور تمام او طاس میں انکو چایا اور فریقین
 میں جنگ شروع ہو گئی اتنا ہے جنگ میں ایک شخص نے نبی حشم سے ابو عامر کے زہر پر تیرا یا
 تو یومام زمین پر گئے میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ چوچا جان آپ کو تیر کس نے مارا ابو عامر نے
 انکی انکار کر دی وہ نصی ہی میں اس تیر افکن کی طرف چلا تو وہ ہماگ کھلا میں نے اسکو دپٹ کر کہا
 بھگے شہر میں مردوں کے مقابلہ سے بھاگتے ہو تو ایسے سے ہو پھیرتا ہی میری بات سنکر وہ ٹھہرا
 تو ازکان کہ میں نے اُسے بہت سب کی قید دیا وی۔ سے اُس کو رہ کر کے دارالبوا زکان پہنچا دیا پھر
 یومام کو اس کے قاتل کے قتل کرنے کی خوشخبری سنائی تو ابو عامر نے کہا کہ میرے زانو سے تیر
 کے زہر پڑا ہے نیز کہہ دیتے ہی ابو عامر کے زہر سے خون کا فورہ و جھلا ابو عامر زندگی سے ہوس ہو کر
 اپنے مہر سے بیٹے میرا سلام حضور میں جناب، سالتماب صلعم کے عرض کرنا اور میری منفرت
 اس کے حضور سے دعا کرنے کی سند، انرا بجا ابو عامر نشان فارت میرے ہاتھ میں دیکر دنیا سے
 اوج کر گئے اللہ تعالیٰ نے وٹاس کی جنگ میں مجھے فتح نصیب کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
 حاضر ہو وٹاس کا قصہ دیا ابو عامر کا سلام پیغام حضور صلعم کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت صلعم
 نے وٹامو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور دونوں ہاتھ اٹھائے وایا اللہم اے اللہ اے اللہ اے اللہ
 او اجعلہ من علی امتی فی الجنۃ بعد اس کے میں نے اپنے سے دعا کر نیکی البقی کی تو اس نے فرمایا اللہم
 غفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ مدخل الکرامہ۔

واضح ہو کہ اس سر پہ میں سوائے ابو عمار کے بہت مسلمانوں نے شہادت نوش کی ہے
 نیز یہاں زیادہ قتل ہوئے مگر نام ان شہداء کے باوجود تلاش کتب موجودہ میں
 پائے نہ گئے۔

بیسواں مشہد

طایف اور وہ ایک شہر ہی تین یاد و منزل پر مکہ معظمہ سے گنور اور خیرے و دیگر یہودیہ
 و ہن بکثرت ہوتے ہیں اسکی وجہ تسمیہ میں کہ قول منقول ہیں اسح یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے
 اہل ایمان علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی تو جبریل علیہ السلام بفرمان خداوندی اُس زمین کو ملک شہم
 یا حوالی عنفا سے اپنے بیرون پر اُٹھ کر پہلے مکہ میں آئے اور بیت اللہ شریف کا طوف کر کے اُس
 زمین کو جہان اب ہی لارکھا۔ جب ہوازن اور قبیلہ نے حنین سے بھاگ کر قلعہ طایف میں پناہ لی
 آنحضرت صلعم وہیں سے طایف کی طرف متوجہ ہوئے اور خالد بن ولید کو ایک ہزار مرد جنگی
 کے ساتھ مقدمۃ الجیش کر کے روانہ فرمایا اور قبل ہوئے آنحضرت صلعم کے نبی ثقیف اپنے قلعہ کا
 انتظام اور ایک سال کی خور و نوش کا انتظام کر کے لڑنے کے لئے آمادہ ہو بیٹھے تھے۔ پھر گاہ
 رسول اللہ صلعم وہاں پر پہونچے تو پہلے قریب قلعہ کے نزول اجلال فرمایا قلعہ والوں نے تیر مارے
 شروع کر دیے جس سے اکثر صحابہ مجروح اور کچھ شہید ہو گئے اسلئے آنحضرت صلعم نے اُس مقام سے
 کوچ فرما کر ایک بندی پر جہان کہ اب مسجد طائف ہی فرود گاہ اشکر ظفر بیکر کا مقرر فرمایا۔ عمارہ یا تیس
 یا پانچ لکھ روز تک مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور فریقین میں جنگ آزمائیاں ہوتی رہیں مگر فتح کی
 فوج نہ آئی تھی کہ ہلال ذی قعدہ نظر آیا اسلئے آنحضرت صلعم نے محاصرہ اٹھا لیا وہاں سے جبرائیل کو
 جہان مال غنیمت حنین وغیرہ کا رکھا تھا تشریف لے آئے اور اُس کو شہم فرمایا جس کا ذکر
 آئندہ ہوگا۔

روایت ہے کہ ایام محاصرہ میں ایک روز حسب النہم آنحضرت صلعم نادیا نے ندا کی کہ جو غلام
 اس قلعہ سے اتر کر لشکر اسلام میں حاضر ہوگا وہ آزاد کر دیا جائیگا یہ ندا اشکر قریب میں غلاموں کے
 قلعہ سے اتر آئے وہ سب حسب وعدہ آزاد کر دیئے گئے پھر آنحضرت صلعم نے اُن غلاموں کو ہر ایک
 صحابہ کے سپرد کر دیا تاکہ وہ سب آزاد شدہ غلاموں کی خور و نوش کی خبر گیری کر سکیں۔
 کہتے ہیں کہ چند روز بعد جب نبی ثقیف اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے تو آنحضرت صلعم کے حضور میں
 اپنے غلاموں کے واپس پانے کی استدعا کی اپنے فرمایا۔ اولئک عنفاء اللہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے
 آزاد کردہ ہیں اب تم لوگوں کی غلامی میں نہیں آسکتے۔ علمائے سیر نے لکھا ہے کہ اس غزوہ میں بارہ

۸۱ بن حبیب الازدی آپ قبیہ از دست حبیب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی کے ہیں جنگ
طائف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۲ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبد شمس بن ابرار
بن زید بن نبیہ بن کنانہ بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن
عبد شمس کے خلیفہ بن نفیل قرشی العدوی کے حلیف ہوئے عامر بن ربیعہ آپ کے والد صحابہ
کبار اور سابقین دو ہیں سے ہیں ان کے دو فرزند ۱۔ عبد اللہ اکبر جو بقول ربیعہ بن کلاب اور
ذی کے جنگ طائف میں کسی کا فر کے تیرستہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۲۔ عبد اللہ اسفر جو
بعد شہادت اکبر حضرت صلعم کی زندگی میں پیدا ہوئے رضی اللہ عنہم۔

۸۳ ربیعہ بن ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن النضر بن
ازد بن سہیل اور عقیل کے نزدیک ربیعہ بن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لؤذان بن معاویہ بن النضر بن
بن کنیت آپ کی ابو ثابت ہی اور سب اہل معاری متفق ہیں کہ آپ جنگ طائف میں شہید ہوئے
رضی اللہ عنہ۔

۸۴ عبد بن قوال بن قیس النضاری بقول عدوی صحابہ احد سے ہیں جنگ طائف میں شہید ہوئے
رضی اللہ عنہ۔

۸۵ المنذر بن عبد بن قوال بن قیس بن وقش النضاری الخزرجی الباعدی۔
بقول سعد جنگ طائف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

۸۶ المنذر بن عبد اللہ بن عبد غیرہ عنانت یا بن عبد بن قوال بن وقش بن ثعلبہ بن طریف
بن الخزرج بن سعد بن النضر بن الخزرجی اسحاق کے والد کے نام میں ابن اسحاق
... وقی اور جو عمر و نے اختلاف کیا ہے اور ابن مندر نے آپ کے نسب سے قوال کو ماقبل
کہہ دیا مگر ابن اسحاق اور واقعی نے بالاتفاق لکھا ہے کہ آپ جنگ طائف میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ
۸۷ المنذر بن عبد اللہ بن قفل اس سے زیدہ کتب موجودہ میں آپ کا نسب پایا نہیں گیا
وہ ذی نے آپ کو سہیل سے طائف میں شمار کیا ہے شاید آپ پیشی ہوں العلم عندہ۔

حسین وغیرہ کی تعلیمت کا تقسیم ہونا

کہتے ہیں کہ حضرت مسلم طائف سے واپس شہادت لائے وقت مقام حیران میں واپس ہوئے
جو شہادت حسین کی نیست محفوظ تھی اسی میں ادھاس اور طائف کا مال بھی شامل کر کے
غیر کرنے کو دیا۔

انصار کی آزردگی اور آنحضرت کی دل جوئی

روایت ہے کہ جب جناب رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض تابیعت قلوب سر داران قریش اور رؤساء بنو نضیر و افراد انصار اس نوازش غیر مترقب سے افسردہ فاضل ہو کر آپس میں کھنڈے لگائے کہ اس قسم کے عداوت و عداوت جو بحال قریش وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روا رکھے ہم لوگوں کے ساتھ یہ برتاؤ نہیں دیا جائے گا۔ ان کے شر کوں کا خون ہماری ہی تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ شدہ شدہ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیع مبارک تک پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انصار ایک خیمہ میں مجتمع ہوں سواہ انصاریوں کے کوئی اور مکان کے ساتھ نہ آؤ۔ چنانچہ حسب الحکم اقدس جملہ انصار ایک خیمہ میں یکجا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے برادر مکرم کے اس خیمہ میں تشریف لے آئے اور بعد حمد و ثنائی کے حق تعالیٰ کے فرمایا اے انصار! انصاریہ کیسی بات ہے جو مخالف تم لوگوں کے میری سماعت میں آئی ہے تمہیں کسی ہی یا نہیں انصاریوں نے عرض کیا ہمارے بزرگوں اور مرداروں کے تو کچھ نہیں کہا مگر نوجوانوں نے ہمقتضائے عمر ایسی باتیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں البتہ کہہ دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب انصاریوں کو کیا نہیں آیا میں تمہارے پاس جبکہ تم لوگ آتش پہاڑ کے گناہ سے ہوئے گئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تم کو اس آتش پہاڑ سے نجات دی۔

انصار نے ایک زبان سچ ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اس حالت میں تمہارے پاس نہیں آیا جب تم گمراہ تھے حق تعالیٰ نے میرے سبب سے تم کو ہدایت کی۔

انصار نے سچ ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم سب آپس میں دشمن نہ تھے مقلب القلوب نے میرے سبب تمہارے درمیان الفت اور محبت پیدا کر دی۔

انصار نے سچ ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تمہاری تعداد کم نہ تھی اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تم کو کثیر التعداد کر دیا۔

انصار نے صحت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار! باوقار تم لوگوں نے کسی بات کا جواب نہ دیا۔ انصار رو قافدا رہا کہ ان بابت ہمارے آپ پر قربان ہوں جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا اس سے بھی زیادہ احسانات آپ کے ہمارے وپر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم سب میری باتوں کے جواب میں ہرگز نہ کہتے تو نہ کم و کاست ہی ہوتا
 یعنی کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے جب آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کرتے تھے
 ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ آپ اپنے وطن سے بے وسایان ہائے بے آسائش تھے ہم نے
 آپ کو جگہ دی۔ آپ فقیر اور محتاج ہمارے شہر میں آئے تھے ہم نے آپ کو زوت اور جود کے ساتھ
 آپ سے پیش آئے۔ آپ خائف تھے ہم نے آپ کو یہ سخت کر دیا۔ یہ کلام جو نظام آپ کو
 ملے ہی سب انصار جان مٹا رہے تھے اور ان کے بڑے بوڑھوں نے ایک
 دست مبارک چوما اور انھوں نے لگا پھر سب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم و گندہ اور ان کے
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خوش ہیں اگر حضور چاہیں تو ہمارے ذاتی مال و متاع کو تقسیم کر دیں
 ہم زبان نہ بلائیں گے ہم لوگ بہر حال تابع زمان ہیں حضور کی فرمان برداری کے مقابلہ میں مال
 و متاع دنیا کیا مال ہے اگر ہم کو اندیشہ ہی تو صرف خود کی جدالی کا ہی نہ کی مال کا۔

رسول اللہ قریش ضلالت اور حیرت کی مصیبت میں پھنسے رہتے ابھی وہ لوگ ضلالت کے
 چلے سے تنگ ہیں میں نے چار کتہ ایک ان کی مصیبت کا کروں اور ان کے دلوں کو الفت و محبت
 اسلامی کی طرف مایل کر دوں۔ انھار یو کیا تم سب اس کام سے راضی اور خوش نہ ہو گے کہ ماں
 یا نواسے اونٹ اور بکریاں لیکر اپنے گھروں کو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے و مان کو محبت کر دیں گے
 انکو معلوم ہے کہ جلیل بن سراقہ میری فقر اسے جو یہ سفر سے ہیں اور اسے عزت و ان میں میرے ساتھ
 حاضر رہے انکو اس غایت سے میں نے کہہ ہی نہیں دیا اور قبائل عینیت اور اقرہ کو محض بغیر تالیف تنو
 تنو تنو و نت دے ورنہ ہوتا بلکہ انھیں کے ان مولفہ القیوب کو یہاں بھجوا دیا ہے بعد انھیں
 نے انصار اور انکی امداد اور اولاد کے لئے دے دیا ہے یہ دیکھ کر انکی خوشی کا روزا مقرر
 ہوئے کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہو گئیں اور سب اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے ہوئے اپنے اپنے فرودگاہ
 کو واپس گئے

ہوازن اور ثقیف کا انجام کار

اسکے بعد مالک بن نوفل نے یہودیوں کو بلایا کہ اگر مسلمان ہوئے رضی اللہ عنہم
 اور اپنے مال و ثروت اور یہودیوں کے لئے کیے گئے کاموں کو ہم سب نے دیکھا ہے
 انکا بہت ایش نہ کیا گیا جب تو یہودیوں کو مال غنیمت کے لئے یہودیوں کو تقسیم کر دیا گیا
 عورت اور لڑکے انھار سے حبس میں آئے اور یہودیوں کو سب سے بڑا اور جو
 دیگر مسلمانوں کے حصے میں پڑے ہیں اگر وہ لوگ واپس آئے انھار سے ہمارے وہودیوں کا حکم ہوتا ہے

میر سید محمد بن یونس جو کچھ بتائے ہیں وہ سب مفہور ہی کا ہی مسکو چاہیں بخشیدین بعد ازاں انھوں نے
 نے بھی اس کی طرف سے کیا آخر کار سب مسلمانوں نے اپنے اپنے حصے کے ہر دسے ہوا زن کو واپس کر دیا
 ہوا زن کے ساتھ ہی سعد بن ابی وقاص شامل تھے نہ ابجد شمار (قد) ذہنت الحارث بن عبد الغزی بن رفاعہ
 سعد بن ابی وقاص کی دختر قندہ بن کے ساتھ گرفتار ہوئی یحییٰ بن وہ آنحضرت معلوم کے حضور
 پیش کی گئیں تو شہار سے آنحضرت معلوم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیشکش (رضاعی بہن) ہوں آپ نے
 فرمایا بخار سے پاس کیا ثبوت ہی شہار نے عرض کیا جب آپ کو تھے میں آپ کو کھلا رہی تھی ہے
 میری بیٹی میں واثق تھا وہ نشان موجود ہی تھا پھر آنحضرت معلوم نے اس علامت کو متناخت
 فرما کر مر جانا کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی یاد دہی شہار کے لئے بچھا دی اور اس پر شہار کو بٹھایا
 اور آپ کی آنکھوں میں آنسو پڑا آپ بعد ازاں آنحضرت معلوم نے اس کے والدین کا حال دریافت کیا
 شہار نے کہا کہ وہ فوت ہوئی وہ دونوں دنیا سے کوچ کر گئے آنحضرت معلوم نے سکر تپا سوٹ کیا اور فرمایا
 کہ تم کو ایتھار دیتا ہوں چاہو میرے پاس محبت اور اکرام کے ساتھ بسر کرو اور چاہو تو میں تم کو انعام دیکر
 بہرے تمام نعمت کروں آپ نے دل سے فرمایا کہ وہ فوت ہو گئے اور شہار نے ہر ماں ہاں عرض کیا **سے**

سب نوامین از ملک سیماں خوشتر	زار وطن از حبیل بریمان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی مسکرد	امی گشت گدا بودن کنعان خوشتر

یہ جو شہار نے کلام شہادت پر شہار نے کہا کہ میں اپنے وطن سے رقیبہ رو بہا ہتی ہوں تب آپ نے
 ایک ایک وقت اور چند کا بیان در ایک مقام جس کا نام مکیا تھا اور ایک ہندی دسے کہ وطن کو
 زحمت فرمایا محمد بن المصلیٰ از دنی سے کتاب در قیص میں ذکر کیا ہے کہ شہار نے ہذا لکھا ہے آنحضرت معلوم کو
 گواہین بیکر ملائی تھاتی اور یہ نفع دینے والی تھیں **اشھار**

یہ ربنا بق محمد **حسبنا اباءہ یا محمد داہم** ہم را د سید سورا **والیت عادیہ و اہل**

و عہدہ آباد و مہار

محمد بن المصلیٰ نے یہ بھی لکھا ہے کہ سب یہ عروہ یہ انداز پر لکھا کرے۔ یہ ایک ایسی رعایتی عوار
 کی جسکو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ یہ ان تمام یہ نسبت آنحضرت معلوم کے خواہر باندہ سارا
 لکے میں اگر بعد ازاں مناسک حج یا بندہ منورہ کی بامب کوح فرمایا اور وہاں یہ بھی کرے یہ ہوا زن شد
 اسید سے فرمایا کہ بعد گزر جانے وہ ہائے حر کے عطف کی یاری ہوگی یہ کہ بائیں بن کہ
 نفری سے چند ہزار ہوں سے ہزار ہا ہوں یہ نسبت آنحضرت معلوم کے ہر گاہ طایفہ لکھا
 آنحضرت معلوم کی دو ہار چہرہ دی کرینے کا امداد معہر چاہا اور انہوں نے ہاتھ بن کعب کے
 شدہ بھی سننے نواب طائف ترسان حوف لکھ ہو کر اپنے زلمی بد رتھو ہارستہ بلع بارگاہ نبوت کو در لکھے

جب طایف کے اعلیٰ جناب رسالتؐ کے حضور میں بار بار پہنچا ہوا اور پیغام صلح پیش کیا تو بشا ہوا کہ صلح ممکن ہے مگر سب بات پر تم لوگ صلح کرتے ہو جو اب سوال نوی ایچیون نے نہ اظہار میں کیا ہے ہم لوگ جہاد سے ملے طلب نہ ہوں ہم سے رقم عشر وصول نہ کی جاوے صلح ہم نماز کے عقبہ نہ کیے جو دین ۴۱ ایک سال تک ہم لوگ لات پرستی کے مجاہد ہیں۔

آنحضرتؐ نے صلح سے انکار کیا تو سکر فرمایا وہ دین جس میں کوغ اور بنیو نہ ہوں لائق صلح نہیں ہو سکتا ایچیون نے دوبارہ نماز کے باب میں گفتگو کی ارشاد ہوا کہ بدوین اختیار کرنے نماز کے ہرگز صلح منظور نہ ہوگی آخر کار بعد رد و قبح ایچیون نے نماز پر مٹا قبول کیا تب رسول اللہ صلح نے فرمایا کہ اب تیرے وہ دروہ لائق منظوری ہیں مگر اس حالت میں کہ تم سے نماز کا قطع ہوا اور شرعہ ہمارے ہرگز لائق منظوری نہیں ایچیون نے کہا بدوین منظوری شرعیہ ہمارے کے ہم لوگ اسلام کو قبول نہ کریں گے آنحضرتؐ صلح نے اس بات کو نہ مانا وہ لوگ دیر کس لات پرستی کے لئے اپنا دماغ بچاتے رہے آنحضرتؐ صلح کی جانب سے انکار ہی ہوتا رہا تا ایک وہ سمجھ گئے کہ آپ ہرگز اس کام کی اجازت نہ دینگے اتنے میں کسی نصاریٰ نے اٹھ کر ایچیون سے کہا کہ تم نے لات کا ذکر کر کے ہمارے دلوں میں سوشل پرستی خدا تمہارے کلیچوں کو آگ میں جلا دے رسول اللہ صلح ہرگز سرزمین سلامی میں بت پرستی کی اجازت نہ دیوینگے ہم لوگ اسکو مسلمان نہیں جانتے جو بت پرستی پر لات نہ مانے اور لات پرستی پر راضی ہو تم لوگ خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو اور لات کو لاتوں کے لئے تھکلو ایچیون نے کہا ہم لات کو اپنے ہاتھوں نہ توڑینگے یہ کام کسی دوسرے کو سپرد ہو پس آنحضرتؐ صلح نے کسی صحابی کو فرمایا کہ وہ لات نسیکی کا کام انجام کو ہو نچا وے اغرض سارے نبی تعیف مسلمان ہو گئے مگر کنانہ بن عبد یا لیل نبی تعیف کے سردار کو شقاوت ازلی نے شامت سلامی حاصل کرنے نہ دیا وہ قسطنطنیہ کو چلا گیا اور وہاں سگ زرد برادر شغال اپنے ہم خیال بو عام فاسق سے میل جول کر کے رہ گیا جب ابو مرمر اہر قل نے اسکا متروکہ کنانہ کو دیا وہ بھی اپنے بھائی کی کھڑی سر پر رکھ کر جنم کو روانہ ہوا۔

خاتمہ الكتاب

میرا ارادہ تھا کہ سب نامے مہاجرین نصار کے ساتھ اس کتاب کو تمام کروں چنانچہ بفضل انہی وہ بھی مکمل ہو گیا مگر سب بون کے اسلافات نے کمر ہمت کو ڈھیلی کر دیا اور کتاب کی طوالت نے بھی سادے نوآ کے بڑھنے نہ دیا اب اسی کے ساتھ بہتر یہ کہ بارگاہ عفو الذنوب و ستارہ العیوب میں دونوں ہفتہ اٹھا کر عرض کروں کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے فضل و کرم سے بے غفل مہاجرین و انصار

و صاحب گزشتہ روز وادہا ہے ابراہیم وقت کے گن ہوتے ہیں۔ گزشتہ روز وادہا ہے ابراہیم وقت کے گن ہوتے ہیں۔
توفیق دے کہ ۱۵۹ میں سرمایہ کا سود کو بیکس خطا پوش ملاحظہ فرما کر ابراہیم کے حق میں وہ سود خیر کریں
لحم علی سیدنا و مولانا و شفیع محمد المختار و آلہ و صحابہ اکابر جید المہاجرین و انصارہ و التابعین و
و الحمد للہ اولہ آخرہ

تکملہ فتح مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً

مذکور کے ذکر میں دو امر فرو گذاشت ہو گئے تھے جو بوقت نظر ثانی یاد آئے۔ ایک صاحب بن ابی بلتعہ کا خط
تھو نام سرداران قریش کے واسطے واجب۔ بعض اشخاص کا کہانی کہ راستے میں دونوں امر وقت ہ
میں لکھے جاتے ہیں انتباہ اول ہر گاہ حسب الحکم ہر گاہ رعایت نہ ہو مہاجرین انصار و قبا و حنفہ طور پر
سازن سفر میں کرنے لگے۔ ورنہ دینے سے کہ مانیوں کا راستہ نہ کیا گیا تو وہ حب بن ابی بلتعہ جو ایک
دانشمند ذوراندیش درحالت جواب مہاجرین حلف سے بنی سعد بن جند امیری سے ہی نکلے گئے کہ یہ سارے
لکے کی چڑھائی کا ہی ٹھکانہ ہے اپنے دل میں خیال کیا کہ سب مہاجرین کے اعزہ اور اقارب کے ہیں
موجود ہیں جو لکے کے بل و عیال کی بہر حال حفاظت کرنی کے میں غیر غفویہوں میرادہات کوئی نہیں کہ میرے
بل و عیال کی حفاظت کر سکے اس لئے صاحب نے چاہا کہ اس جبرستانی کے ذریعہ سے لکے کے واسطے قریشی
مدداریت کو نہ افسانہ بتاؤں تاکہ وہ میرے مال و عیال کی نگرانی رکھیں بالجماعہ صاحب بن
بنی بلتعہ نے ایک خط نام قریش مکہ تحریر کر کے سارے لوگوں کو دیے جو لکے کے جانے والی تھی بس کا ذکر
مفصل آگے آئے گا۔ ورنہ اس کو دس دینار دیکر سمجھا دیا کہ اس خط کو کوئی دیکھنی نہ دے۔ ورنہ شایع عام ہو کر
بانا و ہات جو کچھ بتا رہے ہیں۔ ورنہ اس خط کو عکرم بن ابی جہل کے ہاتھ میں دینا۔ سارے خط کو اپنے
جو سے میں چھپایا۔ ورنہ لکے کو روانہ ہوئی اور حضرت صفیر کو جو پہلے مہاجرین اس حال سے مطلع کر دیا
تو حضرت صفیر نے علی مرتضیٰ در زبیر بن العوام و رقیہ الدین لاسود یا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم
سے فرمایا کہ آپ تینوں صاحب روئے خاں کو پائی و ہن ایک عورت سے لگی اس کے پاس ایک خط
ہی اسکو سے لکھا چنانچہ تینوں صاحب کرم روئے خاں کو روانہ ہوئے و ہن سارے علی اس سے خط مانگا
اس نے قصداً لکھا کہ یہ بولی میرے پاس کوئی خط کسی کا نہیں ہے چنانچہ اس کے اسباب کی تلاشی لی مگر خط
پیدا نہ ہوا تو ہم بیوں نے کتاب دینے کو وہیں چلنا چاہیے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہوئے خدا کی قسم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو وہ بات نہیں کہی اور نہ وہ کبھی جو تمہارے ہوتے ہیں ہم کچھ کہہ کر بیان سے
چاہیے پھر تمہارے بیان سے نکال کر سلسلہ سے لکے ہاں اللہ شای دے ورنہ اسی تلوار سے یزید کا نام کرنا
سارے نے جب شیر فہ کی آواز خون ریز سنی سمجھی کہ موت مجھ سامنے پہنچی ہوگی اس سے پاؤں تک زخم

ارزان کہلج کا پتہ ہوتے فوراً فط کو چوڑے سے نالکر شیعہ خدا سے سامنے رکھ دینا و جناب
 اہل بیت علیہ السلام نے خط لکھا تھا اور مدینہ طیبہ کو واپس آئے اور حضور پر نور کے روبرو پیش کر دینا خدمت معظم
 اس خط کو لا تو آپ نے لکھا تھا۔ صاحب بن ابی بکر کی طرف سے سہیل بن عمرو دمنوان بن اہل طبرستان
 بن ابی جہل کو بھیجا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کی تیاری فرما رہے ہیں اور قبل بل میں ستادی کڑی ہے
 کہ ہم جنگ کے لئے جا رہے ہیں میرے گمان ہے کہ سوائے کے دوسری جگہ شہادین گئے، ورنہ خیال کے
 ہر حق آپ لوگوں پر ظاہر رہے یہ نہ کہتا ہوں والسلام۔ دوسری روایت میں خط کا مضمون یوں
 مذکور ہے یا معشر قریش کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بت بڑا مات کی طاح کھیرنے والا جواب روایت کے ماننے
 جیتا ہے تم لوگوں پر لئے آتے ہیں سو نہ آئی اگر وہ کیے ہی کے کو آتے تو بھی خدا ان کی مدد کرتا اور انہیں
 اللہ کے کو بڑا کرتا تم لوگ اپنے لئے فکر کرو والسلام۔ جب یہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا گیا آپ نے
 اس سے غصہ کیا یہ ہو کر فرمایا مجھ کو کہنے اس کام پر آمادہ کیا صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ میری سبقت
 بہت زیادہ ہے میں میری سبقت کرتا ہوں کہ میں خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں میں نے اپنے دین کو
 تبدیل نہیں کیا اتفاق اور ارادہ کو اپنے دین کی جگہ نہیں دی میں غریب الوطن میں کا رہنے والا قریب
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں نہ قریش کے میں میرا کوئی حامی اور مددگار نہ تھا اس لئے میں نے سوچا کہ میں کوئی حق
 اپنا قریش کے پر شاعت کروں تاکہ وہ سب میرے ہوں خیال کی حمایت اور حفاظت کریں اسی غرض سے
 اپنے خط لکھنے پر آمادہ کیا اور کوئی بات نہیں کہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ حاضرین سے فرمایا کہ صاحب
 اس کو لکھیں۔ سیدنا عمرؓ کو ایسی باتوں کی برداشت کمان تھی آپ نے انھیں یہ لکھ کر فرمایا باقی اللہ ان
 پر احاطہ ہو کی ہر جگہ اسے صاحب تو جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خط لکھنے خبر میں ہمارے
 خدا کی کہتے جانے والوں کا ساتھ نہ کر دیا گیا اور تو قریش کے کو تحریک کر دیا کہ کرتا ہی یا رسول اللہ
 اللہ کے عزت و شہرت کے اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا عمرؓ زہراؓ کے ایسی جلدی کیے
 کہ وہ بے رحمی سے دونوں میں سے ہر جو غزوہ بدر میں ہوا ان وفال سے حاضر تھے ان سے کہہ دیا کہ
 اللہ ان سے سرفعال اعمالو اللہ ان سے شہرت لکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرما تھا کہ سیدنا عمرؓ
 اللہ ان کے ساتھ ہو ایک پڑے اور کہا اللہ و رسولہ اعلم۔ اعمالو اللہ ان سے شہرت لکھو اللہ ان سے بہت
 حضور اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث مدافعی کی شدت بخوبی نیا ہے بلکہ وہ بیان ہی ان کی بزرگی اور اکرام کا
 اپنے لئے بہت سی شہرت میں وہ حالت پیدا ہوئی ان کو وہ شہرت حاصل ہوا جس کے سبب ان سے مذمت
 اور بدعتی دے گئے علاوہ اس کے وہ اس لائق ہوئے کہ آئندہ گناہ ان کے بغیر وقوع کے
 باعث نہ ہو نہ وہ نہ کرنے سے بخش دے جائیں چنانچہ عمرؓ و عذیرہ انصاریؓ خیر جی بدر بدر کا فتنہ
 نہ ہو سکا یہ ان کے حسنات و نیات المسیحات نازل ہی واضح رہے کہ حکم آپ کریم

نہی کہ سارے قریش جو ہر وقت طالب تھے کہا آپ عیسیٰ عم کو پیغمبر سمجھتے یا کیا تقویٰ تھی کہ بیشک وہ پھر ہیں مدح نگار تہہ ہنسی سے بھی بڑھا ہوا ہی طالب تھے کہا جب عیسیٰ کی قوم انکو سولی پر چڑھانے لگی تو انھوں نے اپنی قوم کے سے بیوں دعا کی طالب کا جو بے سنگر تقویٰ تھی سے مرعوب کرکے کھائی تو بیکہ درتیرا بھیجنے والے طہریر سے بے منتہی ہوس کی عمر پاکر سن تیسری میں بڑا نہ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اور غنیہ دقت سے اپنے جناح کی تازی پڑی رضی اللہ عنہما۔

منہج بعض الفاظ

طالب : محمد و آلہ و طہ : دہانت مودہ ہر ذیل کا مقب۔
 ملتقم باس مودہ : مقترح و نام کر دہانت سے دو قلمہ الائی بعد اس کے بین ہے نقطہ دونوں مفتوح آخر میں تاسہ تانیث۔
 سائرہ : تان بعد اس کے اللز سے مہملہ شد و تخرین تار تانیث قریش کی لڑائی کا نام ہے و لغز سے سب رہا الف ادیرا کے دربار سے لیا۔
 خاخ : و آخر تانیث منقوطہ دون۔ یہ تانیث ایک جگہ کانام ہے محمد و آلہ سے تریب و محمد و آلہ سے۔
 منقوطش : ہم مضموم و قاف مفتوح : اس میں پھر قاف کسور آخر میں سین غیر منقوطہ بعض دونوں تانیث کو مفتوح ماری۔
 صفا و سین و میں دون غیر منقوطہ مفتوح مگر سین مشد و اس کے بعد الف آخر میں دال غیر منقوطہ۔

جز بیکہ نیم و اسے منقوط و بیکہ : بیکہ تخرین و لام تاسے : تاسے برون و بیکہ۔
 دال دال دون غیر منقوطہ : دال برون تانیث۔
 یعنی ریائے : نقطہ تخرین مفتوح : بین غیر منقوطہ سین و فاسے مضموم و و ساکن آخر میں رائے غیر منقوطہ۔

مخرج سوزن : ل منقوطہ و لک غیر منقوطہ آخر میں کہ برون سب پدہ فیصلہ۔
 قسطنطین : بعد اس کے سین غیر منقوطہ ساکن و و بیکہ بیکہ منقوطہ کے د بیان ایک ملک مصر میں ایک شہر کا نام ہے انتباہ و و ہم جب کہ مہملہ زور و انتباہ و و بیکہ تانیث دوت سلام کے قبیلہ احمد ارمین در آیا تو جناب برائے سلمہ سے محافل کو بان دے کر ان کی فہات بخش فرمائی۔
 چند استخاس مرد عورتوں کو امان سے مستثنیٰ کر کے کی نسبت ارشاد ہوا کہ وہ حلق

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

فتو رات غلام میں حاضر رہے تا انیکہ جناب خلافت مآب ابو بکر عبد اللہ بن عمر نے تاریخ بائیلہ جاری کیا۔ ششمنہ کی رات کو سن تیرہ ہجری میں رحلت فرماتے دارالبند ہوئے اور ام خلافت حضرت عمر فاروق کے ساتھ قرار پایا۔ حضرت عمر نے ابو عبیدہ کو دوا رہ سپہ سالار شجر اسلام کر کے فاروق بن الوائید کو جگہ تخت کر دیا جب مسلمانوں نے ملک شام کے بقیہ شہروں کو مثل بعلبک وغیرہ کے فتح کر لیا رومی عیسائی سارے مذاہب مفتوحہ اسلام چھوڑ کر محض میں بڑی کثرت کے ساتھ مجتمع ہوئے تو مسلمانوں کا لشکر جو رائی کی پٹ کر تے محض میں پہونچا وہاں سخت لڑائی کا سامنا ہوا بہت آدمی طرفین کے کام آئے۔ بعد قیس بن عبیدہ کے مکر یہ بن ابی جہل مع جماعت نبی مخروم کے میدان میں آئے اور بڑی جواغردی کے ساتھ سینہ سپر ہو کر۔ میں نیزہ باز دن کی طرف قدم بڑھایا تو ان کے ہمراہ جو نہدین سے کسی سے کہا ذرا سنبھل جائے اور نبی جان پہ مہربانی سمجھئے مگر منہ نے کہا اسے میری قوم دانو کو معلوم ہے کہ جب میں تبون کی طرف سے لڑتا تھا کبھی سی ہلکے میں پہنچے پھر کر نہیں دیکھا ابو میں خدا و ماس کے رسول صلعم کی طرف سے جان بکف لڑنے کو یہ یوں یہ سے قریب دھورین آ پہونچیں ہیں اگر ان میں سے ایک جو اپنی کلانی نہا ہر کیسے تو سارے دنیا دہ لے اسکی خواہش میں اپنی جانبین شمار کریں اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک جو پریشمی بکڑی اور جو ہر سے بھرا ہوا یہاں سے ہونے کہہ رہی ہے کہ مکر مہ جلدی کر دینا سے شوہر ہونے کے لئے ہم بھٹا رہے مشتاق ہیں پھر مکر منہ کہنا کہ رسول اللہ نے مجھے سچا وعدہ کیا تھا جو ہمارے پیش نظر ہے۔

التمس مکر مہ بجز بڑھتے شمشیر ہر منہ آگے تو بڑے اور کافروں کے دل میں گھس گئے۔ انکی نیر علی و جو فردی دیکھ کر رومی سپاہی ہلکے ہو گئے اتنے میں ہر بیس بطریق نے رومیوں کی فوج بڑھ کر میر سے دوا کر کیا جو مکر مہ کے سینہ پر پڑا جسکے قدم سے مکر مہ بیات زمین پر گرے رومی لشکر عہد مکر مہ ہونا خوا کہ سلطان میں سے ہے سعید بن زید عشرہ ہاشمرہ نے بطریق نہ کو روم کو روز فتح تک پہونچا دیا ایک قتل ہوتے ہی ہر بیات فوج باک نکلی فتح محض غیب اولیا سے سلام ہوئی اس دن کی جنگ میں ہاشمرہ اور مکر مہ ہونے پہنچے اور دوسو ہاشمرہ مسلمانوں نے شہادت نوش کیا رومی لشکر عہد مکر مہ رومی لشکر کے روم سنبھل ہوئے سے جو حمل کی اولاد بوسری کا ذخائر ہو گیا دشمنی اور یاد باقی رہی جسکا کوئی نہ پہونچتا تھا

انہو ساندہ نہ ہی قبر دارا

انہو ساندہ نہ ہی قبر دارا

میں موقع پر دو روایتیں یاد آئیں پہلے مکر مہ رومی لشکر عہد کا علو رتبہ اور سپہ سالان ہونا اور اسکی نسبت شجر صادق عبیدہ اسلام کی پیشین گوئی صادق آتی ہے کہ ہر روز فتح مکہ قبل از قبول اسلام مکر مہ نے کسی سلطان کو قتل کیا یہ خبر آنحضرت صلعم سے حضور میں پہونچی تو اپنے ہمسفر فرمایا حاضر جمعہ قتل نہ ہوا نہ سبب دریافت کیا اپنے فرمایا میں نے عالم غیب میں دیکھا کہ قاتل و مقتول دونوں گم ہوئے

دیکھ کہ میں جنت پہنچی وہاں ایک درخت خرے کا دیکھا جو اوپر درختوں سے پہلا معلوم ہوتا تھا میں نے
 سوچا کہ کسا درخت ہی عیب سے ندا ہوئی کہ یہ ابو جہل کا درخت ہی آب فرات تھے ہیں یہ بات سبک نہا
 کو رگڑی ابو جہل اور اسکا درخت جنت میں جب کارہ مسلمان ہوئے تو آنحضرت خوش ہو کر ام سلمہ
 سے کہنے لگے یہ درخت ابو جہل کا وہی درخت ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

ضبط بعض الفاظ

عکرمہ میں غیر منقوط مکسور کاف ساکن و راء غیر منقوط مکسور و میم مفتوح آخرین ہا زائد ہست۔
 ہا زید میں ہا زوراء غیر منقوط مکسور و میم مفتوح آخر میں دو نقطہ زید میں سین زید مفتوح
 محض ہا زید غیر منقوط مکسور و میم مشدد مفتوح و صا زید غیر منقوط۔
 لیساقی ہا زید مکسور و زوراء دونوں غیر منقوط و یاء زید دونوں زیرین وقت سر نہایت و مہجے
 زیر حکم دس برابر مردہنگی ہوتے ہیں۔

ازا بخلہ ابو وہب یا ابو امیہ صفوان بن امیہ بن وہب بن حذافہ بن محم قرشی بھی ہر کی مان
 صفیہ بنت عمر بن وہب بن حذافہ بن محم قرشیہ حمیریہ تھی۔ صفوان کا باپ امیہ بن خلف کا زون کے
 ساتھ مسلمانوں کے ہاتھ جنگ بدر میں مارا گیا وہ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کا سخت دشمن اور ہلدار
 تھی تو اسی سے اسکو اس کے معصہ شدہ ادا لہذا دکھا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت اسلام کا مہتمم تھا جسکی مرہ سے
 وہ مدد رہو گیا انقرض صفوان ان دس شخصوں میں سے تھا جنکی طرف جاہلیت کی شر فک منفعی ہوتی
 تھی۔ مسکی زید زید امیہ بنت لویید بن الغیرہ بر ذریعہ کہ سب عورتوں کے ساتھ مسلمان ہو گئی تھی مگر
 انوں کا نام اسی طور پر جب تمام انصاف کی فہرست میں لکھا گیا جسکے خوف سے وہ بر ذریعہ روپوش
 ہو کر مدینہ کی طرف ہجرت کیا تو اسکی پیدائش کا یہ غیر بن وہب بن حذافہ بن محم نے
 آنحضرت صلعم کے حضور میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفوان اپنی قوم کا سردار حضور کے خوف سے
 ہجرت کیا وہ دریا میں ڈوب مرے گا۔ آپ نے توہر نیک و بد کو امان دی ہے اسکو بھی مان دیکے اپنے
 فرمایا غیر تو اس کے پاس جا کر کہہ دیں اسکو دو مہینے کی امان دی غیر نے عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسی
 نشانی عابت ہو جس سے وہ بات کر دے حقیقت اسکو حضور نے امان دی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے غیر کو اپنا وہ غار عنایت کیا جسکو بر ذریعہ کہ ہر بارک پر پانچے تھے غیر اس غار مارک
 کو پیکر فون کے پاس بوقت پہنچنے کہ وہ کشتی پر سوار ہو چاہتا تھا صفوان نے کہہ دیا کہ میں یہاں
 سامنے سے دور ہو چکا ہوں کہ تم میری بولامیہ کی مان باپ زید فرماؤں ہوں ذریعہ یہ بات تو سب سے

شخص سے پاس سے آیا ہوں جو بہت بن خلاق اور سیرے چیا کا بیٹا ہوا اسکی عزت تیری عزت اور اس کی
 بزرگی پر اسکی بعد غیر نے تمام شریف صفوان کو دیکھ کر کہا تو میرے ساتھ میں رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت ہی تھوگو دو مہینے کی امان اختیار کر دی ہے سنتے ہی صفوان غیر کے
 ساتھ گیا کہ کو چاہا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا تو وہاں کھڑے ہو کر آیا وازانہ کہنے لگا یا نبی
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو مہینے کے لئے امان دی ہے جناب رسالت مآب نے فرمایا غیر بھی کہتا ہے
 اب میں تمھو کو پر مہینے کی مہلت اختیار کر دیتا ہوں مگر گاہ جناب نبوت پناہ غزوہ حنین کے لئے تشریف
 فرما ہوئے تھے صفوان سے چالیس ہزار درہم قرض لیا اور چند زرہ اور ہتھیار جو اسکے پاس تھے مانگا
 تو صفوان بولا کیا غصبا آپ لیا جاتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عاریتہ لیتا ہوں جو بعد کا برہماری
 کے واپس دے دے گا۔ چلے ورنہ ان کا ہاتھ امان دیا جاوے گا چنانچہ صفوان نے زر و زرین و
 ہتھیار حاضر کر دیا اور خود بھی بحالت شرک غازیوں کے ساتھ جنگ ہوا ان کو روانہ ہوا
 جب ہوا ان کا نلیہ دیکھو مسلمان ہنرمند اور شہسروئے لکے تو صفوان کا مادر ہی بھائی نکلتا ہوا تھا
 کہنے لگا لو اب تو سارا سحر محمدی باطل ہو گیا صفوان نے جبرک کر کلدہ کو کہا ابے جب رہو وہاں
 اگر ہمارا اور وایت قریش سے ہو تو وہ بہتر ہے اس سے جو ہمارا ایک نئی ہوا ان سے ہو۔ ہر گاہ
 خداوند کریم نے بگڑی ہوئی نہائی فرشتوں کی مدد آئی مسلمان فتح نصیب ہوئے رسول کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مال غنیمت کو لگا یا تین سو اونٹ صفوان کو بخشی اور صفوان کو آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی طرف لے گئے جان غنیمت کے پیشا رہو پائی چرتے تھے صفوان ان چو یا پونہ بھر پیکر کر لیا
 مانا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تارکے کہ اس طلع کے موقع میں رہی رہا تو اپنے فرمایا صفوان کہ یہ جو
 کچھ پہلے معلوم ہوتا ہے ہیں صفوان بولا ہی ہاں سچ ہے چو پائی تھے پہلے معلوم ہوا تھا کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کل چو یاے صفوان کو بخش دے کہ صفوان کے دل میں بات بھگتی کہ
 اسی بخشش جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی کوئی بارش نہیں کر سکتا بیشک یہ کام نبی کا ہی اس وقت صفوان
 نے کمر شہادت پر طرک سہا مسلمان ہو گیا اور عرض کر کے لگا یا رسول اللہ آپ میرے خیال میں پہلے
 جلتے کہ انقبض آتا ہے اس لئے اب ویسے ہی احب الناس ہیں پھر کہ تھا صفوان کا نام دہب
 القتلون کی فہرست سے خارج کر کے مؤلفۃ القلوب کی فہرست میں داخل کر دیا گیا رضی اللہ عنہ۔
 روایت ہے کہ جب صفوان کے پاس آئے اگر اپنے مکان میں رہنے گئے لوگوں نے اُن سے کہا لا اسلام
 میں اگر وہ نہ رہتا تو اسے کو آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں
 کہ یہ شخص کفر کا کل تھا یہ بات سنتے ہیں کہ اسے سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہوں آپ نے
 یہ بات نہ کہہ کر انہیں یہاں رہنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟

کی شہادت تھی تو بھی عبد اللہ کے دل سے وہ شرم نکلے مسلمانوں کے غول میں شامل ہو کر حضرت صلعم کو سہم کر رہا کرتا۔ رضی اللہ عنہ۔ سن پچیس ہجری میں سیدنا عثمانؓ نے عبد اللہ کو مصر کا حاکم مقرر کیا۔ وہ انھوں نے ملک اذقیہ کو فتح کر کے مال غنیمت سے فی سوار تین ہزار خنقال سونا اور فی پیادہ ایک ہزار مقرر سوار حصہ ملا۔ سن اکتیس ہجری میں ملک نوبہ کے زلیکون پر فتح پائی۔ عبد اللہ بن سعدؓ کے کفر پر وہ مٹی لہام اجل حاتمہ علی الصلوۃ وہ دعا انکی عجیب اور عوات نے قبول فرمائی۔

منقول کہ عبد اللہؓ نے سن چھتیس ہجری میں بمقام عسقلان صبح کی نماز پڑھی دوسری رکعت ادا کر کے ہائین حزن سلام کیا ہاتھ پٹے لئے کہ پیغام اجل آپہنچا عبد اللہؓ نے گردن تسلیم بجا دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عجل الہم حبیب بضم حاء غیر منقوط بر وزن کرمیر۔
حسب کبریا ز غیر منقوط وسین غیر منقوط ساکن۔

قریشی: لبطلح قحی بن کلاب اور کعب بن لوی کی اولاد ہیں اور ان کے سوا سب قریشی الطوائف ہیں۔

از انجملہ کعب بن زہیر المزنی

شہر بنی سادہ ملک سارا گھرا کا شاعر تھا زکین ہی سے اس کی طبیعت موزون تھی پنا پنا آج تک نہ بے ذہانتی کے ساتھ کتب سیر اور تواریخ میں مذکور ہے۔ کعب کا باپ زہیر تو زمانہ مالکیت ہی میں مگر جی اکر فاسکے دونوں بیٹے کعب اور زہیر زمانہ اسلام سے مشرف ہوئے جکا ذکر معرض بیان میں آ رہا ہے۔ کعب ان شعرا میں سے تھا جو آنحضرت صلعم کی حیو میں اشعار لکھا کرتے تھے اسلئے وہ بھی واجب القتل تھے۔ بعد و کہ گیا۔ فتح مکہ کے روز بخوف جان کعب بھی مثل اوروں کے روپوش ہو گیا۔ کعب کا بھائی زہیر نے اپنے باپ زہیر سے نہ تھا کہ زمانہ بخت پیغمبر آخر الزمان کا قریب ہی۔ جب رسول اکرم صلعم فتح وغیرہ سے فرار ہو کر مدینہ منورہ کو تشریف فرما ہوئے تو دونوں بھائی کعب اور زہیر مدینہ کو پہنچے جب وہ دونوں مقام ابرق الغراف (سرچشمہ آب ہی نبی سعد کا درمیان مدینہ اور یثرب کے درمیان) پر پہنچے تو یہاں ٹہرے اس مرد رسول مکرم صلعم کو جا کر دیکھوں سنوں کی بات ہی اور تم سے پاس کیا چیز ہے جسکے سبب تو گئے اسکے گردیدہ ہوتے ہاتھ ہیں بالحد بھر مدینہ کے۔ کعب اور زہیر نے کلام سنتے ہی مسلمان ہو گئے اور کعب کو لکھا کہ محمد صلعم کی نبوت سچی ہے میں نے اپنا گھر و ہوسٹان چھوڑ دیا ہے اگر اسلام قبول کر جب کعب نے ہجیر کی تحریر پڑھی طیش میں آ کر چہرہ پر غیرت کے جیسے خند صلعم کی ناست منزع ہوئی تھی پھر وہ اشعار آنحضرت صلعم کے حضور پیش

اور چونکہ ان میں شیعت ذاتی تھی اسلئے انکا دوسرا لقب بدر اسطوار ہوا جس سے دیکھا زبان زد تھا ہمال
جملہ اوصاف سے زیادہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شوہر تھے۔

آپ کا نام لفظ ط لام قاف یا تحتانیہ طاء وغیر منقوط کے ساتھ بروزن امیری اور بعض نے زبہ نام منقوط
و بار مودہ دیا، تحتانیہ ہ را وغیر منقوط بعینہ لغیر و بعض نے مشیم ہائے ہوز اور شبن منقوط یا میم ہوز
بکیم و جبر نے مشیم بکسر میم و سکون ہائے ہوز و فتح ثنین منقوط اور بعض نے بنیم میم و فتح یا ہوز
دکسر ثنین مشدہ اور بعض نے یا ہمز یا تحتانیہ والف و سین و را وغیر منقوطین کہا، واللہ اعلم بالصواب
علی ہذا کسی پر مقدم گرفتاری جو نام گرفتار لشدہ اور ربائی اور وقت اسلام لانے میں اختلاف
راویوں کا ہے۔

کوئی کتاب ہے کہ ابوالحسن اس قافلہ تجارت قریشی میں گرفتار ہوئے جو ملک شام کو جا رہا تھا اور کوئی
کتاب ہے کہ جنگ بدر میں گرفتار ہوئے عبد اللہ بن جبر بن لغان کے یا خراش بن الصمہ نے انکو گرفتار کیا اور
بعض کے نزدیک قافلہ تجارت میں ابو بصیر ثقفی نے گرفتار کیا۔

بی زینب کے سفارش پر آپ رہا ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ ابوالحسن کے بھائی عمرو بن الزبج
نے فدیہ دیکر رہا کر لیا۔ اور ممکن ہے کہ آپ کی گرفتاری دو مرتبہ وقوع میں آئی ہو بدر میں عبد اللہ بن
جبر نے یا خراش بن الصمہ نے اور قافلہ شام میں ابو بصیر نے گرفتار کیا ہو اور ایک مرتبہ بی زینب
کی سفارش سے اور ایک مرتبہ عمرو بن الزبج کے فدیہ دینے سے رہا ہوئے ہوں۔

لغرض جب ابوالحسن رہا ہو کر مکہ میں آئے سب کی امانت سپرد کر کے لوگوں سے کہا کہ انکو کسی کی
امانت میرے ذمہ ہائی تو نہیں ہے سب نے بالاتفاق کہا کہ نہیں اسوقت انھوں نے مکہ و ہون سے
کہہ کر تم سب گواہ رہو کہ میں مسلمان ہو کر ہجرت کرتا ہوں اور مکہ پر ہجرت کر کے مدینہ قبل زفتح مکہ ہجرت
کر کے مدینہ میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسلام لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح
سابق یا تجدید نکاح ابوالحسن کو طہر کر دیا۔

ابوالحسن نے خلافت سیدنا ابوبکر صدیق میں جاہ ذی الجلال سن بارہ ہجری فوت ہوئے رضی اللہ عنہ
زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب حاضر ادیون میں بڑی اور دلش بریں قبل از یثت پیدا ہوئیں اور
سب بڑیوں سے پہلے وہ ابوالحسن کے ساتھ شغفہ ہوئیں انکے بطن سے علی نام فرزند پیدا ہوا
اور زفتح مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناقہ قصوٹ پر ردیف تھے اور بالغ ہو کر فوت ہوئے امام امام حسن
رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار کیا کرتے تھے مذکور ہو چکا کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کو
نزدک میں اپنے وہ ش مبارک پر بٹھا لیا جب کہ کوئی عین دہشتہ اور سہیہ میں آتا۔

مجرر نور دوش اعر پر جو سیلہ بعد و فاعل است فاعل ہر رضی اللہ عنہما کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
 و مفعول ہر رضی اللہ عنہما کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

برکی بنیہ رضی اللہ عنہما کی ہجرت میں بھی اختلاف رو ہے۔

انہیں کہتے ہیں کہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی واپس کے ساتھ ہی یا کچھ دن بعد ہی مدینہ کو ہجرت کر آئیں
 و ابو العاص بہت دور مدینہ میں پر قافلہ کیا پس روایت میں ہے کہ وہ مکہ ہی میں تھیں
 جب ابو العاص گرفتار ہوئے و زینب کے مدینہ روانہ کرنے کی شرط پر رہا ہوئے عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا کہ جب ہر گز نہ اپنے قیدیوں کا فدیہ روانہ کیا تو زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واسطے کیا
 جسے شہر راہ ابو العاص کے اپنے گنگے کا ہر رات کر مدینہ کو بھیجا یہ وہ بار تھا جسکو ام المومنین فدیہ رضی اللہ عنہا
 نے بروقت بخش زینب کو بچا کر ابو العاص کے گم بھجھا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ منسلک پر پری
 توئی نہ کہ یہ آئیں آپ کو سخت رقت ظاہری ہوئی آپ یہ نہ ہو کر مسکافون سے فرمایا تم کو اختیار ہے کہ قیدی
 رہا کرو و رہا و پس دو سب مسلمانوں نے بالاتفاق ابو العاص کو بغیر لینے فدیہ کے رہا کیا اور مدینہ کو
 دس کروڑ عمریہ تہذیب افرا دی تھی کہ وہ مکہ پہونچ کر زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ بھیج دیوں۔ زینب شروع میں
 آنکھ جھری میں رملت فرما ہوئیں۔

ضبط الفاظ

متبادر بفتح ہا و ہوز و تشدید ہا و مودہ بعد اس کے الف او آخر میں را ذی غیر منقوط بروزن جبار۔
 مائیس عین غیر منقوط و ا ف و ما ذی غیر منقوط۔

و و ح بفتح ہا و ہوز و داں غیر منقوط مفتوح و جیم بی اونت کا وہ کجا وہ یا غماری جو عورتوں کی سواری
 کے لیے مخصوص ہے اور اسکو محمل بروزن مغرب ہی کہتے ہیں۔
 مبر و بکسر جیم بی و سکون را ذی غیر منقوط آخر میں وا و کسی دزدہ حیوان کا کچھ۔
 البطلی بفتح ہا و مودہ و سکون ط ذی غیر منقوط و حار حطی مفتوح و الف مودہ وہ میدان سپہن سنگریزہ ہوں
 و ہر وہ کدر گاہ سبلا بکا ہو۔

شمس عین مفتوح و با و و ساکن و شین منقوط مفتوح عید شمس کی طرف مشوب ہے۔
 اما مودہ مفتوح و مبر بعد اس کے الف بعد یہ مفتوح آخر میں تا تا نیت نام ہی فی زینب کی ذکر کیا۔

انما نخلہ عبد اللہ بن الزبیری

بن میس بن مدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن شعیب القرشی السہمی اس کی مان عاتکہ بنت عبد اللہ

نہ سب سے ان سب تو میں کلام اللہ سنوں آپ نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تیرا مونہ دیکھوں مگر چونکہ تو امان
 لانا ہی میں نے مجھ کو امان ہی ہے کہ کلام الہی کو گوش دل سے سن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کریمہ اللہ
 لا بعد ان شرک و غیرہ ان دلک من لیبنا و پرہیزا وحشی بولا کہ معفرت مشیت کے ساتھ وہ اپنے پر نہیں معلوم مجھ کو سب سے
 ہے کوئی کلام سکین بخش سنائے آپ نے فرمایا و ان الذین کاہد صیون مع اللہ الہا اعدوا لا یقتلون
 اھل بیتہ و انی احرم اللہ کا رخت و در و روت و وحشی نے کہا میں تو شرک اور خون ناحق اور زنا بھی
 نہ کرتا ہوں! بن ہمدنہ مری تو یہ قہور کر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امن تاب و امن و عمل صالح
 و ان الذین کاہد صیون مع اللہ الہا اعدوا لا یقتلون اھل بیتہ و انی احرم اللہ کا رخت و در و روت و وحشی نے کہا میں تو شرک اور خون ناحق اور زنا بھی
 نہ کرتا ہوں! بن ہمدنہ مری تو یہ قہور کر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امن تاب و امن و عمل صالح
 و ان الذین کاہد صیون مع اللہ الہا اعدوا لا یقتلون اھل بیتہ و انی احرم اللہ کا رخت و در و روت و وحشی نے کہا میں تو شرک اور خون ناحق اور زنا بھی
 نہ کرتا ہوں! بن ہمدنہ مری تو یہ قہور کر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امن تاب و امن و عمل صالح

و وحشی نے سر کہنے لگا اب کوئی مذہب باقی نہیں بچ رہا مسلمان ہو گیا۔
 اور یہ بھی روایات اسلام لائے وحشی میں ہیں جنکا ذکر باعث طوالت کتاب ہی الغرض وحشی جنگ یرموک
 میں نہ کہ تھا بعدہ حمص میں سکونت اختیار کی اور خلافت حضرت عثمان تک زندہ رہا کہتے ہیں کہ وحشی یہی
 سراب خور تھا اور شراب خوری ہی میں دنیا کو خیر باد کہا۔ واللہ اعلم۔

از اہل خملہ عبد العزی بن خطل

وہ قبیل ازخج کہ مدینہ میں اگر مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام عبد اللہ رکھا اور اسکو واسطے رسول
 کو وہ کے قبائل عرب میں بھیجا اور اس کے ساتھ ایک مرد خزاعی واسطے خدمت کے کر دیا ایک دن
 کسی مقام پر خزاعی خادم سے اس نے کہا کہ میں تو سونے کو جاتا ہوں تو ایک وجہ فحش کر کے میرے لئے
 تیار کر رکھ جب بگن کھانا تیار ہوا وہ اور ہر خزاعی پر بھی نیند رخ الموت غالب آئی وہ سو گیا اتنے میں بن
 خطل جگا تو کہ نہ پایا خزاعی کو دیکھا تو وہ سو رہا یہ ماجری دیکھتے ابن خطل چل بس کہ کہا اب ہو گیا ادھر
 غصے کی آگ دہر بھونکے کی آگ دونوں نے ملکر اس کے نفس مار دیا کہ کو بھڑکایا کہ ابن خطل نے خزاعی کو قتل
 کر ڈالا اب بن خطل کو ہوش آیا دل میں سوچا کہ اب اگر مدینہ کو جاتا ہوں تو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
 ہوش میں میرے قتل کا حکم دینگے اس لئے وہ مرتد ہو کر مع چار یون کے جو صدقہ میں ملے تھے اس
 کے لئے بکری۔ مکے والوں نے اس سے کہا کہ کیا بات ہے جو تجھ کو ہمارے پاس واپس لے آئی اس نے
 کہا تم سے دن سے بہتر کوئی دن مجھ کو نہ بچا پاس لئے چلا آیا۔ چونکہ ابن خطل ایک شاعر مشہور تھا اس نے
 اترتا دیر مجبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طہ لگایا آپ کی ہجو لکھنا اس کے پاس دو لونڈیاں گائیاں تھیں ان سے
 آپ کی ہجو گویا کرتا۔ ہر دفعہ کہ مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا تب میں نیزہ بیکر ادھر ادھر گھومتا اور

کہنا تھا کہ قسمی کر محمد زبردستی کے ساتھ میں نہ آئے یا دیکھتے ہیں ابوالہد بن ابوالہد سبب سے غول نہ
نظر اُس کی پڑی تو کہہ کی طرف دم دھا کر رہا گا وہاں گھوڑے سے اتر کر تیار ڈال دے اور کہہ کہ یہ
میں جا چھا کسی مسلمان نے اُس کے ہتھیار اٹھا لئے اور اُس کے گھوڑے پر سواری ہو کر مسلمانوں سے
کے حضور میں حاضر آیا اور اُس کے چھینے کی ناکہ کہہ میں آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا اُس کو قتل کر دو
کہ یہ گھگہا کو اپنی نپاہ میں نہیں لیتا۔

دوسری روایت ہے کہ حضور جب طواف کعبہ کو تشریف لے آئے تو آپ کو اُس کے چھینے کا مان معلوم ہوا
فرمایا قتل کرو جنانہ سعد بن حرث اور ابوہریرہ نے اُس کو قتل کیا، اور بعض کہتے ہیں کہ زبیر نے اُس کو
مارا اور بعض کا قول ہے کہ سعید بن ذویب نے بن خطل کو قتل کیا ان روایات سے پایا جاتا ہے کہ ان میں
بالشمارک اُس کو قتل کیا۔

ضبط الفاظ

عربی میں بحر منقوط مضموم زائے منقوط مشدّد مفتوح والٹ مقصورہ۔

خبر محال غائے معجم و صائے مہملہ دونوں مفتوح

ابوہریرہ سے مومرہ و زائے مہملہ و دال مہملہ [جیسا کہ کتابوں میں دیکھا گیا ہے]
انہوں نے دال سے دو حرف مذکور و زائے مہملہ

حرف پیشہ ما و اوں ردونوں بے نقطہ اور یہ دو نقطہ زیرین و ما و مثلث
زیریں زائے منقوط ہائے مومرہ یا خہ دو نقطہ زیرین و زائے بے نقطہ
ذو یسب از منقوط و و و و یسب دو نقطہ زیرین و ہائے مومرہ

انما بحملہ حویرث بن نفید

بن وہب بن عبد بن نفی القریشی حبشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں تشریف رکھتے تھے تحت ذیبت دم
کہا کہ وہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی نیکیوں کو کہ کب مرتبہ کا ذکر ہے کہ عباس بن عبد المطلب سے
صحابہ کے بیانیہ ہمہ درام کلوم رہتی تھی وہاں دونوں صاحبزادیوں سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آئے اور
ان کے مذہبہ بیونچائے جاتے تھے اٹھا۔ میں ویرثہ نے اونٹ کو زخمی کر دیا اونٹ بھگا دونوں
صاحبزادیوں نے زمین پر گر کر خداوند کریم سے روئے کی جانب پہنچا اسی حویرث نے زینب بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایدہ رسائی میں ہوا میں لا سود کی شہ کی تھی یہی وہ ہے جس کے واجب قتل ہونے کی
لہذا روتع کا علی مرتضیٰ اُس کی تلاش کو نہ لے تو اُس نے اپنا دروازہ بند کر کے گھر چھپ رہا تھا اب مرتضیٰ نے

دہانت کہ تو لوگوں سے کہہ وہ کہیں گے کہ حضرت علیؑ یہ قدماں کے مکان سے تشریف لے رہے ہیں کہ جو رشتہ
 نے دہانت کہ اپنے مکان کا گھر جا رہا ہے وہ دوسرے مکان میں جا پہنچے۔ اتنے میں نگاہ مری کی سبب
 پر نہایت بڑبڑا کر رہا ہے وہاں میں اسکو فی الناء کر دیا۔
 جو رشتہ ہمارے غیر منقوط مصغر عارت۔
 اتمیہ نون و رتاف کے ساتھ صیفہ الصغیر موزن یہ میری۔

از انجمله مقیس بن حبیب

[illegible]

ضمیمہ الثانی

منقیس کبیریم سکون قاف و فتح یا تخانیہ آخرین میں غیر منقط۔
صباۃ غم ما ذ غیر منقوط و یا سے موحده خفیفہ و الف و یا سے موحده و یا سے تانیث اکثر۔
نے کہ ہر گراہن و ریدنے ا سکون ما ذ نقطہ دار پڑھا و اللہ اعلم۔

از انجمن دانش

بنی تلامذہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا سا نون میں تھاپ کے بجوگیا کرتا ہر فورق مکہ تشریف لے گیا۔ یہی کردار
وہم نے اسکو نقل کیا۔

حاصل مطلب یہ ہے کہ غیر منقوط اول و کسر ط کے غیر منقوط ثانی دو طاب غیر منقوطہ ۱۱۔ معنوم دوم
مکسوا اور دو لام منقوط بعد لام اول کے الف اور بعد لام دوم کے تاء تانیث۔

جملہ دویم

جب اہل عورتوں کے انجام کار کے بیان میں وہ چھ عورتیں تھیں جنہیں منجھڑا کے منجھڑا کی بیٹی
ابوسفیان کی جو روح تھی۔

روایت ہے کہ فتح کے دن یا اس سے دو سب دن جناب رسالت اکرم نے کوہ صفا کی چوٹی
پر مہاجرین اور انصار اور مکہ کے نو مسلمان کو کبھی کر کے فرمایا کہ تم سب اسلام اور جہاد پاتی تم اور
اپنی بیٹی کی مجھے بیعت کرو یہ حکم سنتے ہی صحابہ عظام بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایک کتے بولے کہ تم
ہو گے اور سب شرف بیعت پر عمل کیا۔

جب آپ معلم مردوں کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے اور عورتوں کے دلوں میں گہ گہی پیدا ہوئی
سو چنے لکھیں کہ آج کے روز مرد تو بازاری سے گئے ہمارے ہاتھ کپ لگا چاہیو ہم بھی حضور نبوی میں
عرض کریں چنانچہ وہ سب کے سب جہڑٹ باندھ کر یا گاہ نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں
اے اللہ تعالیٰ کے لادے نبی ہم سب آپ پر واری بایں اپنی لونڈیوں کو بھی بیعت سے تفریق
نہیں چاہتے۔ چونکہ اس وقت تک کوئی حکم الہی عورتوں سے بیعت لینے کا صادر نہ ہوا تھا آپ نے
کچھ تاہل فرمایا کہ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمان واجب الاذعان اگر سنایا یا
اے ابی بنی اذاجا اھ المومنات یا ہدیک علی ان کایشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن

ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا ینکحن بہمتان یفتربینہم بین ایدھن واسرجھن ولا
یجھینک فی معرعتھن قیامھن ولا یسرقن ولا یسرقن الا ان اللہ غفور رحیم

ترجمہ اسے ہمارے نبی معلم اگر ایمان قبول کرنے والی عورتیں آپ کی خدمت میں ان چھ کاموں
پر بیعت کرے گے ان میں سے ان کا یشرکن باللہ شیئا یہ کہ خدا کے تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو

شریک نہ بنیں (شرک سب گناہوں میں بہت ہی بزرگ گناہ ہے شرک کو خدا پرگز نہ کہتے گانگلاف دوسرے
گناہوں کے اللہ جل شانہ جسکو پاسے بخشہ گیا) ولا یسرقن یہ کہ چوری نہ کریں (حقوق عباد میں

سب گناہوں سے زیادہ سنگین چوری کا جرم ہے) ولا یزنین یہ کہ زنا نہ کریں (زنا تمام کبیرہ گناہوں میں
بڑا اور فحش گناہ ہے) ولا یقتلن اولادھن یہ کہ اپنے بچوں کو نہ ماریں (جیسا زمانہ جاہلیت میں

کوئی حفاظت کی اور کوئی دختر کشی کی مرتکب ہوتی تھیں) ولا ینکحن بہمتان یفتربینہم بین
ایدھن واسرجھن یہ کہ وہ عورتیں نہ لاویں جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے (جان

بوجہ کہ ان بہتانی ظاہر باندھ کر کھڑا کریں جیسے ان کے ہاتھ پاؤں نے باندھا ہو کسی پڑے بچہ کو ٹھاکر
زندگی طرف نسبت کریں یا حرام کھا پیٹ بھر کر اپنے فائدہ کے سر نہ تھوپیں) ولا یجھینک فی معرعتھن

یہ کہ وہ شرعی کا معین نہ تھا آپ مخالف نہ کہیں۔ یہ گناہ شہر الوداد کو یہ وہ عورتیں ایران
 رہنے والی تھیں اور مشہور کہیں تھا کہ اس وقت بد حال رہا۔ سنہ ۱۰۰۰ھ میں
 واپس آئے تھے کہ سنہ ۱۰۰۰ھ میں بیت المقدس کے راجہ جیو دیشاک نے شہر کی
 پختہ والامہ پڑی عورتوں سے بیعت لینے میں راجہ جیو دیشاک نے کہا کہ حضرت عارف
 راجہ اس عورت کے آپ کے عورتوں سے بیعت کی اور کوئی کہتا ہے کہ یہ ہم امویہ خاندان کے
 ہیں۔ مگر موافق ہر بیت کے عورتوں سے بیعت کی مگر تین ہی تھیں کہ آئندہ بیعت ملے گی
 کہ تھیں عورتوں سے بیعت کی یہ اس بیعت کے دو طریق کتاب سیر میں مذکور ہیں ایک کہ ایک
 سیر پانی سے ہر کردار بیان میں ہو گیا تھا جس میں ورتین باری باری سہنے ہو ڈال کر کان لگائے گئے
 کہ نہ بیعت ملے دست مبارک پانی میں ڈال کر کال سہنے ورتین باری باری سے بیان
 ذرات سے یہ کیا رکاز کا ایک گوشہ بیعت کرنے والی عورت کے ہاتھ اور دوسرا گوشہ جناب صاحب صلوات
 کے دست مبارک میں تھا جس سے صاف یہ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت بیعت
 کے دور کے کسی عورت سے صاف فہم نہیں کیا بلکہ بیعت نہ ہو بلکہ ہمشیر دھندلے کے عرض کرنے پر دیا کہ میں
 ان عورتوں سے ہر عورتیں ملتا۔

عبد بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہشیمہ زمانہ جاہلیت کی ایک ہی دانشمند عورت
 تھیں کہ انھیں فخر و فخر و فخر کی زوبہ تھی۔ فاکہ مذکور جو انان قریش میں بڑی مہمان نو زگد را ہی سے ایک
 مکان ہر مرد بیت النیافہ بنو یا جس میں مہمانوں کو اذن نام تھا کہ بلا طلب آکر کہ جایا کریں۔ ایک در
 وہ مکان مہمانوں سے جی تھا دونوں (مند اور فاکہ) آپس میں سو گئے اتفاقاً فاکہ کی آنکھ کھل گئی وہ
 رنج ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلتی ہو وقت وہی آئے دیکھا کہ کوئی مرد بیت النیافہ سے کل کر
 رہا کہ وہ باری فاکہ پر مبرا دیکھ کر سخت غضب ک گھر کے اندر آیا ہنہ کو بدستور سوتا پایا تو سکولات لگا کر
 دیکھا وہ کہہ کہ کون نہیں ہے جو میرے پاس سے ٹھکر بھاگا ہی نہیں ہوئی ہیں تو میری سوز ہی تھی نہیں جانتی
 ہوں کہ یہ ورتین کا سہنے تو مجھ سے بھاگتا ہے دیکھ دو دونوں میں جھجک جھجک ہوئی رہی ہنہ نے ہزاروں
 آہیں کہیں اپنی سعادتی پس کی مگر فاکہ کے دل کا ٹھک ٹھک فاکہ نے مجھ سے کہا کہ تو اپنے
 گھر کے میں یا نہیں جو کہ ہی تیرے مزاج تھی کہ کسی کی سنے والی تھی ٹھکر بڑا جانی اپنے باپ کے گھر مل گئی
 کہ وہ فاکہ کا سہنے پھر فاکہ مذکور زبان بدظن لایا جو اچھے کے پڑوس واسے طرح کی بائیں زبان سے
 کہنے لگا میں سے فاکہ کے میرے میں مہمانی نہ رہی ہنہ نے کہنے لگا سچ جی بھاگتا ہے تیرے اصل حال
 کو جو کہیں یہ تھا کہ وہ فاکہ کو سنا دیا اور بولی کہ اباجان ہنہ کی جان مجھے قرآن مجید آتی ہوں جیسا
 کہ ہے۔ ہنہ نے فاکہ کو فاکہ نے مشہور کیا ہے۔ لکھ غلط در فاکہ کا ہمتان ہے۔ فاکہ

ہند کا بیان سنکر پر غضب فاکہ مخزومی کے پاس لایا اور کہا کہ تو نے جو بات ہند کی نسبت مشہور کی وہ
 اسکا ثبوت پیش کر ورنہ میرے ساتھ میں کو چل واپس کوئی کاہن تیرا اور اسکا فیصلہ کر دیگا میں خود کہہ
 مخزومی اور عتبہ بنی اسنے اپنے قبیلے و لون کو ساتھ بیکر مع ہند اور گئی ہو تو ان کے عین کی طرف
 روانہ ہوئے جب اس شہر میں ہوئے جہاں ایک کاہن مشہور تھا سب کہنے لگے جی تو خاتم ہوئی کہ تمام
 میں نہ کر رہا ماندگی کے بعد کلمہ صبح کو کسی کاہن کے پاس چلے گئے یہ باتیں اسنے ہر امیون کی ہند سنکر
 سخت گھبراہٹی اسکا چہرہ متغیر ہو گیا عتبہ نے جب ہند کی یہ حالت دیکھی پوچھا کہ تو قہر عین تیری کیسی حالت
 ہے سچ بتا اس سے پہلے کہ بیان واسلے ہمارے آئے سے واقف ہوں ہند نے عتبہ سے کہا کہ یہ حال
 میری کسی اور خیال سے نہیں مگر مجھے خوب معلوم ہے کہ سب ایسے شخص کے پاس جانا چاہئے جو جس سے
 خط و ثواب دونوں سرزد ہو سکتے ہیں عتبہ نے کہا جان پڑ تو اس بات کی کچھ فکر نہ کر الحق یعدو ولا یبطل
 سچ بات خود ہی ظاہر ہو جائیگی۔ علی الصبح جب یہ سب لوگ کاہن کے پاس گئے عتبہ نے کاہن سے
 کہا کہ ہم ان سب بخور تون کا جو ہمارے ساتھ آئی ہیں مال دریافت کیا چاہتے ہیں الفرض کاہن نے ایک
 عورت کو اپنے سامنے بول کر بھڑاتا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر خدمت کرتا جب ہند بیت عتبہ کی پوتہ
 آئی تو اس سے بھی شانے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا جا تو بے عیب ہی تیرے پیٹ سے ایک پادشاہ پیدا
 ہوگا جسکو سب معاویہ کہیں گے۔ اس کلام کے سنتے ہی فاکہ مخزومی کے کان ہلے ہوئے ہند کی طرف
 دوڑا اسکا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ ہند نے اسکا ہاتھ جھٹک کر کہا اب بے ہوش یہ صرف تھے عین کے کسی
 اور کو ملے گا جب یہ قافلہ عین سے گئے کو واپس آیا اور کاہن کی پیشین گوئی کے کی گئیوں میں شریک
 ہو سفیان بن مخزوم حرب نے جو ایک ہی موقع شناس و مہاندیش شخص تھا کاہن کی پیشین گوئی
 کی خبر پکڑ کر ہند کے ساتھ عقد کر لیا اسے بطن سے امیر معاویہ مورث، علی بن ابی طالب کے پیدا ہوئے
 ہوا تھے ولہذا پہلے خفیہ طور پر سلام قبول کر چکے تھے۔

اس میں چالیس ولادت میں تیار رہا ہوتے تھے افق بعثت پر موع کہ تو بنکر سے بعد ابوعبید بن جراح
 محمد بن حنفیہ کے سے سے واپس کیا یگانے کیا یگانے جذب رسول اکرم صلعم کے بانی دین بستہ
 اور سحر ہو نہ ان، ورنہ انکی زہر ہند بیت درجہ آپ کی ولادت پر کمر بند تھی، حضرت صالح کا مہار
 دینا نہ کہہ سکتے کسی بڑائی میں ہوتا تو ہند بیت عتبہ بن جراح مشرکوں کو ابھارتی خصوصاً جب جنت
 میں تھا ان سفیان کو سیدنا امیر رحمہ اللہ وہ ہند نے دعوت کی رہا بتائی، ورنہ عتبہ بن جراح کے
 کہہ سکتے تھے جنت میں جنت تھے، دراصل جنت میں جنت کو سیدنا علی بن ابی طالب اور جنت کے قتل کیا ورنہ جنت میں
 کہہ سکتے تھے جنت میں جنت تھے، جنت میں جنت کو سیدنا علی بن ابی طالب اور جنت کے قتل کیا ورنہ جنت میں
 کہہ سکتے تھے جنت میں جنت تھے، جنت میں جنت کو سیدنا علی بن ابی طالب اور جنت کے قتل کیا ورنہ جنت میں

میں کیا تو ضلع نے یہ دیکھا کہ یہ سب سے بڑا کرستی کو دیا وہ چلے ہو اور خود قتل حمزہ نہیں آئی اور
 سب کی تلاش کے ساتھ ہو ہوسو کی اس سے ہو سکی اٹھا نہیں رکی دیکھو ذکر شہادت ایہ حمزہ فی اللہ عنہ
 وہ جس فتح کے بعد مرانہ ان کے میدان سے جب ابوسفیان آنحضرت معلوم کے حضور سے سلام
 فرمایا کہ آپ کے پاس سے تو ہندو ڈاڑھی پائے کر شک پڑی اور شوہر کے مونہ کو مل چوں سے زالا کر دیا
 کہ تو نے خون دین سے ہم کو قبول کر لیا انھیں وجودات سے آنحضرت معلوم نے ہند بنت قبتہ کے
 اس کا لکھو در ذیل ہے۔

جب عورتوں کا نول صدی جوئی رہو پنا تو حکم الہی عزا سنا آپ معلوم عورتوں سے بیعت لینے لگے
 اسوقت آنحضرت معلوم نے فرمایا اے عورت تو کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک نہ سمجھو ہند بنت
 قبتہ جو عورتوں کے چچ میں گونگٹ سے وہ خود چھینا کرتی تھی تاکہ آنحضرت معلوم اسکو نہ پہچانیں
 نہ بت معلوم کا کلام سنتے ہی سر جھکا کر بوی خدا کی قسم آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو مردوں سے نہیں لے
 سکتے سب آپ کے فرمانے کو قبول کرتے ہیں آنحضرت معلوم نے فرمایا تم چوری نہ کرو اسوقت
 انہوں نے گوشت برے صبط سے کام لینا پنا یا مگر اس سے لگیا بڑا اٹھلی کہ ابوسفیان میرا خاوند بڑا
 لکھو میں مکنی جو س ہی نہیں نے اسی لکھو بچ کر کچھ مال علیحدہ کر رکھا ہے مجھکو معلوم نہیں کہ یہ کام میرا میری
 ہادی میں شمار ہوگا یا کہ وہ ہاں ابوسفیان بھی حاضر تھے پہلے جو کچھ ایام جاہلیت میں ہوا وہ سب
 میرے لئے تھا پرتب آنحضرت معلوم نے ہند کو پہچانا اور بسم فرما کر پوچھا کیا تو ہند بنت قبتہ ہی وہ بوی
 ہے جس نے میں دین بہت وری جائز میری جان آپ پر قربان میرے بھنے عروس انھا نہیں خدا کے
 ساتھ ہے آپ سے کہ شتم کاموں کو معاف فرمائے آپ نے فرمایا میں نے تو معاف کیا اللہ تعالیٰ
 سے نہ فرمائے معلوم نے فرمایا کہ تم زنا کر دہند نے کہا کہ کیا اور عورتیں بھی زنا کرتی ہیں ہم آئیں
 یہی وار و قتل نہ دہند بولے کہ ہم نے تو اپنی اوراد کو پیپ سے پالا ہے ویش کیا جب دس تیرہ
 لکھو آپ نے لکھو بڑے رشتہ میں کیا آپ جانیں اور وہ جانیں یعنی آپ کو انکا مال بخوبی معلوم ہے
 اللہ تعالیٰ نے ان کو عین اللہ سے رہا لکھو پیپ سے لکھو مار کر زمین پر چت ہو گئے اور حضرت
 کو بھی بسم و در لکھو آپ نے فرمایا کہ تم بتانے باندھو ہند بوی خدا ہتھان بد کام ہے جو کچھ اپنے بچے کو
 بدایت فرماؤ وہ لکھو کا کام خواتین پر آپ نے فرمایا کہ اچھے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو ہند نے
 سب سے پہلے اس غرض سے نہیں آئیں ہیں کہ کسی بات میں آپ کی نافرمانی کریں۔
 اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سے بھی بویا ان چکنے لگا وہ بھی زیور ایمان سے اپنے جسم کو ظاہر و باطن
 میں آستہ کر کے مجلس اقدس سے کلمہ پڑھتی ہوئی انھیں اور تمام عہد اسی پر قائم رہیں۔
 جنگ یرموک میں سینہ شوہر ابوسفیان کو ہتھ لہ رومی علیہما یوں کے آمادہ کرتی تھیں۔ غلانت سید

اور روز بروز جس روز بروز میرا کوکب بختا شد منہ سے انتقال کیا اسی روز نہایت ہی
 اگونیہ ہوا اور افسوس کا نور اتر گیا۔ یہ بلافت سبنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں فوت ہو گئے ہیں
 رحمت اللہ علیہ

خبر و احوال اطفال

ہر روز بچوں میں منقولہ ذیل منقوط شدہ دوائی دلا کر دی گئی۔ انھوں نے وہاں پہنچ کر وہاں تالی غیر منقوط
 اور کت دوائی بہت میدان دیا۔ مگر جو کہ منہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع اور میل نہ کر پائے ہوں
 ان میں سے جو کہ منقوط ہوئے۔
 ۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۲۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۳۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۴۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۵۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۶۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۷۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۸۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۱۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۲۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۳۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۴۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۵۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۶۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۷۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۸۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۹۹۔ منہ سے منقوط ہوئے۔
 ۱۰۰۔ منہ سے منقوط ہوئے۔

از اجماع سارہ

یوٹھ بن عبید بن ہاشم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی ہی عرب جو بیت میں گانے اور نوحہ کر نیوالی
 ہو رہی تھی۔ یہی تھیں جن کا بھی پیشہ تھا اسی سے اپنی شکم پوری کرتی تھیں سارہ کا بھی یہی پیشہ تھا۔
 یہی تھیں جن کا ذکر پیغمبر ہوا ہے۔ حضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی جو نہ کر رہے تھے ان کو سکھاتا
 تھا۔ یہی تھیں جن کے وجہ سے نبی کی قبل از فتح مکہ سارہ مدینہ کو آئی۔
 یہی تھیں جن کے وجہ سے نبی کی پوتی بنت ہاشم ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوتی تھیں۔

سارہ میں غلی کے چلے میں بھنسی ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاگن فی غنائک ما یغنیک۔

سارہ جب سے بعض مہربان آقا میر سے بدریں ہار گئے قریش نے راگ تان کا سنا چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تیری کیا غرض ہو۔

سارہ صدمہ اور کچھ مانگ بنا بیج کر قوت لایموت حاصل کرنا۔

جناب رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا رحمت اور صلہ رحم کے چلے تھے آپ کا دل سارہ کی باتیں سن کر کھل گیا

نبی علیہ السلام اور دیگر قریشی مہاجرین کو طلب کر کے سارہ کو اُن کے رو بہ پیش کیا اور کچھ دینے کی انکے

برخیز دینی و صوفیانہ کیر و نقاد جو جس سے ہو سکا اُس کے لئے فراہم کر سکتے تھے تو وہ اُس کے زاد راہ

اور سواری کا بھی بندہ و بہت کر دیا جب سارہ کی جھولی بھگ گئی تو غلی نے وطن مالوت و ملک واپس

چلنے کا ارادہ کیا اُس کی روانگی سے کچھ ہی دن پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر پڑھائی کی تیاری

کا حکم صادر فرمایا تھا وہ بھی خاص خاص اشخاص بان شاکر کو ظاہر تھا کہ مکہ کو اعلام ظہیر روانہ ہوئے اور عوام

اسبقدر جانتے تھے کہ حضور پر نور جنین یا کسی اور بانی کو تشریف ایسا بنے والے ہیں دروانگی مکہ مخفی ہو رہی

تو اپنی فحش جب سارہ کے کو جانے لگی عاتب بن بلتعہ نے ایک خطا نام سرداران قریش اُس کے ہاتھ دیا جس

پر مفضل بیشتر ہو چکا۔

جب مکہ کو مسلمانوں نے فتح کر لیا تو سارہ بخیا ل اسکے کہ وہ بھی واجب القتلون میں شمار ہو چکی ہو کہیں جیسا

ہی ہر گاہ چند اُس کے ہم ہرمون کا قصور معاف ہو اتو وہ بھی کسی کی سفارش سے امان پا کر مسلمان ہوئی

صاحب کامل التواضع کہتے ہیں کہ وہ ہر ذریعہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوئی۔ ابو الفتح فی الدین

محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن سید الناس یحییٰ بن الاثرین اور ابن ہشام اپنی سیرت میں

کہتے ہیں کہ سارہ امان پا کر مسلمان ہوئی اور زمانہ خلافت عمر فاروق میں کسی سوار کے گھوڑے کے

پتوں پر دب کر مر گئی واللہ اعلم۔

از اخطا ابن خطل کی لوند بیان

۱۔ اقرب ما بفتح قاف و سکون را غیر منقوٹ و فتح تار فوقانی بعد اُس کے نون آخر میں الف۔

۲۔ قریر بفتح قاف و را غیر منقوٹ و یاء تختانیہ و یاء موصدہ و تا تا بفتح سینہ مصغر۔

مع ارنب۔

ان تینوں غور توں کو گائے میں مہارت کامل تھی ابن خطل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو بنا کر

گویا کرتا تھا۔ ان میں سے دوسری اور تیسری ہر ذریعہ مکہ قتل ہو گئیں اور پہلی روپوش رہی پھر

یہ ایک آنحضرت صلعم کے حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی اور زمانہ ملاقات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تک زندہ رہی۔

از اجماع ام سعدی

جو روز فتح مکہ قتل ہوئی مگر معلوم نہیں کہ وہ کون تھی اور کس جرم میں قتل کی گئی اور اُس کو کس نے مارا۔ مدارج النبوة۔

انتباہ دوم کا تتمہ

بعض اہل سیرت لکھتے ہیں کہ۔

دو مخزومی

شدید الکفر سخت دشمن اور تکلیف دینے والے آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کے تھے جو امان فتح مکہ سے مستثنیٰ اور واجب القتل تھے۔

راہارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم (ابو عبد الرحمن) القرشی المخزومی اہل بھائی اور خالد بن الولید کے چچا کا بیٹا جنگ بہادر اور احد میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھا۔

یہ مخزوم ام المومنین ام سلمہ کا بھائی حضرت مخزومی اور دشمن رسول اللہ صلعم کا تھا۔ یہ دونوں مخزومی بروز فتح مکہ معظمہ پہلے روپوش ہوئے پھر ہائی نسبت الی طالب علی رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ کے گھر میں پناہ گزین ہوئے ام ہانی نے اس لحاظ سے کہ انکی خسرال والوں کے دونوں عزیز تھے اپنے گھر میں پناہ دی۔ ام ہانی کا شوہر عبید بن ابی وہب مخزومی عبد اللہ بن الزبیری کے ساتھ بروقت فتح مکہ بخزان کو بھاگ گیا تھا اور وہیں بحالت تشرک مرا۔ الباقی

جب ان دونوں کی پناہ دہی کی نسبت ام ہانی کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر معلوم ہوئی تو وہ ہمیشہ برہنہ ام ہانی کے گھر آیا ہوا۔ بچے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ان دونوں کو قتل کر دینگا یہ دونوں واجب القتل قرار پائے ہیں ام ہانی نے کہا ہرگز انکو قتل کرنے دوں گی پھر اپنا دروازہ بند کر لیا بعد اُس کے ام ہانی دونوں مخزومیوں کو لے کر رسول اللہ صلعم کے حضور میں حاضر ہوئیں آنحضرت صلعم نے ام ہانی دیکھتے ہی مرجھاوا ہلایا ام ہانی کہا اور فرمایا ام ہانی کیوں آئی ام ہانی نے کہا میں نے ان دونوں کو پناہ دیا ہے اور علی ان کو قتل کیا جانتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو تو نے پناہ دی اُس کو میں پناہ دے چکا ہوں وہ دونوں بچے مسلمان ہو گئے اور مشہور ہو کہ ام ہانی بھی اُسی روز مسلمان ہوئیں مگر بعض کہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام وہ اپنے اسلام کو اتنا چھپا سکے تھیں ۔ اللہ اعلم عبد اللہ

فائدہ

صاحب سیرت نبوی نے ان دونوں غمزدہوں کو بجا سے اور اہم سعد کے قرار دیا ہی اس سے
اعداد واجب القتلوں کی وہی رہی جو پہلے مذکور ہوئی

قطبہ تاریخ از تصنیف لطیف عزیز میثقی محمد نوح صاحب نوح یسینا رہ شاگرد حضرت
داع و ہلوی خلف الصدق جناب مولوی محمد امجد خان صاحب سابق سب ج

مردن کیا صفت الشاہد کی بین
شہیدوں کا ذکر اسمین ہی ہر جگہ
اسی کو تو کہتے ہیں کار تو اب
وہ موقع سے اچھے جوابات ہی
اکو نوح ہجری میں چھپنے کا سال

کہ مطبع میں شہر شریع آجکل
لکھا اسمین ہی حال جنک سیدل
اسی کو تو کہتے ہیں حسن عمل
نہ ہی بے قرینہ نہ ہی بے محل
یہ بہتر ہی یہ خوب یہ سیدل

قطبہ تاریخ از تصنیف جناب میثقی رکن الدین صاحب المختص بن عاصی نقل نویس
انگریزی ضلع سلطان پور خلف جناب شیخ محمد شاہ صاحب قادیانی رئیس قصبہ نار ضلع الہ آباد

جناب مولوی رحمان علی خان
ہیں عالم با عمل حکمت سے ماہر
کتاب المشاہد خوب لکھی
بڑی محنت مشقت اسمین کی ہی
کہا تک اسکی میں تعریف لکھوں
نئی تصنیف ہی مضمون خیرین
نہ کیونکر فکر سال طبع ہووے

یافت اور فصاحت میں ہیں یکتا
سنا ایسا مورخ اور نہ دیکھا
شاہدوں اسکا ہوا علی و ادنی
جز اک اللہ فی الدارین خیرا
بہر اجاتا ہی یوں کوزہ میں دیا
نہیں اتنا چھپا ایسا رسالہ
مجھتا ہوں اسی میں فخر اپنا

سن ہجری یو یو کچھا اسکا مای
کہا اتنے لکھنے خوب نہ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
بیعتی بکرا العظیم امام بکرا الدہلوی		منظر المیلاد رسول شریف منظر	
شرح دقائق الاخبار مولد ابن جوزی		از شیخ وزیر علی تخلص عاقل	۲
حدث انیس الحلیل جبل شقة المصاحف		نسب نامہ رسول مقبول بحالات	
منظہر حق مصباح النور		بعثت سے وفات مبارک تک	
مصباح النبوة		کاغذ سفید و حنائی	۱۰ پائی
ریاض النور		نور نامہ و شامل نامہ - نذر محمدی	
سراج السالکین		اور شامل کا ذکر از مولوی عبداللہ	۲ پائی
کتاب کاغذ سفید	۲	خدا کی رحمت - حال پیدا نش	
نور شریف عزیز یہ - حافظ عبداللہ	۶	رسول اعظم از مولوی سلامت البکر	۱
مولد شریف - جدید از مولوی		رسالہ زبدۃ الافکار از مولوی	
احمد خان صوفی	۲	سید غلام حبیبہ صاحب گوپاموی	
زیور ایمان مولد شریف عورت		در بیان مولد شریف میدا ہزار	۱۲
مستورات کی زبانین از مولوی		بہارستان نقبت معروفت بہ دیوان	
محمد انور علی	۲	حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب	۲۲ پائی
مجموعہ اوراد مستندہ - عربی و		نخستین ظہیری پنجیس برخت بند	
اردو شامل رسول رسالہ مرثیہ مولوی		بالا کا شی علیہ الرحمۃ - قروف باہم تاج	
محمد عبدالعزیز خان صاحب	۱۰	مناقب ظہیری از حکیم صاحب	
رسالہ تحفہ الحرفین - فی بیان		موصوف الذکر	۲ پائی
طعام الدارین مصنفہ حاجی حسین		مجاہد خاتم النبیین - از نشی امیر احمد	۵
شرفین مولانا محمد عبدالرحمن کھنوی		سرور القلوب فی ذکر المحبوب	
مہاجر کہ مطبوعہ نظامی		مولوی محمد تقی علی خان	۸
کاغذ سفید			